



بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل القرآن  
موسى عليه السلام

موسى عليه السلام  
موسى عليه السلام

موسى عليه السلام  
موسى عليه السلام

موسى عليه السلام  
موسى عليه السلام

موسى عليه السلام  
موسى عليه السلام

موسى عليه السلام  
موسى عليه السلام



MA LIBRARY, AMU



1 1 1 1 1

سید احمد الزین

فکر بولا کہ نہ بان سہی می لیتا کی کہ  
سے جو بہ بن پر نہ کو جو کوید کی کہ  
سہا عقد حسن ہی جسا نووارا کی کہ  
شعاع طلوع ہی بسودہ بری کی کیا کی کہ  
حسن با عجب زہری و سہل نور سانی کی کہ  
اب نہایت کو دعووی ہی کی کیا کی کہ  
لاکھ آمینوں میں کمال عمل فرماتی ہی  
یہ تالین ہی شکر بری کی کیا کی کہ  
لحق انی ہی تری چہ روشن کی کیا کی کہ  
جو سلاہ پست ہی مہلکی ہی کیا کی کہ  
شوخی شرم سہ چشتی پونچ شستینا  
شوق اسکوی رہا آہو نہ خواہی کہ  
یہ بزم محبت اغیار ملال و اسب  
بی سبب ان امید شبتاق ہی کیا کی کہ

و آیت بوی زلف سبک اگر قیام جو  
 آگیا سنگ لوان پین لڑا باز ک بیوتا  
 گل کھلایا تیرے شبنم کی پری پری  
 دیر ویر لپٹی چھٹی شبت کی چسب بوقت  
 کو روک چھٹی می خفا تو آگئیں کھلم کھلا  
 تیرے زمار کا انداز و آیتا ہی تیرو  
 تیرے آغز ہوا تھی پہچان کا نشان  
 شان و آیت اب آیت چھپتا چھپتا  
 ہی جو ہم غصہ بون رخ فرا و جاش  
 تیرے جھلکے زلم کی دین زیر نگین  
 لال لیل کی زبان طلقہ طوطی کا بند  
 ویر ہی یار تری زلف و قوا عالم میرا  
 نزع میں شک سیجا امین جان بخشی کر

سلسلہ ملکیا زنجیر سے سووانی کا  
 لوگیا سنگ شمشیر سے سووانی کا  
 ہر زبان پر ہی فسانہ مری سووانی کا  
 پاس پتہ انہ اگر یار کی سووانی کا  
 کرو پاسین ہی اثر سر نہ بنیانی کا  
 سر و قامت سے تبت چھتا ہی غنائی کا  
 درخت پر جو رہا سخن جبین سانی کا  
 نور و نانی سی پڑھا شوق خواہی کا  
 قطع قدیر تری جامہ ہی سیحانی کا  
 دیر منہ مون پہی سک مری گویانی کا  
 ذکر گر ہو مری نگین گویانی کا  
 و عوی ہی خیر و بی مثل کو کیتانی کا  
 دم لبون پر ہی عبادت کی تمنائی کا

کشتن کس کا کہی وں چشم کو دیکھیں  
 حکم ہی دستہ مقرر کان کو سب سے پہلے

ر  
 ہی نہیں ست سحر طول مل ہی بی  
 خامہ نوکر نہیں اس قافیہ میانی کا

غلام دل سہو ن با و خسرو خجازی کا بندھا جو تار شہباز وصل بوسہ بی کا فروغ چاہی لگے محو غم عشق بازی کا بساط چرخ بنی کعبتیں سیاری سیح سی بھی تپ عشق کا علاج نہو سخن تمام نہو شام روزِ محشر تاک سکھائی کیسی بد آموزنی یہ سچا نا کہی تو عشق حقیقی سنی تنقل ہوگی ہوا بمل گئی کچھ اندون بنانی کی درو غلو ہیں سمجھتے فروغ کا باث	فلک پہ غافلہ می بکی کیا بازی کا ویا نہ یا کو وچو نہ زبان دازی کا بسان شمع پش غم جاگد بازی کا ہو شوق ہویت ہو شوق نہ بازی کا عبت تلک کو دھوئی ہلا پو بازی کا بیان کر دین جو شبت کی بازی کا سبق نجلہ دیا کیوں نہ بازی کا ضرور شغل است الفت مجازی کا نظر میں سن ہو قیج جلا سازی کا کمال جانتی ہیں نہتے جلا سازی کا
--	---

کھلی ہرین داغ منقش ہی خست عیا	دیا جوان فی خلعت ہی حر از ہی کا
گھاگھسہ ابرو منی بار پر ہی سے	کہ منحرف شکبہ ہی رخ نمازی کا
بوجہ من ہرین مجتبیٰ ہرین کھیل شکست	ارادہ شیر ہی کستی ہرین تیغ بازی کا
جہاں بال بلبل جہاں پندہ کی	ادانہ شکر ہو خالق کی کار سازی کا
کر و تھوپ کے بتواند نامی استغنا	خدا کو نماز ہی زینت ہی نیازی کا

نسخہ ہی غیرت از رنگ چین مراد یوں	پرب تک نشید ہی عوی سخن طرازی کا
----------------------------------	---------------------------------

تو رہا یاداں جہاں رخسار الودا پیدا ہوا	نصیر را حق امام رہنما پیدا ہوا
عاصیوں کی مغفرت کا سلسلا پیدا ہوا	میر کوثر شافع روز حبسہ اپنا پیدا ہوا
نعل ہی کعبہ میں صبی مصطفیٰ پیدا ہوا	ہو گیا روشن جہان بدر الدجی پیدا ہوا
یونان میں اندکی گھر چاچھی مالک کو	اکون بیت اللہ میں تیری سہا پیدا ہوا
برایں نقد کو تخت سیماں کر دیا	ساتھ اپنی لیلی زہر بی ہما پیدا ہوا
جہاں نالہ ہی ہوئی ہی ظلمت کفر و فضا	آفتاب آسمان اہنت را پیدا ہوا

بحر عالم سی گناره گر گیا طوفان کن  
 منداشت کیونکر کوفتی چرخه قدرت  
 واده می هدیت کما جاکت بتی قیوم  
 ذوالفقار اندنی سنجشی تو بافت  
 جابحدین قیوم که پیشی میان تیغ و نیزه  
 روی خنجران کیمیا کی غیبت سوز  
 بطن او دین کیا که با تیرا تیر سید  
 شک اسود و بوسه و ابل وین کی گناره  
 بولی احمد جی بنی تری می لاریت کنج  
 بنسکه اتمی تخی ابو طالت احمد باب  
 بوی گئی پامال کتبت شومج و خیمان

کشتی دین جت بر کونا ایوان  
 مصحف با طلق و بن مصحف پیر  
 که تی می دیت تیکند و تیکند ایوان  
 و تخی با وین کی سنجشی تو بافت  
 قدر من قیوم قیوم قیوم قیوم  
 مبتلا می شست محبوب نایب ایوان  
 توازا می محبوب و زنده پدید ایوان  
 جسک پناه وین کی سلسله ایوان  
 نماز و ادنا صحت و وسط ایوان  
 نماز و ادنا صحت و وسط ایوان  
 بنسکه اتمی تخی ابو طالت احمد باب

اسی سحر کنی نبوت کی سنهی سجا جکیا  
 مثل نیب کتبت تیر و تیر پدید ایوان

ہی تو اس صاحبِ مخرج کی داما دکا

تو نے فی ملوک گردنِ خالہ کیا

تیرا ہر تیرا کھینچا تیرا ہر تیرا گدا

تو نے ہر چاہیہ کیا ہر چاہیہ کیا

ہی بلکہ دین نہ پلو تو نے ہر شے

خاندانِ حور و ملک میں ہو گیا با دکا

موم سی بھی جال ہر ہو گیا فولا دکا

نہا تیرا تیرا ہی مولا دکا کی با دکا

ہر ہر شے مل گیا ہر شے مل گیا

تو نے کیا تیرا تیرا ہی شے

نہیہ روح القدس ہی طائرِ زمینِ محم

دل مرا شاگرد ہی جیل کی استاد کا

جب در سلطان عالم گدا رہا ہو گیا

آہ سگندرجاہ کی درگاہ گدا رہا ہو گیا

پر تو نے سی منور گوشوارا ہو گیا

شب جو مہتابی پڑو نہ رہا ہو گیا

باز اس کے جلوہ کہ پڑو نہ رہا ہو گیا

تو نے ہر شے ہر شے عالم رہا ہو گیا

اوج پر اقبال کا اپنی ستار ہو گیا

جسکا ہر دربان چشم میں شکار ہو گیا

جلوہ کہ نورشید کی پہاڑ ہو گیا

چاند کا بید و ہوا اتنا کہ مارا ہو گیا

ہر شے کی کالی گھٹا چاند شکار ہو گیا

تو نے ہر شے ہر شے عالم رہا ہو گیا

جگر فی آنکھ خمی فل ہمارا ہو گیا  
 سرمہ دم دہی فی قتل فاقی را ہو گیا  
 چشم کا جب تیغ ابرو کو اشارا ہو گیا  
 مضطرب دل سوز الفت سہی را ہو گیا  
 آشنا فکدہ لب لباشک لب لبی گشت  
 ای صدف کبوتر خط شعلہ ہوئی عشق  
 پھوڑا کلا جامہ باریک سی نگاہ  
 دیکھتی ہر لبی عیاں دل لیلی  
 ہر لب بخشش ہی چشمہ آب حیا  
 کیا گل گل سی ہی ہی خست ترکی تا پڑو  
 اپنی سیوانی کا باعث ہوئی طغالب  
 آنکھ لڑتی ہی پانی چل گئی تیرے کج  
 تا دیر مہر ان چھوڑا دیا تیرے ساتھ

بر چھلی اون تر چھنی گاہوں کا اشارا ہو  
 جو سب تیغ نگاہ آج اشک را ہو گیا  
 دیکھنا اک و انین فلانی را ہو گیا  
 گرم میاں ہی شعلہ ہوئی را ہو گیا  
 سب تجھے امی آتش را جب کیا را ہو گیا  
 آگ پڑا در میان ہوئی سی را ہو گیا  
 آپ فی جو جو چہرہ آتشکارا ہو  
 تیرے دیکھ دیکھ ہوئی اشارا ہو گیا  
 خاں شایہ فی شہ کی آنکھ کھلا را ہو گیا  
 لب ہر آبی را بیان پایا را ہو گیا  
 چشمہ ہی را الفت اشک را ہو گیا  
 چشمہ ہی را بیان جوتیہ را ہو گیا  
 اس پروردہ حیات ہی را را ہو گیا

دردی که از آن شد بیک عالمه آزار  
چون که گشت بخت و چرخ کار و خوار  
میشد چاره و راه و گشتن و گمان  
شعشع میزدن یا غیاب و آمدن و گمان  
بسیار چه حق و چه باطل و چه راست و چه  
نیک و کجاست که این دنیا را در آستان  
و کیوان و فواید و گنجینه و گنجینه  
شعشع مین که در دنیا توفی ای شکست  
ایکجا او که بنشیند یا که بکشد و تفر  
شوخ می گشت و نایب یا تفر و تفر  
و آن پنجاه و شش و تفر و کنعان که  
و تو چه که گشت و گشت و گشت و گشت  
و تو چه که گشت و گشت و گشت و گشت

دردی که از آن شد بیک عالمه آزار  
چون که گشت بخت و چرخ کار و خوار  
میشد چاره و راه و گشتن و گمان  
شعشع میزدن یا غیاب و آمدن و گمان  
بسیار چه حق و چه باطل و چه راست و چه  
نیک و کجاست که این دنیا را در آستان  
و کیوان و فواید و گنجینه و گنجینه  
شعشع مین که در دنیا توفی ای شکست  
ایکجا او که بنشیند یا که بکشد و تفر  
شوخ می گشت و نایب یا تفر و تفر  
و آن پنجاه و شش و تفر و کنعان که  
و تو چه که گشت و گشت و گشت و گشت  
و تو چه که گشت و گشت و گشت و گشت



اگر یونید چیت بست خنایی کا خیا  
 ہنس و یا او جو خوش ہو یہ میری قتل  
 وشت وشت و غبار پتری سوانی کا  
 ہرن مہنگائی ہن شراہی گ کے

جو اگر آئے کو بقیہ و شک  
 شک و ہر اک و ان  
 ہر اک و ان  
 ہر اک و ان

قید غم میں بہک رہا ہوں چننا شام جو  
 اسی محراب گھر بھی محلو شل نہان ہو گیا

وہ سہی قد باغ میں جس دم خزان ہو گیا  
 دیر تک دم توئی کی کی مری قتل فی  
 جلیکھا او شعلہ کو کو کچھک الیا چین  
 و کچھک و ترن اسی شوخ دست غیرین  
 بسکہ رہا ہی تصویر میں قد و روین  
 سخت دل ز بسکہ بیان میں سچ کچھ نہ ہو  
 خاک ہوا زانی ہر گویا ہی جو خستہ

پاک بخت غیت سی ہر دم کو کشتہ ہو گیا  
 سخت بانی ہادی مجھ پہ جیسا کہ ہو  
 واک کو پائی او زینس کو یقین ہو  
 کھل کے بیورت چاک چاک پنا ایسا ہو  
 رشتہ کھد ستہ اپنا رشتہ جوین  
 غبت نہ ہوا کہ چھوین نہ ہوا کہ  
 دال در اسو دانی زانت پریشان

بویانی و فرزند کی عشق میں چمکتا  
ایک بت کیو سٹی بر باد ایمان ہو گیا

نور و شمع بیح علی ابن ابی طالب ہیں

تو جس جہان کا اب تو حسان ہو گیا

سبا غمی آفتاب و صحت ہو گیا	جہر ساقی میں ہنم کو فروزان ہو گیا
رات پران کا گمان مجھ کو سر ہو گیا	سرخ جوبی پر وہ تیرا ہی مجھ کو ہو گیا
مغرب و سدوم شرق خوشید خاں ہو گیا	جلوہ و تابعت کو بھی پروردگار ہو گیا
جب ہماری عمر کا لہر نہ ساغر ہو گیا	وہابی کھمٹی تباہی ساقی پیمان گن
رات کو تیرا رستہ خار بستہ ہو گیا	نہاں تیرا چہرہ کمری جو ہر گوشہ لگو تھی
جال کر خواہیہ پھر اپنا مقدس ہو گیا	اکی باک میں تیرا دشت پہاڑ پان ہو گیا
منہ و کیا واجب جب عہد برابر ہو گیا	عہد لہری آواز بدعت ویدار ہیں
ہیئتہ صد چاک سوز غم سی مجھ ہو گیا	شعلہ رو کی آتش فرقت نے لگو ان کی
شب فوجیہ شامی کالی کا منت ہو گیا	یہی لہر تھا عشق سوکھ لی جوایت
جب ان جلقوہ کا چہرہ کا صبح ہو گیا	شماش سی نہ گمانی کی ہوئی حال صبا

بوسه کبها شیرین سی هوا ز ازل مش  
کوئی صورت اصفافی کی نظر آتی  
حشر کو ہوگا گریبان گیر ای قتل منم  
وصف ہی مہروش ہی نگہی لایق  
مشکنا فی عقد بائی لفت کشین ہیں  
ہجہ ہیں ہی لکی کاوش سی گل عالم کو  
سیرت اقلیم کرتا ہوا جان بین چشم

تپ کو نایب شربت تپ کو لکھو  
ہی تجھ لکھ رہو کیونکہ مگر کویت  
خوب مستی زیادہ اسی کو چاہو  
خوت خط شہر ای خط سطر ہو گیا  
جب جلا جوہ اجوان سارا معنی ہو گیا  
ہوئی شمع کمان کا تصور نواں شہر ہو گیا  
جامہ پوشید ہی می مملوک کا ساغ ہو گیا

جعل جانیکا سحر سب تنہی ایا ز حب  
و جعل مہ و ایک شب بھی ارمیہ ہو گیا

مہر حب بن ال فروغ منور کا چمکا  
جلگیا آتش غیرت سی سیال ہون  
آگی مہر رخ روشنی کی تو پیکر بن  
چشم میرا گھر جان بھرنا جو چو ق شکا

بشل خوشیہ دیا زینتی چمکا چکا  
شب رہ جو بن نوشت سنہ کا چکا  
ایسا نور تابو صبحی ترش کو چمکا چکا  
اختہ بہت غزالان حرم کا چمکا

شسته صلی چیده خورشید شفق این دیو  
 شکست ز دیو انبیا نیک نیت  
 دواغ سوید الی سوا چمنه نه با کوه صید  
 برون آوینا کنی یزید شکست بکوه  
 بی اثر جو گیا تسخیر کاغذ کی حمل  
 شمع روشن کو بواغ خانه زندان نو  
 بگوئی جنبش حم کی جهان سی بود

شام کو دست خدای جو عنبر کا چمکا  
 دواغ دل حکایتی شسته غم کا چمکا  
 لاکه بازار تری لطیف کریم کا چمکا  
 نقش حیا ک پاک پارس کی قدم کا چمکا  
 نقش عالمین جو دنیا و درم کا چمکا  
 نو کرتی سی جواویر سکه شکم کا چمکا  
 عنبرین تری یہ بازار ستم کا چمکا

شمع سان آگہی اپنی شب بشتی

دواغ دل عین جوانی بہین ستم کا چمکا

حب ہنسایا رمی سخت کا اختر چمکا  
 دواغ سی سخت دل ارکا اختر چمکا  
 بخت کی مایہ بین چہرہ دلیہ چمکا  
 خال بیل کی خسا یہ کیونکہ چمکا

جلوہ گوہر دندان سی مرا گھر چمکا  
 نور خورشید قیامت سی مرا گھر چمکا  
 روز مجتہد شب پلدا کی برابر چمکا  
 کس طرح عارضہ دنیا اور یہ اختر چمکا

نور عارض سی تری کان کا گوہر چمکا  
 حسن اوس مہر تھا کا جو زمین پر چمکا  
 وور گوشا و سکا تہ زلف منبر چمکا  
 پروہ شرم میں نور رخ دلہ چمکا  
 خرم ہستی عاشق پہ گری بکلی سی  
 ماحن تیغ سی عقد می فی اہست  
 آگ جبینی کی جگر کی تو پوین کا جبین  
 چاندنی چھلی جو خسا رہی موش شک  
 حسن بانی اکم تونی جو کی جلوہ گری  
 کامل شوق ہو نہیں آگ چھپکینی کی  
 رہت بازو نہ تہ کر کی جو کئی ہی نہ  
 طو پر برتن تجلی کو چھپکے دیسا  
 نکاس خنیاں خنوم کی زبان خوشید

روز روشن میں ہی نہ ہیرا خنیاں  
 ذرہ خاک ہر اک صورت ازہ چمکا  
 جامی خیرت ہی کہ طلمات این خنیاں  
 آگاہ اب تکاب میں نہ بخو چمکا  
 نور و دان تری ہستی میں جو دلہ  
 نیچہ یا یکا جسہ رم ہی سر پر چمکا  
 سوز آتش سی بہ اک ورن چمکا  
 روزان خانہ بہ اک صورت خنیاں  
 تابی محو و مہوئی مہ مہ چمکا  
 سامنی میری رانی کو نہ خنیاں  
 قتل سی یہ قیاسی تیغ کا جو چمکا  
 شب جو تھوینہ زری یا کی چمکا  
 دست ساتی میں ہی یک سا چمکا

دل جلازل بنیادی حیرتین اپنا	لاله داغ غنم تیر سمنه چمکا
سگیلایا قوچه ی سنی شی استغاب	طالع دیدنه بربار کا اختر چمکا
شوغی چشم کسکی محوی یاد آؤ	میه سی آگی نه فلک دیدنه اختر چمکا

سپایا اک شب جو رمی ساجه وه مهره تو تهر  
چاپا در ماه کی صدف است مرا بسته چمکا

جو بلبل فغان ابار ابرو اشک چشم تر تو	نمایا ان آسمان او سین بزرگ نیلوفر تو
دو سحر چیدیه چمنی لی نگه کنی جو سین	کرات ندل کی کجی فنی ون ہی و سرتو
زبدین چلو ستمایه بنیش لیل بلبل	جو وه شکام چمن مهان مری گهر انکر تو
سخت شین پادشاهی تیر بنی تیر بان	نگره و خسر و خوابان بنین طلوع خبر تو
شربت سکی سده نوشی چمنی جان شوق	اتمه گر تیر از پوشش ای بتات جگر تو
اکا و می افروغ کوین لی کوین لالتین	که بر اک سنگ شنی کج یک پیاشر تو
تهدید و سوسنی کرتی سیوان جلا کمال	که نو باده جیهی ابرسی هی جلوه کر تو

سحر لکنتا اگر وصف لشیرین زبان کنیا

## سیاهی شد موئی خامه شک نشکر هوتا

شور مجشر زاهی جلوه وی پرتویر کا  
 غیر ممکن ہی نظاره روی پرتویر کا  
 کیون نہوں مداح میاں شاہ اتو قیر کا  
 سپہ بزرگ طافی کا تری کشتہ ہونین  
 سرخ جوڑی سی ہوا جن جنم قتال خلق  
 میری جی رہی اور او سکی کچھ کنگدین دی  
 مہر مغار ہی تری تلوار پھر گویا  
 یار خوش قد کی محبت کا شرمی خمدل  
 رست باز کو تو واضع ہی جو کئی جاگزا  
 ویکھ کر تلوار تیری ہاتھ میں جھکی ہی ہین  
 تیغ تیری ہی علم ہر سر جھکائی ہین  
 قتل قاصد کو کیا انطا چھار کر چھپو اویا

آفتاب حشر خاکا ہی تری تصویر کا  
 لن ترانی ترجمہ ہی یار کی تقریر کا  
 جو کہ نہی باعث ورود آیت طیر کا  
 خال دین پیری کیونکہ یو اثر اکسیر کا  
 چاٹ کر خون کاٹ ونا ہو گیا شکر کا  
 چشم حیران بگیا جو ہر سر کا شکر کا  
 محض خون ہی مرا جو ہر تری شمشیر کا  
 سرو سی عاشق کو حاصل چل شمشیر کا  
 واسطی انسان کی جھکنا قہر ہی شمشیر کا  
 ہی مگر محراب کعبہ خرم تری شمشیر کا  
 کیا سبب ترک ہیاب قتل ترین شمشیر کا  
 تھامی پانچ ہمارے شوق کی تحریر کا

واوہی عجائب حسن ای محبت نفس  
 نام نہم بدین سرا جو ملی ہو ہی قتل  
 سنج گر سپنا ہی جوڑا بر منج چشم زخم  
 نوبت کبر بگیا دل چشم سی جان ملی  
 جسم بین ستوہیں اپنی خدنگنا چشم  
 کاشن خمر تج عاشق پہنی جو بہ بہا  
 اندر سی تیری ہوا روئی میں محمود چرخ  
 جو کہ ہی مشوق عاشق کش وہ پاتا ہی نرا  
 جو اگر خیر بیاہ عرصہ تنگ ہے  
 جیہ سیانی کی بہت لیکن اوہ بیت کم  
 پھر کوئی دیوانہ مجنون کا ہوا قائم مقام  
 کا نعل ملو تو گریبان کر رہا ہی صفت میں  
 زان چھوئی سی قلم کر ہاتھ بایک کلاں

ہر وہن زخم سی اک شوہر ہی تکیہ سکھ  
 خوبا شہر ہی واہ اپنی آہ کی تشنگا  
 خون اب صدقہ اوتارو عاشق دلگیر کا  
 ہی تسلی کی لمبی سینی میں پکیان تیر کا  
 ہی گمان ہر استخوان پتر کش تیر کا  
 گل جو ہی سو فار تو غنچہ ہی پکان تیر کا  
 پایا ہر قوری فی رتبہ مھر پر تنویر کا  
 خالق پر روشن ہی قصہ شمع اوگلا گلا  
 مضطرب ہی لب پدم حان بانجھ کا  
 مٹ نہیں سکنا مٹانی ہی لکھا تقدیر کا  
 شور بر پار و ریشہ دشت میں زنجیر کا  
 دور وہن بانوں کو حلقہ بنا زنجیر کا  
 ہون ترا مجرم غلط پر حکم دی تیر کا



بگنایا نقش و رسم شاه و ملوک تسخیر	پارس و دار فک حاقی برین پریش و زگر
بوی پیر این عهد کجاست پیش درک تو	بیکسوس کو سپهر کلدانی این بنوی
مصطفی نبی منور محتاج تما تشبیه	خطا کی آفری می بر روی کتانی رخ کی
مصطفی باطنی بعدا محتاج کیا آفتاب	خطا کی کچه روی کتابی کو تر بری حاجت

ای سحر پیش کلام ناخ و مغز پستان  
هو گیا منسوخ و دیوان میه زار و نیک

سخت هونقینی گمان از تپانای پتیر	دیتا ہی طاقت جوانی زور دای پی کا
یک گمان ای تر گمان کجی زار تپا پی کا	قتل کر تا ہی اشا و اب و بی پی کا
خود پی سو دانی بی جویا فی	دل بی پی پند شوقی کا کل بی پی کا
بر منیدین پوشید و آغوش گمان بی پی کا	کیون منو پیرونی محبوبیت جوانو کا پیرونی
نماز شب پیرونی جاور پیرونی تا شیر	صحیح کبوتر طبع سی یارب شب یار و اقی
نکاح بی پی کا بنا نمائی بی پی کا	زنگ هتی عا بنی بی پی کا کسارتی بی پی کا
یا بی گمان آید پیرونی بی پی کا	پر تو محراب بین بی پی کا کشتی بی پی کا

بستی دیکھا روی نورانی مسخر ہو گیا  
 کہتی ہیں ہم ہر خطابت کی ماہر  
 جس قے میں تیرے وہی نور کی شمع  
 چرخ سی پانی پوانگی عاشق پر گشت  
 کیا جھڑی بارت کی ہر تھان پیش آبرا  
 سخت دل دے اور مسکند چھوٹی چھوٹی  
 وحشت نئی کمالی پون آتی ہی ہا  
 مازع کا یا کا کا کہی بچیا نہیں  
 اسی فسوگر تیرے انور نہیں میں وہی  
 جدوہ کر گشت دل سوزان ہی خاکہ کیر  
 صرف ریزی بان ہر دم ہی گشت گم  
 صورت تصویر اور آل مینہ وکی بزم  
 اسی جنون ہشت کش طوق سلاسل کر پا

تیری ماتحتی کی لکیر نقش ہی تسخیر  
 چین پیشانی ہی طہر اس خط انصاف کا  
 ہوید برضیا سی وشن ہر ورق تصویر کا  
 لیری قوس شرج برسانی باران تیر کا  
 ہی یقین ویدہ ہو داندہ ملک شجر کا  
 داندہ رویدہ کبھی دیکھا نہیں شجر کا  
 غل ہو اسحر این برپا مالہ زنجیر کا  
 دل مقرر پاک وٹھو کی نہیں تاثیر کا  
 بیچ میں دو سا پنوں کے رکھا ہی کاشمیر کا  
 ہر ملک پر اب ہی عالم نوک آشکیر کا  
 ملک گو ہر سلسلہ ہی پاک کی تقریر کا  
 سکتہ و حیرت میں جن پارا نہیں تقریر کا  
 پارا وٹھا یا تھا وٹھت کی کہی شجر کا

شما کی دشمنی و عشاق با سوز و گداز

آئی کب شکوه زبان شمع پر گلایه کا

جان می راہ خدا میں بعیت فاسق بنی

ای سحر کیا حوصلہ تھا حضرت پیشہ کا

نازنا زہ مری دلدارنی ایسا بویا

بہر تسکین بھی بان شی کو چار شاو کیا

بانع میں یاد جو تیرا است از او کیا

لب جو ہمیں جو وصف قد از او کیا

فاتحہ میں بھی بھول سی کبھی یاد کیا

ہمنی گلشن میں جو لظا رہ شمشاد کیا

طوق قمری سی ہی ہر سر جو چین جلقہ پور

توسن ناز سہر قبر کیا گر غمستان

تو ملا جسکو زما نے سے ہوا بیکان

واہ مری تیری بریں نام نہ رکھی کا کیا

جسکا دل ہاتھ میں آیا دینی یاد کیا

جھوٹی دوستی بھی صاحب پر آشوب

سہ و کوئی بھی لڑی راہ میں یاد کیا

بندہ قمری کو کیا سہ یاد اور کیا

ایک دن موت کا عاشق کی دشا کیا

آپ کے قامت مایوں کی بہت یاد کیا

آپ نے بند غلامی سی کب یاد کیا

مذنی پر چند سی رہی خاک میں یاد کیا

خود فراموش ہوا جتنی تجھی یاد کیا

سرخ رو تو نے مہین خنجر جدا کیا

<p>سرواں بندہ ہی اسی گل تر آزار کیا</p> <p>کبھی آزر وہ نہ بیٹے دل صیا کیا</p> <p>پھر مری نال و فریاد فی آباد کیا</p> <p>انگھون سی مطلع ابر و تپہ صیا کیا</p> <p>سو نہ یوسف سہو اسطی ہی یاد کیا</p> <p>مسکند و یو یو کیا تجھ کو پر نیا کیا</p>	<p>داغ لالہ کی جبین پہی غلامی کا تر</p> <p>ہو نہیں سید خود ائمہ نصیبت میں بھنپا</p> <p>رشت جو قدیس کے مرنے پر اتجنا سنسا</p> <p>جب لکھا کا تقدیر فی تقبہ ترا</p> <p>یہ دغ زبان میں تیری تبت تسکین</p> <p>بہار پر نہ کیوں تر نال تر</p>
---	--

پر نہ زلف و لکھا یا رخ جانان ہی سحر

آج مشاطہ فی کیا ہی مرا جی شاد کیا

<p>اس و امین کام عاشق کا ادا ہو گیا</p> <p>موت کی تمنی میں مصری کا مزا ہو گیا</p> <p>ساقیا دست بہود دست عا ہو گیا</p> <p>رفتہ رختہ ز غم میں اپنی خدا ہو گیا</p> <p>یاسمن کا پھول ہر اک موتیا ہو گیا</p>	<p>سنہ چھپاؤ کی تو سامان قضا ہو گیا</p> <p>جلوہ گر گر یوسف شیرین ادا ہو گیا</p> <p>تو آئینکا تو ویران سیکدا ہو گیا</p> <p>شوخی ز قناری می وی جلدائی ہو گیا</p> <p>گر پڑا عکس و زندان گلی کی ہار پر</p>
---	--

آنگاه تو مجوسی چو آنگاه جوی پرده نشین  
دست نگین پر گریخ نگه پر جانگی  
یار کی دتک اپنی بھی کبھی پوچھ گئی خاک  
جانی ہی کی خلق عاشق جنازی کو  
قتل کیون کرتا ہی مجھ کو قاتل پرده نشین  
درد و رفت میں ہاتھ آنگا کرتا ہی وصل  
ہجر میں بیکار ہی شخص تیری طبع  
اکی نظر ہم دیکھنی آئی تھی امی آئینہ  
دیکھ امی مشاطہ او سن کا فر کی جو چھٹ  
نقل کی جا بوسہ لب بہر لذت  
طاثر رنگ چمن پرواز پر طیار ہے  
رخ کسی پرده اوٹھائیگا وہ شمع بزم حسن  
نزع میں جب یاد آئیگی لب بخشش

دیکھ میرا راز الفت بر ملا ہو جا گیا  
منع بسمل بلا ترنگ خیا ہو جا گیا  
گرسانی پر یہ سخت بار سا ہو جا گیا  
دو قدم ساتھ فکی تم بھی تو کیا ہو جا گیا  
خون ناحق گر کیا رسوا سو ہو جا گیا  
زہر کھالینا لہری حق میں ہو جا گیا  
درد سر این نام صندل سی ہو جا گیا  
یہ نہ سمجھی تھی کہ دل یون بدلا ہو جا گیا  
بالو کھا کھنا مری حق میں ملا ہو جا گیا  
یہ نہ سمجھی تھی کہ ساقی بد مزہ ہو جا گیا  
تو جو آ یا سو ہی گلشن یہ ہوا ہو جا گیا  
مثل پروانہ دل عاشق خدا ہو جا گیا  
زہر تلخی فنا آب بہت ہو جا گیا

تھا اٹھا رہی تھی پری پہاڑ	ٹوٹ کر دم بن تری پھی فنا ہو جا گیا
وہ نہی اتنا ایک دم کہ ہو اچھٹ	تم فنا ہو گی تو ابی جان تم فنا ہو جا گیا
سالت پری عجب اتنا جا رہا فائدہ	تیرے عشرت ایک دن تم سر ہو جا گیا
بار غم اور کشت ششم نہم ہی چریت	اب بخوان ہر ایک لیکر سر مدہ سا ہو جا گیا
سینہ پر انورہ کیا کیا پیکر بیتین یا	فتح کی دم دل کا حامل عا ہو جا گیا
نہم ہی آئینہ ہو گا اپنے نیت میں غرق	تجھ ہی جو اکبار صورت آشنا ہو جا گیا
جھوٹا ننگی لکیر جسکیان جاسدی	دیکھ لینا ایک دم میں کیا سی کیا ہو جا گیا
جب نہ پریشانی قدرت سی چاہو ننگا	شیر کا پنجہ مرادست دعا ہو جا گیا

خاک پاکوان سی بہارنگی بخت کی امی صحر  
راہبر گر لعل شہ لا قما ہو جا گیا

میرزا چاہ کا دل ابوٹھانے لگا	مکتوبین عشق ہو جو حجاب نے لگا
عوض اشک کی ابو خون جگر	میری دیدہ ترسی آنے لگا
ابو سی مجھ ہی پہونچا تھا کیا چشم زخم	فلک خون جو منجھو رو لاسے لگا

خانی جو یاد آئی اور گل کی تھپ  
 ہمیں جس تکرپی پر وبال ہا  
 شب ہجر جاں ناپاں ماننا  
 مکدر ہو اپسروہ آئینہ بد  
 ولی حسرت آگین دیار کا  
 تصور جو ساقی کا آیا مجھ  
 چھپکنی لگی چشمہ جسم فلک  
 تھموی چاہی خون سی نگاہی کا

لمو چشم تر سی ہر سانس لگا  
 وہ بت چست کیون پر اوڑانی لگا  
 مجھ سوز فرقت جلدانی لگا  
 ہمیں خاک میں چست بدانی لگا  
 خیال مسعودان بتانی لگا  
 تھی جامہ آنکھیں نکلی لگا  
 وہ ریشہ شب جو آنکھیں لانی لگا  
 دنا با تھ میں کین لگی لگا

سحر اب مرا سینہ داغ

نکستہ ان کا عالم و کھانی لگا

ناتوان یہ نہ رہی تیرا ہوا  
 کیا ہی سواں پہر کہ چہ وہاں ہوا  
 صل کر لب سی تیری غفلت ہی مایہ

طوفان گرد و غبار کی آواز  
 جو تیری وصل کا اتنی شہ ہوا  
 صاف و آواز کی جھل کہ بہ شہ ہوا

وای قوت کی بدی بای کی کشید	دوست پناهی سمجی ده دل زار بود
خون کج آنسو لکن به چشم چرست	خنده زان خم به چهره لب فزار بود
و کدال ماه کی زلفان کجا نشو آید	روز روشن مری آن خونین شب بود
و کانی آن خونین شب کی و کلاقی بابا	ناله حسد که سینہ مرا گلزار بود
سرمه کی جان کجا نہیں غم چینی عیان جهان	سرمه چینی قری آه مین سرمه بود
خون شلاق شهادت کجا بود جسم مین چو	لبه تلوار جو وہ شمع نمود بود
یکدی لکن کی کسی کی بھی لاری	بام کو نام تر اخلاق مین لاری بود
مع چرب مین نظام و مین جانم قوت	کیا عجیب تھہ پرگزنگ حنا بار بود

تیر شرکات بگرختہ سی نکلا جو تھہ  
روزان سینہ ہر اک دیدہ تھہ نبار بود

نکیر مرار شکستہ در وقتہ زندہ این تھہ	نکیر مرار شکستہ در وقتہ زندہ این تھہ
اصل تھہ کی جگر سی بھی نالان تھہ	اصل تھہ کی جگر سی بھی نالان تھہ
وہن برگ مین گل شرم مین تھہ	وہن برگ مین گل شرم مین تھہ



صبح بی پروه جوامه رخ جانان هوتا  
 رولوق باغ خوشه بشا و خرامان هوتا  
 یار کا دست ستمی جو نمایان هوتا  
 صبح بی پروه جو یوه یا خرامان هوتا  
 و سترس هوتا جو دیوانه قد کا تیر  
 سوزش شک سی بلن سی ہی جاتا  
 ہوتی مدتی سہ سار پہ تانت نجوم  
 ہکو اکرا یا جو طلب یوم آیش  
 آینه دیدہ حیران سنی کھاتی او کو  
 شعلہ رو تبہ سی اگر لہو نہ لکائی ہوتی  
 کفر و اسلام نہ کھاتا جو وہ افکندہ  
 ملتی عاشق کو تیری مثل نہ غلام  
 بار سہری جو سبکباز بھی کر دیتا

مصیبت برکتان چاک کریشان ہوتا  
 دار قمہ سی کوہ اک نہ ونگستان ہوتا  
 غروب خون چہ خوشید و نشان ہوتا  
 مصیبت پہانہ شمع رخ جانان ہوتا  
 سہ شہ کا حصہ چاک کریشان ہوتا  
 شمع روہین جو تیری تہہ سی جیان ہوتا  
 شب بیدار پتہ سی اگر لہو نہ نشان ہوتا  
 دوسرے ہی کا نہ گذر سپہ کسی عنوان ہوتا  
 شانہ زان خون کا نہ جز سپہ شہان ہوتا  
 ہانہ سہ سپہ عیان شمع کی غلامان ہوتا  
 بندہ عشق جاک کہ بوسلمان ہوتا  
 گر لہو سبب و نہ خیر زبان ہوتا  
 مچھ پانی خیر تہہ ترانہ عاشقان ہوتا

<p>آہو دشت کی آنکھوں کی چراغان ہوتا  دستِ تقدیر سی لکھائی سامان ہوتا  سنٹی ہین خلد ہین دامنِ شہنشاہین ہوتا  مہر و مہ سی جو ہر اک پتہ میزان ہوتا  خانہ زنجیر و سلاسل کا نہ ویران ہوتا  ہمسے آباد نہ گریوہ و بیابان ہوتا  زہر و تریاق نہ کیونکہ کھینچاں ہوتا  گر نہ دل شیفہ زلف پریشان ہوتا</p>	<p>یہونہ و شکی کہ مری قبر پر زیبا ہی اگر  سو جیتی مجھ کو اگر ہی کوئی تدبیرِ صالح  خوش بادوی غیر کو تو محفلِ مہین  یا کی گھنٹی کی لائق وہ ترازو ہوتی  ناتوانی نہ اگر سلسلہ پا ہوتی  مسکین کو ماکن قوس نہ ہوا تخابا  خطِ سب و لبِ جانش فی مارا ہوتا  بہا سوراہی دشت و دین شیفہ مزاج</p>
---	---

سحرِ اکسیر ہی خاک و درجہ ان ل کہ  
بہر آئینہ ہی اس خاک سی تابان ہوتا

<p>مطاوشم م کھا کی چمن بھی گل گیا  اک خنجرِ ستم مری گردن چل گیا  لیکن نہ اب تلکات ہی گسیو کا بل گیا</p>	<p>یہاں گلبدن چال کی جنت کی چن گیا  وہ ترک سامنی جو اگر کر کل گیا  بہر چنرول ہوا صفتِ شایہ چاک گیا</p>
---	--

کی شب جو او کی ساعیدمین سی مری  
 ورنہ پ چشم سر مہی یان بندہ یی بان  
 اندر تی تجلی رحمت آتشین  
 تھاتیری چشم بست کا عاشق اسی بچہ  
 ابھ صغیر یکستان دیو لطیف گیا  
 و اتو کی تیری آج جھٹکا جو کھائی  
 دیوانہ ہرزہ گرد جو رکھا ہی ہر نام  
 جب بی نقاب کیا نظر حسن شمع و  
 ای جگر سن آج یہ گریبان مضطر  
 زلفوں کا عشق ہی دل پر داغ دینا  
 برتن صفائی گوہر ہندان و غلیل  
 موتی انجین سمجھ کہ میں آبی تمام  
 مشرہ شہید ناز کہ ستاک سوئی

شمع زبان دراز کا اندام کل گیا  
 آبی لبائیں بان ہی میان یوں جل گیا  
 سنگ مزار طور کی مانند جل گیا  
 دیوانہ جو کی جانب صخرہ اکمل گیا  
 آبی خزان چمن کا وہ نقشہ بدل گیا  
 مثل تگرگ سیپ میں موتی بچل گیا  
 کس وز گھر میں آبی میس بنی جل گیا  
 مرغ نگاہ صورت پروانہ جل گیا  
 کوچی دینق تیری سیل صفت سے جل گیا  
 طاقوس کی کہ ماریہ کو بکھل گیا  
 دل بہ صدق کا قعر میں باکی بل گیا  
 کھایا یہ نہ شک کہ اندام بھل گیا  
 لیکر سپہ کی پھول سر ہوئی کی بھل گیا

صح و صبا کن بیان بنی کل گئی

رخصت کا جرون او کی جو منہ سی کل گیا

یہ آبتاب ہی تھی رخ پر کہ بار بار

پامی نگاہ جوش صفائی چسپا گیا

آہ سحر جو ہوگی شرابیش برق

ہن لپیو لگ گنبد افلاک جل گیا

زنگین گل سی ہن لک بن رخ ترا

غنیہ لالہ ہی گویا دہن سنخ ترا

سستی غنی سی وادہٹ ہی لب علین

بنگیا غنیہ سو سن دہن سنخ ترا

مشتورین کی تھی زور زار ای کلفام

بز عفران ارہو اکیون چمن سنخ ترا

وودین شعلہ ہی یا ابرسیہ بن بحل

اووی جوڑی سی عیان بدن سنخ ترا

انصاف شب چھو شفق چرخ پر بھی جا

ہوا عریان جو دم خواب تن سنخ ترا

پت پت کی تری پچ میں لاتی ہیں مجھ

خون کرتا ہی مرا پر ہن سنخ ترا

فرش تخیل چوستا تو چھبی کا تھی سن

نرم و نازک ہی ایسی گل بن سنخ ترا

بزرگ گل سی لب علین ہر لب لطیف نازک

تنگ رنگین ہی کلی مٹی ہن سنخ ترا

غرق خواب لالہ صفت خاک سی وٹھی کا سحر

## سرخ و تجمو که گیکافن سنج ترا

دل ز سنج دانه چو چو مار افعی چنانین  
 مگر لیکن سنجساده عشق فغانین  
 اهل دنیا کو نهین بر گز او برین دین  
 هوکی کتب رفو پس تو ای ست جود  
 یا دگر گان از یار کی غمزی جو تھے  
 لا مکان کت عشق کامل فی مہین پوچھا  
 سنگباران کوینہ کی بی چرخ اب چھین  
 وقف عالم کردیا توئی می گلزار کو  
 خاک ہو کر جی پایا چھین حب با زین  
 جزو لایفکائی محبت کی کشش  
 پھول جھڑتی تھی سنج می تو تھوینا  
 تنج با پکستائیت کی ورنہ پستی با

مثل یوسف چاہی بھلا تو بزدانین  
 خاک ہو کر جسم حیان کو تنی بانین  
 اک بھلا پر بھلا اور اقی توانین  
 آتک باقی دینی حبیب با آئین  
 خار کو کیا کینش از ان بانین  
 کوئی فریاد اور مجھو اعلیٰ بانین  
 کوئی تھکر کوئی بان بان بھلانین  
 ساقی مین شش لب شمع مہر بانین  
 کو دہ آساید ہجشتہ بیدانین  
 جانی پھان جھل ریر مہر بانین  
 میان تماش چھپو سکی آسودانین  
 مہر کو کیا میان شمل رست بانین

جوش آب نہ ندگی چاہے نخلان میں  
 جب غبار اپنا اوٹھا چشم سینا میں  
 پنچہ مرجان کا عالم سرخ شرکا نہیں

کونکے جوش میں جاش میں جاش  
 خاکسار کی تیرا تیرا تیرا تیرا  
 نون ان ویا تیرا تیرا تیرا

محبوبش غم میں ہی ہوا یا کیا زلفین  
 وہم بہ ہوتا ہے شب ریک چہر نہیں

محبوبش غم میں ہی ہوا یا کیا زلفین  
 وہم بہ ہوتا ہے شب ریک چہر نہیں

باوہ کہینچا چاہی فرس کی انگور کا  
 جلوہ ہو میری قلم پشاخ نخل طور کا  
 نخل ماتم پر مری جلوہ ہی نخل طور کا  
 ہو کر کب سے ہیں گرد و دھیرا غ طور کا  
 گل ہر کج کب عقد پر و نچ شہ ہی انگور کا  
 بنہ میں ہی جامی بان شعلہ چراغ طور کا  
 ہی دل جاننا ز پر و انہ چراغ طور کا  
 ہی دل پر آبلہ میندشت ہی انگور کا

محبوبش غم میں ہی ہوا یا کیا زلفین  
 وہم بہ ہوتا ہے شب ریک چہر نہیں  
 کشتہ دوان تیج تجلی رخ پر نور کا  
 شینائی سی لکھن صفت اس رخ پر نور کا  
 مہر عارض مانع میں چکا ہی کس محمود کا  
 و صفت ہی اس پر جس عارض رخ پر نور کا  
 دل ہی میں شوق بہن اک محسوس انور کا  
 سبست بخود ہون نگاہ ساقی محمود کا

چو کونکے غم اچھے سے غم گمان خالک  
 ویکھ کر ز قمار شیر کیون میں بالی لڑ  
 تلخی جان کند ان اسان ترش گوئی ہے  
 خستہ جان حیر کی لی نزع میں لکھ  
 شکر عشق میں دین مرغ تن شوق  
 ای پی حفظ صفا خال لب تش پند  
 زخم دل بھر تابی و سکا جلوہ حسن  
 مانگ ہیں شک مھر مہر کہ نہیں  
 خال چھا ہو ترا مجروح شمشیر فراق  
 وصل میں تابی نگاہ نامثال صبح  
 فاتحہ پڑھنی کو آیا قبر عاشق کی طرف  
 کیا عجب کے ستم حال سے آتش کا ہو  
 بنویش ثابت تو نہ نہاد جان

نالہ پر شور تھا میرا  
 چھوٹنا لازم ہی ہنگام قیامت ہو  
 جان شیریں ہی ہی جی کشتاری بخور  
 دم تینگ یا ہی جی ہی تری سبھو  
 ہی یقین جلا ہی پھا ہر  
 وادہ غافل گنجان جسطح  
 فائدہ بخشا نہ مہم کا فو  
 کھکشان میں ہی یہ جلوہ انجم ہو  
 شک کا عالم ہی قوت میں شب بچو  
 خیال تا ہی قوت کی شب بچو  
 شکر ازید کفرۃ اللہ  
 ابر مردہ ہو جو پندار کی ناسور کا  
 ویکھ کر ہی کوئی نہ نہاد جان

تو برین اسم خاک که یکجا جسمه یارین  
 نوک ترکان پر چرخ های تخت بکر آستان  
 ای که کفر کسولی چرخ می پند بلای  
 پرتو نهان کجاست ساری نام کا خط همکشان  
 پیر سیاهی شکران اینا با شکر  
 ای جو انگ رانی کهری بود که تو پیدا شو  
 بیخ گند از شرکان اسقدر لعلین و ساق  
 نامکاج بوسه لب شیرین کا مارتیران  
 گل اگر خستایان مین تو غنچه می دون  
 و باش از افروزی پرنی وی نگاه  
 کیون دل از لعل سیه دید کا منتظر  
 و کما تارینج بیار محبت دور هو

بنگیا ہی سی سرخ سا بھر ہو گیا بلور کا  
 ہم نہ گنگا دل کی لاون چھدا پر ہو گیا  
 دیکھ لین حق بین تماشا دارا منصور کا  
 تجا کینہ دار بازی کام تھا منصو کا  
 عکس ہی خورشید تیری چہرہ پر نور کا  
 چاندنی جلوہ ہی گویا اوس رخ پر نور کا  
 گرداؤ کی چاند سی کھڑی کے ہالہ نور کا  
 بنگیا ہی سینہ صد چاک گھر زبور کا  
 شدہ ہاتھ آیا جو کھایا نیشتر زبور کا  
 یار کا سینٹ قرن میوہ ہی نخل طور کا  
 ہو گیا و شوار موسیٰ کو نظر ارہ نور کا  
 شام کی جانب گنگا رہتا ہی جی فردو کا  
 شربت دیدار زمان تھی ہی سحر کا



جب کیا اور سرش فی خند وند  
 یک چشم یارین برین ثمان چشم  
 ہی تصور لگو چشم مست ساقی کا دم  
 لی خبر جلدی کہ عرصہ تنگ ہی نفس  
 گھر کو تیری کھینچ شوق حبت لکھا  
 تیری رخ کی آگاہی شامہ کو کھینچ

برق سی طلی بواہر سر  
 آنسو وند بیان شری باوٹا لگو  
 دیدہ پر خون ہی ساغر باوٹا لگو  
 دم لہو پر آ رہا ہی تبت ہی جھوٹا  
 روزن یو اید پر عالم ہی چشم کو  
 دھوئی نوان کو تر و تسنیم شامہ

انت متنی شان حیدرین پیہر فی کما

امی سحر اس بات پر اجماع ہی جمہور کا

عالم ہی کشتہ ناوک مکران یار کا  
 دل ہی مریض نرگس ہمار یار کا  
 کشتہ ہون تیر غمرہ چشمان یار کا  
 آشفٹہ سر ہون لب پریشان یار کا  
 چسکا جوا شک عاشق دندان یار کا

ابر وہین ہی اثر بر شرف الفقار کا  
 زیبا عصا ہی سہرند ونبالہ واکا  
 اک صید ہمایت چشمی مرد و مہر کا  
 ہر داغ سینہ نافہ ہی مشتاکار کا  
 منہ زرد و ہوگیب اگر آید ار کا

رخ چون نهی جلوه خط مشکبار کا  
 مر و تیر پہ ہو گندرجو مری شہسوار کا  
 عالم لکھون گلشن خسار یا کا  
 رستہ جو منی دین بوسہ لیا زینت یا کا  
 ہی تھیں سچ پہ جلوه خط مشکبار کا  
 چہان گل بہارین کھانسی بہن خمر تن  
 تیر شہ کی زخمی جان جاتی ہی جو تن  
 کو چہ چہن ہی دل تن بہن گل  
 سمجھو نہ گرد باد جو اوشتا ہی دین  
 قدر کی خیال نہی تی بہن بلوئی بال  
 صحیحہ ناتوان کہ کہہ جو اپنی نہ دور کر  
 اسی چرخ پایمال نوازش نہ کر مجھے  
 نازک کمر کی عشق فی معدوم یہ کیا

مسکن ہی روم ہر پہ پہ زنگبار کا  
 پہنچ دماغ عرش پہ میری غبار کا  
 کواقتہ پہ شک ہو جلوه سبج بہار کا  
 ہمو حطب میں باج ملا زنگبار کا  
 لشکر محیط روم پہ ہی زنگبار کا  
 پانی ہی تیری تیغ میں کیا آبشار کا  
 سینہ ہمارا سنگ بنا آبشار کا  
 عالم ہی آنسوون میں ہی آبشار کا  
 گزشتہ ہی غبار کسی بہتہ ار کا  
 محتاج پای یار نہیں ہی نگار کا  
 بیون خار تیری باغ ہمیشہ بہار کا  
 پیسا ہو اپہون گردش چشم نگار کا  
 ملتا نہیں نشان فری جہم نزار کا

کسی خانی ادا تھے پی فاطمہ دھرا  
 آگاہی فاطمہ کو جو وہ نسل لارو  
 کرتا ہی تیری لبت مغربی ہنسی  
 رہتی ہی لکھ شام سنی صبح سوئی  
 وہ گل نہ تو سیر گلستان ہی جانگزا  
 ہر شاخ گل ہی پت تو پتی بان  
 آتا ہی کو ہی جو دینج قومی قیس پھر  
 گل نقش پاسی غنچہ قالین فی تار  
 بن تیری سیر بان عقبت ہی کم  
 پانی میں طرفہ آگ لگانی شریں  
 نگہ جباب شمع تیرا لستے بند

یا قوت ناب شک اپنا بھری  
 گلہ زیبی چپ لہج ہنسی مبارک  
 کیونکہ نہ منہ سیاہ ہو مشاک تار کا  
 اللہ ہی و فو تر ہی تہلتا زکا  
 دوزان مار دانا سب سے کھڑا  
 شہنشاہ مری کا دین پیا لہجی ملک  
 کیونکہ وہاں شہنشاہ ہی پیر ہار  
 و قوت باقی و ہی سیر سیاہ  
 بہرہ و پر گمان ہی ہی شہنشاہ  
 سیر پیر پیر پیر پیر پیر  
 پیر پیر پیر پیر پیر پیر

تاج ہوان جو چید نہ ہر گاہی

ہی خامہ ویرہی اثر دوزا القار کا



کو کھا کر زلفت قد سنبل سی و بجھا دسری  
 نظرمین ہریں جو کان جس کے سکت و نہا  
 اسی جلی سی و کون بعد مدت لرا آیا  
 تجھی کیا آئینہ کی ہی بجلا اسی جبین  
 تیری وانی تو کی الفت میں جس چھپ چکی ونا  
 تلو وہ مہراج حسن تو چنیشا شرف ایسا  
 سر شرمگان ہی ہر دم خون کے قطری کی پی  
 نہ وی تو خال سرکہ تہ ابرو بت بید  
 ہر اک مصرعہ ہونچر و لکواو تیرے نشتر  
 تلہ کی ہی کیا حاجت باندانا الفت  
 مہینا بھڑا سی پیر متاب گھٹا ہی

ملائی آنکھ نہ کس سی ازل غنچہ پر چھو کا  
 ویشاں ابرو شرمگان ہی بندھا ہی زینہ کا  
 سحاب چشم نہی کہ دیون نہ توئی تار نہو کا  
 کہ فو و صورت نہا ہر آپہ ہی تیری اٹھو کا  
 در کنون ہلای پندہ شیش بہ قطرہ زینہ کا  
 کہ رشک باہ کامل بنایا آپہ ترازو کا  
 کھٹکتا ہی جگر میں نار بجہ ستر گلہ کا  
 قیامت ہی اگر سکس ہو اکعبہ تیر کا  
 بندہ جی جس بیت میں بنیوں و گان و گان  
 سبق پر حتی نہایت ہی کوئی نہایت کو کو کا  
 کہ شاید اکین دن ہوشا تیری بر کا

نہ کی اینجا پر آغا زلفت میں نظر مطلق

کیا دل ہاتھ سی آخر سحر مہیا ت میں چوکا

سجده بزم کاشیخ ملاقین سپیدار بود  
چشم و خیال غریبین تنی حکیم هم سپیدار بود  
چنگ است اسد جاده ای کل منبیل گیسو بود  
هی قیامت نه چرخه قامت کی  
دیگر آن بزمه مرض چشم کا کله جود  
او چو باد اونس اعت شکوه کن طریقت الله  
عین امتین جو یار و تنی شنایان  
عطسه کل تنی کم نهین خسار نعلین کا حق  
هر چیز این بس می شست شایسته مرا  
چمن گیسو دام محبت مدین از شمشیر  
سجده حکیم آغوش تنی جنت جان حکیم  
هو کیا ازل صباست کا چرخ عقل کل  
نور عارض فی بنای کان کمالون کو چاند

بر زمین هندوی خال یار کا بند بود  
نافه آهوی چین چرخه گیسو بود  
گو شواره کان کا بسکر کل شت بود  
مطلع خورشید محشر مطلع کبر بود  
بلل اعجاز لب نجش سی حاد بود  
آه شبار کا شب هر شه جگنو بود  
بنگیا اکر صبا جو آنکھ سی آنسو بود  
کان کا تیار بنگ برگ گل خوشبو بود  
روزن دیوار رشک دیده آه بود  
حلقه گیسو کست گردن آه بود  
آه هدم اشک مونس و هم پیو بود  
یزیم من شب جلوه گر حب پیکر تو بود  
صبح کتا مارا گلی مین یار کی جگنو بود

ما بظاہر ساین استه می نفس  
 کیون افزون جودند اگر کسی سنج  
 شکسته پاکای فتادگی بین دستگیر  
 بر ایستادن سر آزار و عشق انجام کام  
 بر سپاهی می کنند تیغ سحر کشتا می

شیر جانان زین می می می می  
 عین خوبی می اگر و شریف می می  
 قوت بازو و دلا کا بازو می می  
 جب سین آواز می می می می می می  
 می می می می می می می می می می

ای سحر شوق نجف می جنت اگر این می می

جسم لاف می می می می می می می می

عشق و این تنگ منم دل نشین می  
 همان بهاری گهر جو به مهر بین می  
 آنکس که خوشش جو بروی حسین می  
 پرتو فکن جو محب جمال حسین می  
 رونق فرا جیام چه به به بین می  
 مرقوم بک وصف قدنا زین می

غما اس شایه می می می می می می  
 صحرایک این این نمک پزین می می  
 حلقه و او چشم که مهر بین می  
 آینه لب نور سی ماه بین می  
 صحرایک جلوه رومی بین می  
 خانه بزمک شایه می می می می

ایمان جو رہی روشن پرورشین ہوا  
 لکھتا ہوا بھلا کہ کتابی کی شرح  
 پیار مر اے نگاہیں اے کو فلک  
 سجھا دو جان کو کہ میں مام آڑو  
 شیریں آج غصہ ہی تھی نزع ہے  
 بوجھ نہ یوں نظر گلشن ہی کو خوا  
 بیجا کتا بچ تو دانتوں کی نکست  
 لکھتا ہوا کہ کجی کی مینی و صفت  
 شمع تیری کسو کجی کی کھینچ  
 آج کجی کجی کجی کجی کجی کجی  
 نہایت بلعن کر کہ میں ہی اہر غصہ  
 آئینہ جو سال حقیقت سے باقی  
 شیریں آج تیری کجی کجی کجی کجی

مانند محاش میں محسوس ہوا  
 وانا ہی رمز عشق ہوا نکتہ چین ہوا  
 مائل جو خود فروشی پہ وہ جبین ہوا  
 دل کو خیال زلف جو زین ہوا  
 وہاں جو وہ سیخ دم و اسپین ہوا  
 ہمراہ باغ میں جو نہ وہ نازنین ہوا  
 ہر سنگریزہ غیرت و دشمن ہوا  
 نہ ہر شک برگ گل یا مین ہوا  
 کہ سبب اتنی انت کو سو نہین ہوا  
 کہ تیرا بام پر زہر جبین ہوا  
 عشق صنم ہی کامل ایمان میں ہوا  
 یہ فیض قربت ہی سخی اکی فرین ہوا  
 خال سیاہ ایک کجی کجی کجی ہوا



ابو مر اسجن تجھے عین القدر ہوا	بکھی تو فنا و محبتان جہان دلا
زناغ کمان چو خنجر گزشتہ سنین	کسکے عتاب چشم کو غم شرکارتی

تسخیر شہر شہر بھی لازم ہی اسی ستھر	ملک مین بٹسم تو زیر گدین ہوا
------------------------------------	------------------------------

کیا گوئی گریباں کی ستارچ صاف و کلا	کھڑکی اک بایں نو راو خوش شید باطوق کا
جیسے زکر کیا بقراط و جالینوس ق کا	سیجا نہیں ممکن ہوا اور دعا شوق کا
نکیوں چاک گریباں میں چو چھایا ق کا	منہ ش کا داغ الفت نو فشان بی
خوش آئی خاک نظارہ یا حین شہادت کا	نظارہ تھا چشم نو پیدل داغ داغ
اثر چھچھ کا گرمین پایا صاف و کلا	جیلا یا مارو لا برق شرفی جیلا ق کا
گمان گر سو آری ق نو صیغ و ق کا	ہر اک فزہ بنا کو کرب و غم مر عارض کا
نتیجہ یاس نکامی ہی یں امید شوق کا	پنیا برک عیش و بار حیرت باغ عالمین
جہان مین سر و ہو باز مر مہر یں ق کا	زلیخا نام یوسف پھر لی دیکھی اگر راو
ترکی لیلی سی گلگون ولی صبر و عذر کا	ہو شہد نازی شیریں کے جی فرادو کا کشتا

<p>تصویر میرا میری خیال خط ترسی می کشی کی          خیال آنست ندانم این لم شکل و زو          حراش دل ای ساشی کجاست شکاش          الهی خرقه سبکس زاندر پاره پاره هو          سندی می می گنجی بخوابی بوسی می می شیر          نکالایام مشوقان سالک و منی فتر</p>	<p>ت          هوای حفظ نسخه اندون کنز الدقائق کا          و کھا کر ای جی شکست و جو تیری عاشق کا          نمک خم جگر پر ہی سپید صبح صادق کا          کداس پر دین قنن تھی خوش خوارق کا          گل رنگس میں عالم ہی معینہ چشم عاشق کا          مٹایا نام میں اسی جو عشاق سابق کا</p>
--	--

سحر سی ہم تخلص سکا پہلی ہو یہ کیا چکے  
 عیان ہی فرق روشن صبح کا ذوق صادق کا

<p>تارا ہر ایک روزن دیوار ہو گیا          ہر فاختہ کو سر و چین ار ہو گیا          مطلع غزل کا مطلع انوار ہو گیا          سر سبز اور حسن کا گلزار ہو گیا          مجروح خار رشک گلزار ہو گیا</p>	<p>جب بی نقاب چاند سار ہو گیا          جب بہر سیر است قریا ہو گیا          روشن باین جلوہ خسار ہو گیا          جب خط سبز رخ پہنودار ہو گیا          وہ غنچ لب جو مال غیب ہو گیا</p>
---	---

سلاخی بغیر بادو کشتی خواب بودی  
 شب سکویا کی خواب بین چو پیا  
 شیرین هن که بجزین ہی تلخ کام چا  
 ابرام بود باچی هبت سببک بن  
 وحشت مین گئی جوج خوش کتا  
 اندری هجوم صبیحان ترک چشم  
 منتقار کبک هین سر قرغان نقشان  
 باران ہی جوش اشک گشتاد و دواہ گرم  
 جوش کجاسی پروہ ہر اک میری آنکھ کا  
 دو صد تین شفا کی ہین ہو وصل ما وصل  
 عیسیٰ کس عشق مین لہوین تلخ کجا  
 گل کھانی سا جسم پارس گل ہی چچو  
 اس قید سی ہی چھانی تو چھوئی لب

سنو کوس نیم سے خام نہ خوا بودی  
 سویا ہوا بخت و بخت و بخت و بخت  
 دل رفتہ رفتہ زیت ہی ہیر  
 کافرا اگر ہی عشق بیت را بودی  
 گلزار حسن بلد و او کی پر خا بودی  
 اب بند رشاک خنای و نوب بودی  
 رنگد ہر ایک خشت ن را بودی  
 نامہ ہر ایک برق شہر بودی  
 بار شہر مین شکا بر گھو بودی  
 مہلک غنم فراق کا آزار بودی  
 دل میرا اتوزیت ہی پیرا بودی  
 گلہ ستہ دا غوان ہی بدان بودی  
 زنجیر و طباق زلف کا ہر تار بودی

جوش حلوٰں مین سر کو جو پکائی جا جا  
 سینہ لیا ہی از شمنہ آبرونی چاک چاک  
 ز ریشل گاہ ربارنگ رخ مرا  
 از بس ملائی خاک مرعشاق کا امو  
 تاج ملک فل کو چو آیتشون  
 بیار چشم یار کا اندری تر و ضعیف  
 ہنسار سوال چل پر کی شب نہیں  
 آغوش سی جو و دبت گلر و جدا ہوا  
 مناسب کے جھوٹی وعدہ کی آخا خوں  
 وین تھ سی مین سلسلہ عشق کس طرح  
 بس چشم اشکبار کی تاثیر کھیل لی  
 سینہ مین آگ سوز محبت فی وی لگا

اب لالہ زار و امن کسار ہو گیا  
 شرکان کا تیر دل ہی صرتی پار ہو گیا  
 کاہیدہ مثل گاہ تن زار ہو گیا  
 جگلوں غبار کو چہ دلہ ہو گیا  
 دم مین لوامی عقل نگو نسا ہو گیا  
 اب آنکھ کھولنا سب سے شواہ ہو گیا  
 انکار مین کتایہ استار ہو گیا  
 پیر حلی کا رسم حلقہ زمار ہو گیا  
 یہ اتفاق تو ہمیں سو بار ہو گیا  
 دل بہ تملای طرہ طرار ہو گیا  
 رونا غبار خاطر و لدار ہو گیا  
 اب شعلہ ریز ویدہ خونبار ہو گیا

میں بھی سحر جہان مین کسی برق طوکار

موسیٰ کی طبع مطالب و دیدار ہو گیا

دو دو جانور جنہم شب بچران ہی گھٹنا

بھیکے بال و سنی پٹھری مجھی کھلا

ظہر اٹوکی ہی جہاں گیر پھونپن

پاک لاکھی فی کجشی ہی سی کوڑیت

بہر جانان میں سپہ پوش اور توپا ہوں

او میں میل مینوش فی نقاب اولیٰ ہی

کس سہیست کا دیکھا مسیٰ کو وہ ہوں

سلطان ندان کا ترعی سے برق تاباں

برق نگشت تھیر ہی حضور ندان

چشم گریان ہی جہاں کچھ کٹو رہی گان

لکے بالون کا پڑا محاسن جو یہ گشت

برق سانجی ہی تھا طہرستان ہی

آزاد رہی تیاشا کہ دوشان ہی

کمر از مر دکات میدہ گریان ہی

جی شہر برق طہران ہی

شفیق شام ہی کیا و شہرستان ہی

بجلی ہی آدمی گوشہ دلمان ہی

کیا عجب جو شکر کلا جو طہران ہی

غرق بحر شہر ہی گریان ہی

مہ دیش سہا گیسوی پریشان ہی

عبور و یحیٰ کمان و دوشان ہی

شرہ اشک نشان کن تو دلمان ہی

آج کوشت کج نیت کا کل جہان ہی

<p>سینہ افلاک و مکی گرد و مچی ہی بجلی کی چمک بحران کا سہ گیت دیدہ گریبان کے حضور نہایت عیار ہی نہی ملک میں مستیوں کا خندہ برق و باطن و خدین میں صبح و آب جاش صنم زینین مہی کی حریر ہماک کی نشوونما کی بھیجی ہی تاک تہ فی بختی شہت کی سیاہی کو</p>	<p>برق بیتاب ہر زمان ہی گریبان ہی اور دیوزہ گریبہ شرکان ہی گشتا چمن آرای جہان شکستہ مارن ہی گشتا کلفت اگین صفت شام غریبان ہی گشتا آب حیوان کو چھپاتی تہ دامان ہی گشتا گردن بادہ کشان پیرا ہسان ہی گشتا رشتک ظلمات مرا کلبہ ازلان ہی گشتا</p>
---	--

سحر اکثر ہی سیکارون کی بہت عالی  
سبز ہی کشت جہان منبع احسان ہی گشتا

<p>مہر شرما کی سو شوق پھر ایا ایلشا چشم و رخسار صنم زینین ایمان جو ہو جان جان جبکہ مری پہا پیسی تم اوجھائی سو گیا صحن چمن میں جو وہ سر و گلہو</p>	<p>صنم او میں ہ فی منہ سی جو و پٹا او دیر کعبہ ہوا ز اہ فی منہ او لٹا ول ہو اسینہ مہر متاب کلیجا او لٹا ق کل نسیم سحر ہی فی یہ کھلایا او لٹا</p>
---	--

زرد و ہر گل ہوا ز کس کی ہوئی انگشت  
 اچھا ہوتا نہیں ہا ز تری آنکھوں کا  
 الفت پر دہشتین ہی جو چھپانی <sup>منظور</sup>  
 بالشت تیس میں کچھ جذب کا ہو جو اثر  
 ایکشی فرقت ساقی میں ہوئی مجھ پر  
 سیدھی باتوں کا جویر ہا ہین تہی خوا  
 سخت برگشتہ فی اک طرفہ اثر و کھلیا  
 کیا پشت و شکم او سکا ہی شقاوت لطیف  
 غیر کرتی ہر خطا ہوتی ہو اپنوں ہی خفا  
 راہ گھر کی مری کتر کی کل حالتی ہین  
 آپ بی مہر مہ ماہ مگر مجھ ہی دمام  
 جسطرح ملگنی ابرو ہوئی اک خلق شہید  
 کیون نہوا بل و دل کوئی زفا مہ شیق

پھول ہی منہ ہی جو شہنشاہ کا ہو پناہ  
 یہ وہ جاوہر ہی کسی ہی شہین جاوہر  
 آگنی لب تاپہ ہی پھول تپا لالہ پناہ  
 ناتوہ لیلی کا سونچ پھر آنا او لٹا  
 شیشہ سا غریبی پڑا دیہی سیدھا  
 کچھ مادی ہی ہی دست و تھانا او لٹا  
 گھر تلک جا کی مری یا پھر آنا او لٹا  
 وردہ صاف آئینہ و کھیا نہ سیدھا  
 یہ کالاسی بیا آپ غصا او لٹا  
 پھیر کھاتی ہین مگر حلی ہی تپا او لٹا  
 بیوفانی کا لکھا تا ہی مچکا او لٹا  
 نیمچہ کاٹ ہین کسان ہی سیدھا او لٹا  
 زکوہ کیو تو نظر تپا ہی زکا او لٹا

شاعری کا نہیں دعویٰ ہی سحر کو لکین

نظم کر لیتا ہی مضمون کوئی سیدھا لٹا

کیا تذکرہ دوا کا دیکھا اثر دھا کا  
دل ہی شہید ابرو بہتی ہر آن آئینہ  
تذکرہ ابرو و لیس سطر گیسو  
سینہ پہ فراعنملی ہر تیان ہر چکا  
ہی دست ز کوئی حیرت اب تک  
زیبا ہی ماہ پیکر تاری ہون جا گی ہر  
سہ سبز غنچہ یارو کیا پیش سیہ ہو  
دلکش ہی سطر گیسو ہر وزن ہر بیت  
کبر و غرور عابد ہی بی ثبات مزانہ  
زاہد نہ بول چیتا ترانہ دل بزارا  
فامت ہی وہ قیامت نور شید خضر صورت

غم ہجر و لیر پا کا پیغام ہی قضا کا  
کیا دیکھا خون بہا تو اس لعل بی بہا کا  
مقصد ہی گردن و لشم و الضحا کا  
ممنون نہیں جنم کی جہان ہی خدا کا  
بچتا ہی کب سے ساتی اندون نے جگہ کا  
بنو امین آپ یوز خورشید کی ظلم کا  
اک مشت زہر پہ اس کو دعویٰ ہی کمی کا  
ایمان ہی مصحف و اوس مارہ لقا کا  
زہد و ریای زنا ہر ہی نقش لوریا کا  
بت کو کیا جو سچیدہ مجرم نہیں خدا کا  
فتنہ ہی پیش خدمت متاخر شہزاد کا



دل لاف سی گنگا ناکالی کا ہر چھلانا	ہی موت کا بھانا اور سلاسل کا
یا قوت لعل خندان سلگے ہر بند	پنجہ ہی بٹک مرجان محتاج کیا خاک
شب لاف تار فی شان ابرو لال خشتان	آئینہ ماہ تابان رخسار پھنیا کا
دیکھا جوا نکھ بھر کی پھل قدم نظر کے	چہرہ سپیمبر کی کیا جوش پھیلا کا
شمشا و قد ہی رخ گل لب غنچہ لاف سنبل	پر وین ہی بی تاملن ستہ تری قبا کا
زیبا ہی بدر سیما گرماہ نو پونکشا	ہی غیرت ثریا دستہ تری قبا کا
غبر ہی سارا بد بو اور مشک نون آبر	گر لاتی بوی گیسو حسان ہنسا کا
حیرت آئی شناس ہون تصویر نگیا ہون	مستقل لبی صد ایون کشتہ سیا کا
دل مین ہی تو سہا آ نکھون میں چا	اندست فی کیسا گھیر ہی گھنڈ کا

ہونٹوں پہ دم ہی سیدہ ہنسا نہیہ سنج زیبا

ایمان سحر ہی ترایہ وقت ہی دعا کا

اکستہ ہی عالم کجمان ہر کی تیرنا کا	چرخ ملک شہرہ ہی چنی کتیر لہر کا
شہرہ بازا بل سہی پر خندنگ ہار کا	منع جان ہی صید سے ترک لہر کا

بدی نقرش پاوس مهر چرخ ناز کا  
 محسوس جانیوزی و س شمع زبانه کا  
 کب ہی یہ ہنگام ہی شکستہ سیانہ کا  
 کسنی کی سیر چمن جواؤ گئی منیل کی  
 قتل کرتا ہی نگہ سی باز زندہ بات  
 دفع جانی آنکھوں کی مونی جہت  
 سنج غارت سی معیت اندک ہی پناہ کا  
 چھپاتی تارک جان کی ہر ضرب انہا  
 خون عاشق گردن عاشق پہی شمع  
 پایمال قصہ زبان ہون شہید باز ہون  
 نامہ بر پہونچائی کیا نامہ بر محبت کا  
 باندہ ورنہ بال کہو زمین اگر کہو شوق  
 ہی کو کا شوق ہی تر لا غریبی پناہ کا

چاندنی ہی نام ہی اک فرش پائندہ کا  
 روکش پروانہ ہی دل عاشق جانہ کا  
 دم لبون پر آ رہا ہی عاشق جانہ کا  
 برگ گلبن پر گمان ہی شہر شہباز کا  
 ہی کبھی جادو کا دعویٰ اور کبھی عجا  
 عیسیٰ کب عبت دعویٰ ہی عین عجا  
 طبع ہونا سازا گری نام کوئی ساز کا  
 دل کھا دیتا ہی کھٹکا میر کی آواز کا  
 خونہا واجب نہیں پروانہ جانہ کا  
 و بجلا ہون شمع و کی شعلہ آواز کا  
 سخت برگشتہ ہی شمع عاشق جانہ کا  
 قطع ہو بازوسی شتہ قوت پرواز کا  
 دل یہ جادو چل گیا کس شمع ہون کا

بی زبان تنگ غنچه افت سبیل چو گل  
 شعله پر و از صورت ساز می شمع خیا  
 معرعه بر جسته قد فرو می کیا او سگ  
 پستیا چلتا می ل به کام بریز قدم  
 نقش پای یاری می یابی تعویذ مرا  
 کجی همی بوتاشیر اگر ای دود و دود  
 عشق تازان می می باشد به پا رخ  
 و لیدن پیچ بهین تیر نازکی پر کریه  
 چکمیون پر می و رانی فن تونگ شیت  
 تم تاتی می و اجسای می انشت نگار  
 چکمیون لیتی بهین لیت می تیر نگار  
 می بجایست تخمی می می می می می  
 ای تار کش می می می می می می

ناز به سینه می او می می می می  
 پیرو دل می می می می می می  
 سایا اک می می می می می می  
 حش اک می می می می می می  
 ای می می می می می می می  
 کردی می می می می می می  
 می می می می می می می  
 مرغ جان کوان می می می می  
 پستیا می ل کجی عالم می می  
 طائر نک می می می می می می  
 می می می می می می می  
 می می می می می می می  
 می می می می می می می

دشتِ خشتِ مینِ بختِ قد و نو ز کجایا	بید مجنون پر کجایان ہوتا ہی سر و باز کا
عیش و عشرتِ گل و مینِ فی زلفِ فی گل	کمانِ کارِ پروہ ہر اک پروہ ہی گویا ساز کا
خطِ کالایا فی سہرِ کشتِ حسن	زہرِ عیشِ شاق کو انجامِ اس آغاز کا
سہ نہ قد تھا قیامتِ بیتِ در و درو	حاشیہ خطِ فی لکھا تازہ کتابِ ناز کا
تیرے یوانی کال کو کوچِ ہمیں شکلِ کاش	راہِ میری سلسلہ زنجیر کی آواز کا
کیونچون سنجِ لبِ لعلِ سنجِ کر کے	مرغِ آتشخوار ہون میں شعلہ آواز کا
چوہِ الفتِ میری کتابِ جودِ عشاق	اسی دلِ دانِ عبتِ عویلی عویلی کا

بکے پروانہ فدا کو شمعِ رو پر ہو گیا  
 جو سلسلہ دیکھا سحرِ تیری دلِ جانِ باز کا

عشقِ ابرو میں ہی دلِ خمی شمشیرِ جدا	یادِ مہرگان میں جگر ہی ہدفِ تیرِ جدا
تو اس کریم ہی کوئی اور کوئی شمشیرِ جدا	جرمِ الفت کی نمانہ سی ہی تغیرِ جدا
کسی تن ہی بہت ہی بت ہی پر جدا	خاکِ لبِ ہاتھ سی کر قبضہ شمشیرِ جدا
بہت ہی بت ہی نظارہ حسنِ جاس	آنکھوں سے ہوتی ہی کبار کی تصویرِ جدا

کالیان ہی کی بھی دیکھ جلا دیتا

تیری پیاز کی ہی عسی گردون کو فکر

کاسہ مضرین ہی شربت پیار بھرا

سینائی شش سخن خط میں ہی لکھنا و سنا

سنگ پر تری گڑھی یہاں تاک تھا

یہ ہی یوانی فی زندانیہ مجانی ہی ہو

طریقہ العین میں ان کی تیریں کان

وہل کی خاک جبین چہر ہی اوں شکوہ

ملوک منت نہیں گردن ہی بڑھایا اور

نہت نہت فی اس چہ جھکا مجھ کو

یہ ہی وکالتی شاق جرات ان

بجرویش ہی میں جان ہی ہو

بہال پذیر شمع ہی شاق جمال

ہی سیماسی لب یار کی تھر سچا

ہر سحرش نظر بہتی ہی تیر ہر جدا

کاغذ شمع شفق میں ہی طباشیر جدا

سب تھر سچا حسبت ہی تھر جدا

کہ ہوا لوح جبین ہی خط تقدیر جدا

شور ہی غل کا جبہ انا از بخریب جدا

گر چہ زوہی بھی ہوئی نہیں یہ تیرے

اپنی تیر ہی ہی خواہش تقدیر جدا

اپنی گردن ہی ہو کیا ملوک کھو گیا

ملوک گردن ہی نہیں حلقہ پیو جدا

خلق ہی شہنشاہ آب و شمشیر جدا

جسم ہی میں کو آب کی ہی تیر

اکیڈم اور زوہی و ملوک ہر سچا

<p>مطمان خون خدا بجویندین مفضل مزاج  نخیم دلپسری هر روز نکاپش همی چو  آفتاب است سبب خیا کرمانی :</p>	<p>کردیایار جوان ای فلک سپهر جدا  مشک افشان بی جدائی کی شب تیر جدا  مهری چهره روشن کی بی تنویر جدا</p>
<p>آرزوی که بدین لازم و ملزوم درام  بدیجری هوا گهی کجی تنویر جدا</p>	<p>بیا</p>
<p>یکدم بیکاسم چیز یار سوئی کا  طلائی پر تو رخ سی بی نگ گفت سیاه  نگام نینس بی عکس گفت نگارین ست  خیال که خول سی باغ حسن بین ای سر  خیال به تماشای دیده خواب بین آبی  پاینگ محکوم پنگ درنده بجا بنه  زین منج کشنگ طلائی جانان  نمای توئی بنایا بی چشمه خورشید</p>	<p>عبث خیال بی اسی چشم باز توئی کا  هر ایک بال بی گویا که تار سوئی کا  که خاک زیرت دم بی شمار سوئی کا  شتاب گمان سی پناه تو تار سوئی کا  یہ بی سبب محو بهل تو تار سوئی کا  چو هو خیال شیدا بهر تار سوئی کا  او شیک خاک سی میری شمار سوئی کا  بی آج حض کن پانی بی بهر سوئی کا</p>

نہ لیسو روٹھ کی لو اب دین چھٹے پھین	سکا لو بھینڈے وال سی غبار سونی کا
عزیز و جاگ لو جبکہ کہہ میں کھلی تھین	کہتا ہا چشتر نہ ٹوستے گاتا سونی کا
گلیسیدیں اگلی ہندین تو منہ پہ منہ کھدی	منہ ہو تب شبت ساتھ پار سونی کا
میں جاگتا ہوں بھلا یہ کوئی مہربانی	ارادہ کرتی ہو تم بار بار سونی کا
بنالین اہل امارت عمارت زر و سیم	مگر بنے گا نہ ہر گز فرار سونی کا
یہ تیر ہی چنپی رنگت فی شر سار کیا	کو نہ منہ سفید نہوا ایکبار سونی کا
کران و پٹی کی تیر ہی ام ہستی ہی ہا	ہارنی ل میں کھلتا ہنی سونی کا
کہو نہ تم کہ نہیں سچو ہم بھی شبت بچا	بیسرا ہی نکھو نہیں ایک بار سونی کا

نہیندائیگی ہا سچ امی شبت ہر  
خیال شام ہی کیجے پزار سونی کا

دیکھنا قسمت میں اپنی شبت خوش نہ کھلا	وقت نہایت نہ کھلا تا تو جھلا اپنا تھا
مائل صید فگھنی بیبت سفلک تھا	روئے ہا شبت ہا نہ بستی نہ کھلا تھا
بچر ہا لکھو قور امی احت جان خاک تھا	جوشن تو تھا کہ پھل باہن جان تھا

پروہ مینا سی باہر آتی ہی مین لیا اوترا  
 صحت سموم الفت تھی نہ منظور آکھو  
 یا دایامی کہ جسے پانہ سی تھی جھکار  
 آتش نگہ سی دل تلکی تپو تھا کہا  
 کیا نراکت ہی آئی دلت بھر می سی  
 کیرن چائی دیکھا اوس ہر کو بجا  
 کیون خبر یہ سد کی مرقد مین مری کھنڈ  
 چچر حسن سی پانی ہوا خون جگر

ق

دخت ز پر بسکہ مدت ہنگام کی تاک تھا  
 ورنہ عیسی تھی وہ لب خال سیہ یال تھا  
 دلکو کچھ ہرگز نہ خون گردش افلاک تھا  
 باقیاب تیری لطف میگاہی خاک تھا  
 گرچہ شہنم کی وہ گل پہنی ہوی شاک تھا  
 میں کسان کی شبکو کیا پہنی ہو شاک تھا  
 تاکتا بعد از فنا بھی میں سو تی ملک تھا  
 جوش بوفان مرا ہر دیر نہ خاک تھا

کیون حرد کی نباش خلد مین صبح بہا  
 جیتی جی وہ جان نثار صاحب لولاک تھا

پانی کوٹھی سی جو وہ دلیر عنا اوترا  
 تن سی سر پائی کوچی مین ہارا اوترا  
 مثل شمع سحر جی پد رکھا چلا اوترا

پانی کوٹھی سی جو وہ دلیر عنا اوترا  
 تن سی سر پائی کوچی مین ہارا اوترا  
 شب کو مخرج جان نقاب تھی حب



آج کسنی رخ پر نویں ولایتی بخت  
 رخ پر اوس سنگ کی جو پری سنج گنگا  
 واہ ری جو رخ اک کت و دم نیت  
 تن لاغرو می چاہی بابا کیست  
 چشمہ حسن پر ای یاسین خط سپاہ  
 گوئیو تیج تری کٹواؤ گاہ گاہی نقاب  
 حیرت حسن پر دی سی پری لکھوان  
 بگنی ضحک ہم نقش قدم کی صورت  
 خون کو چہ مین سی کایت مانہ ہوا  
 گو بہت عشق ز سندان گوئیو جھنگلو  
 سر کمان سی تو پیر اہوا عاشق کا پایا  
 ہجر سانی مین ہوئی بادہ کشی خواہی  
 کہنا پاکت ہی چو پنی کھی پھونکے ہا

ماہ کا منہ بلب آتا ہی جوا تو را تو را  
 تن خوشید ہی تاشام نہ لڑا تو را  
 بوجہ سی شادی کی اوس لکھنا تو را  
 محلوہ دی ذال کوئی جو جو پیا تو را  
 اشد بنگ غنایا لب ذریا تو را  
 نہ قلم سی تری و سح کا جو نقاب تو را  
 بیجا ابی مین بدان سی جو پیا تو را  
 قافلہ منہ ان قصہ کہ پو پو تو را  
 سرخ جو راہ ترا ای اع غنا جو  
 مری لکھن تری چاہ کا سووا تو را  
 تیغ کی گاہ سی تیغ شق کا دیار  
 حلقہ پش کج جو بنام شیشا تو را  
 کھائی سوبل کمرانی شانا تو را

<p>آج ہاں نظر آتا نہیں تباہ کے گرد نقل کی جا لبشیر کج مجھی بوسہ طرز عنائی اور اسکتا ہی بوس کوئی</p>	<p>مھر و شکران ہی شاید تری بالا اور ساقیا منہ کا مزا ہی مزی اور اور کبک سی کتے ہی زقار کا چھاپا اور</p>
	<p>نیک بدین بہین پیری فی سحر ہی تیر شبب بے ہو گئی تب نشہ ہمارا اور</p>
<p>تجہ سی نہ اور نہ ہی کہنی بیوناسنا شرح عتاب یار نہ توقا صدا سنا کتنی ہو تجہ سا آدمی کھانا تھنا تقریف ہر خشک سین اہ اسنا سوزا ہی اک کریم سی بازار حشرین ہی جان بلب مریض تنہا ہی گشتگو جاتا ہوں چوٹی بوغی بت بجالار پایا سوال بوسہ لب پر جواب تلخ</p>	<p>تقریف غیر کی سنی اپنا کلاسنا بیار ہجر کو نہ پیام قضا سنا کیا تمنی میری جان ابھی دکھا ہی کیا رکھتا ہی بوری کی ترا بوری اسنا وا عطا نہ ہکو قصہ روز جزا سنا دو تباہ تین جا کی اسی بتنا آشنا اہل وطن معاف ہو میرا کما سنا کیا ہیں بھڑا ہن کا تو ہی کیا سنا</p>

غیرت سی ڈر گیارخ لعل مرین گنگ	تیری لبون کا وصفت جو اسی نہ تھا سنا
سننے ہو سب جہان کے قصہ کہانیا	لیکن شیخ درویش کا مری جاہر سنا
بی رسم تھا مگر نہ مضبوط یار کو	رونی لگا جو حال مری موت کا سنا
مین فی کہا جو قصہ در شوق فراق	بولی کہ یہ فسانہ تو ہی بار بار سنا
رکھی ہرین عورت سگ جانان کیوا	کھانا نہ بدلیون کو مری اتنی جا سنا
کہنی لگا مین حال دل زارت کو کسا	سر پھر گیا خموش ہو بس نہ سنا
تم ہی سبب جو باتیں سناتی ہو بار بار	کچھ سیری بھی بان سچرایا بھلا سنا
انصاف کر کرو تو یہ کچھ ظلم کم نہیں	کرتی ہو باتیں غیر سی محکوم نہ سنا

اتنی نہیں مجال سحر کی جودی جوا	
ہاں ہاں حضور کا پٹی جو کچھ کسا	

باغ مین جام بکفت ہر گل خند آریا	شردہ اسی پادشہ کشان و سہم باران آیا
وہ سہی قد جو پی سیر گلستان آیا	غل ہوا قمر یون مین در و غلامان آیا
جانفزا لالہ لب پر خطاریحان آیا	خضر فرحان طرب چشمہ حیوان آیا

ایک حالت پہ نظر محروم بیان آگیا  
 شام کو جب مری گھڑہ تیار بن آگیا  
 قصد بکاش پہ جو ہی تاں رہا ران آگیا  
 ہوگا اگلے شبنم جو بی سپن نیا رنگ بہا  
 اتنا خط قاتل بہین یہ محویت ہے  
 سنگدل اہی پاپوش خون آفت  
 رو مند و کج تاسف سے مقتول ہے  
 وای چھپک کی نہیں صحت عارض ہے  
 جی دوم جان شکنی وعدہ خلافی تا کی  
 قطع کر ڈال کہیں شیتہ امید صلا  
 اک جہان لکی چلا نقد دل جان غنہ  
 ناخدا ترخت سنگدل ترسانی  
 بیکیسی پر مری سب اپنی پرانی آرو

اس برس لبر لپی جیب میں طوفان آیا  
 صبح کا صان نظر چاک گریبان آیا  
 نیند کی کچھ ہی مری شک کا طوفان آیا  
 بسر و قد کی گل رخ پر خطاریں آیا  
 تیر آیا تو کہا قاصد جہان آیا  
 آیا جو طفل صبری سنگ سی امان آیا  
 زخم پکیان سی ہی انگشت بدندان آیا  
 ختم آیت کی نشانی ہی نمایان آیا  
 دم لبون پر مرا امی سی دوران آیا  
 تنگ جینی سی تر خاکش جہان آیا  
 خود فروشی پہ جو وہ یوسف ران آیا  
 رحم عاشق پہ نہ جگا کسی عنوان آیا  
 ہاتھ ملتا ہوا جگر مسلمان آیا

<p>دعای خورشید قیامت هر زمانه می شود تیر باران بنی محبی قوت میں چه پتر بار هی یہ تقریر و یا سحر ہی یا ہی عجمان</p>	<p>عشق جزا و پیری مشرب کما سمان آید بلکو کیا کام اگر موبسم باریان آید جو گیا ہو کی ترابندہ احسان آید</p>
	<p>رتبه حیدر گزبار کی منکرین جو لوگ اسی سحر کیا وہ نہیں قائل قرآن آید</p>
<p>ہجر کی شب گزشت نشان ہو چکا بقیہ شش کا رخ جو پرستی عریان ہو چکا طوطی خط کا ابنت جبکان ہو چکا وصف ابرو چہ ادا وقتہ زبان ہو چکا و گاروشن جو وہ سر و پیمان ہو چکا وہ متمبر بانی تین ہو گا اگر کہ ملکہ باد شرم سی پڑھو ہو کہ غنچی ہو چکا بہر چہ کی گزشت ہو کہوس ہی نیا</p>	<p>تاریکی کی تو مجھ آسمان ہو چکا مید و امان قیامت یقینان ہو چکا خونہ نہ و طلب بہر و نشان ہو چکا آتش کا را جوہر تیغ زبان ہو چکا سہ و شل سایہ سبزی میں نیا ہو چکا سہ و بانار بہار و بوستان ہو چکا نماز پویشی نہ اندیشہ شہان ہو چکا شکوہ تامل سلامت امتحان ہو چکا</p>

گلشن میں ہو جائیگی ناک آسمان ہو جائیگی	اشک آہ تیشہ کھلائی خوش اثر
کشتی عمر روان کو با زبان ہو جائیگی	ناله ہو چنانچہ بحر زندگی سی جلد پایا
موج پر غلطان حباب آسمان ہو جائیگی	چشم طوفان آج کھلائی اوج خوش
جس طرے رخ پھر گما دیار روان ہو جائیگی	دسمدم آنکھ نہیں اک جو طلوع فغان
غم نہیں کا ہیدہ جسم ناتوان ہو جائیگی	بس بکروچی ہوئی حاصل ملی حراج
بھر اوج بام جاناں نردبان ہو جائیگی	شلن برگ کاہ مجکوہ خط موج ہوا
نرخ کا لای محبت اب گران ہو جائیگی	خود فروشی پر ہی مال سیف ہر غل

ابتدائی اور سحر مشہور ہی جادو طراز

رفتنے رفتہ شاعر معجز بیان ہو جائیگا

شیطان کو چرخ پر نہیں بار صمود کا  
بطر ہی گرد شعلہ کی ہالہ ہی دود کا  
نیزنگ ہی دورنگی سپنج کبود کا  
بندہ مقرر ہی کعبہ کی جانب سجد کا

داخل پنی نظم بین نہیں ممکن جسود کا  
دیکھو شگوفہ سبزہ خط کی نمود کا  
موسم ہی حوی ہا یہ خط کی نمود کا  
کفر انحراف ہی جسم ابروی یاد کا

کاوس کی طیر حسی وہ گرتا ہی کی جبل  
 غرہ عجبست ہی رستی ناپایدار پر  
 اعلیٰ کو نفع دست فرومایہ نہیں  
 طینت جو پاک ہو تو نہیں عجبست جو پاک  
 سوداخی اف سرین جب ہی ترنم  
 ساقی مدام شیشہ می کی ہی پیری  
 کاہل بنا ہی ویدہ حوران جسد کا  
 تیر ہی رخ صبیح پنج خط بسوگرین  
 عالی مجھ کو منفعت ایسی نہیں پسند  
 رخ سی نہیں مٹاتا ہی لغوان شمر  
 آروی اشارہ ماضی ابروستی عنایت

گرو ہی جو جنت پارسا اور حسیو کا  
 آخر مال ایک ہی نابود ہوو کا  
 پہونچی لب کتاب کو پانی بنو کا  
 مریم پافترانہ چسکا چنچہ ہوو کا  
 عاشق کو کید خیال یان و سوبکا  
 مستی مدین شغلہ ہی کوع و جود کا  
 رتبہ تو دیکھتا مری اہوان کی دود کا  
 مسکن ہوا رنگ پیش کی جند کا  
 نقصان غیر موجود سب ہی سود کا  
 شعلہ سی قطع سلسلہ تو باہمی دود کا  
 ہونہا می طور عقدہ دل کی کشور کا

دشمن اگر یہاں ہو تو کب ہی سحر کرے گا

کافی فقط ہی فتنہ سل خدا ہی وود کا

بهر سبب کفایت بود ترا میوه نین سکتا  
 چاهو جسی مارو جسی خبی چاهی جلا  
 مرجان کسطح لال بھوکا بتی تی با  
 سیرت بھی ترا حسن ہی با صوتی تی کو  
 کی تا زبان مست کی آتی تی سکتا  
 نیکو مین ملک ہی تو بدی مین ہی یی  
 رخ طائر دل کا طرف گوی عنتم ہی  
 دل عشق خط بن مین افسرہ ہی خضر  
 تبسیری رو مہونہ کی کلفت تقدیر  
 این عاشق و معشوق بھم لازم ملزوم  
 ای عیسی بخش ترا تشنہ ویدا  
 جان بخش عذاب نہیں یار ہی خضر  
 گر ہاتھ لگانی نہیں دیتی ہو میر جان

ہم پہلو خوشید سما ہو نہیں سکتا  
 کیا تم ہی ہونا ہم خدا ہو نہیں سکتا  
 سر سبز بھی رنگِ خا ہو نہیں سکتا  
 تصویر سی ہونا زاد ہو نہیں سکتا  
 ہم ہی کبھی دشمن کا گلا ہو نہیں سکتا  
 کیا حضرت انسان ہی بھلا ہو نہیں سکتا  
 کعبہ سی پھری قبلہ نا ہو نہیں سکتا  
 یہ مزرع پتر مردہ ہر ا ہو نہیں سکتا  
 جیلہ سپر تیغ قضا ہو نہیں سکتا  
 جو ہر یہ عرض سی ہو جدا ہو نہیں سکتا  
 مر کبھی طرف آب بقا ہو نہیں سکتا  
 سبز تر آب بقا ہو نہیں سکتا  
 کیا دور سی بوسہ بھی عطا ہو نہیں سکتا



بچہ نہیں تکا جتنی تل کی گزنی	یہ تیر شاہی خطا ہو نہیں سکتا
وہ دشمن جانی ہی محبت کا براہو	ظاہر میں بھی بدین دوست خاں ہو نہیں سکتا
جنجال ہوا دام تری لف کاھیانہ	ایسا ہی چنسا دل کے باہو نہیں سکتا
دل غنچہ تقدیر بنا عشق زین	یہ عقدہ اہل بھی دکا ہو نہیں سکتا
لب بندہتی ہین اندر ہی سو کھانا	ہو ٹون سی ہر ہونہر حجاب ہو نہیں سکتا
کیا اس ہی مجھ کو مر غشت تباہ	خالق ہی ملک کا شفا ہو نہیں سکتا
کیا نام کیا عشق کا بدنام لہجہ	محبوب آواز جفا ہو نہیں سکتا
گوئی زمی و لطف شب ہی ساقی	پرہیز گزک پوسہ مرا ہو نہیں سکتا

اپنا یہ عقیدہ ہی سحر غیب دیتا

بندہ کا کوئی عقدہ کشا ہو نہیں سکتا

دل شوق شعلہ خسار دلبر اور گیا	شع پر ہونی کو پروا نہ سنا اور گیا
ہر ہوس پرودہ خسار دلبر اور گیا	شہم سی نگاہ خورشید انوار اور گیا
سینہ پر خیر سوختن فرقت ہی لہ	قصر سیاب تھا بیتاب ہو کر اور گیا

طبع غلامین مخمروں کی مانند تیغ  
 پیرنی خون گرم سی ٹکے بنی حبیب تیغ  
 سیرنی خون فی طائر زنگت کو پرید  
 تا در گشتن اپنی گلگشت یا جب گل  
 جب لکھا پتیا ہی دل کو تو فطرطشوق  
 جستجوی محروم سی یعنی کہ میر خاں کا  
 زنگت کو پر ملی ہیں اس پر سی کی بھر  
 و رنگ آئینہ وہ آئینہ رو پر وہ نشین  
 آنکھیں بکھریں جنت تک تیر گلن و شقایق  
 سحر سی تیر و کی مرث نہیں فلک  
 وی را بر رخ زنگت کہ کہ محروم سی گل  
 ہونہ ہونہ شوق تو ہم تیر سی گل  
 اسی پر سی پتیا ہی بیا کی جست

بہت بازی کا مگر دنیا سی جو ہر گز  
 صورت پسند ہر جو ہر چٹک کر او گیا  
 منع بریان جای حیرت کہ کہ نکلا او گیا  
 طائر زنگت خاں بس کی شش او گیا  
 خود بخود نامہ مرا بنکر کہو ترا او گیا  
 ذرہ ذرہ کہ یک شتاب بنکر او گیا  
 جب اکچھ دل چھدم منہ سی کا فر او گیا  
 شہرہ چرسن طاحت اکا گھر او گیا  
 نہر طائر ہو کی بیتاب آسمان او گیا  
 بال و پر خط شعاعی سی لگا کر او گیا  
 بی برش کا خنجر قاتل سی جو ہر او گیا  
 جان کا آرام اسی سن صورت او گیا  
 چڑھ گیا دم نہر سی ہوش او گیا

دیکھ کر کوچہ میں مجھ کو ناز سی اوسنی کہا  
 قید الفت میں تیرے مثل طائر شہتہ پیا  
 تھا ہوا میں شعلہ رخسار میں گرم پیش  
 جلوہ رنگ صبح مہر و شمع کیا جوتا  
 شب جوار ہوئی شکین ہر آنص سے

کیون پڑا رہتا ہی تو بایں کیلتا گلا  
 گر پڑا فوراً او مجھ کو دو قدم کر اڑ گیا  
 آہ کی ہمراہ دل مانڈا جنت لہڑ گیا  
 چہرہ سی نور فر کا نور بکرا اڑ گیا  
 غنہ ساری شب کا نور بکرا اڑ گیا

نا توانی فی یہ کامیدہ کیا مجھ کو  
 جب ہوا آئی تو میں ہمراہ بستر اڑ گیا

بگڑا ہی کچھ ایسا وہ ستار نہیں ملتا  
 چہرہ سی کبھی ماہ منور نہیں ملتا  
 تیرا کمر واکس بگڑ نہیں ملتا  
 ہوا میں جان بابت وہ بانی کی تھکت  
 بیچ میں کہ قاصد کی سی نہیں آتی  
 نسبت جو تیری کا کل شکین سی نہیں

میں او سکھو جو ملتا ہوں تو بچ نہیں ملتا  
 ایک وکی بڑا گوشہ ہی اتنے دیتا  
 کادش ہی بچہ راقہ تقدیر میں ملتا  
 ہی چھوٹ گیا ہی جو بڑا نہیں ملتا  
 وہ بچ نہیں ملتا ہی کہو بچ نہیں ملتا  
 اب تیو کج ہوا ہی غنہ نہیں ملتا

اگر کوئی مجھ سے سنگ چوستی گلی  
 چھیننا تمھیں بیجا بی بی چاہو  
 بھڑکائی ہو اسلئے نہ خانہ برانداز  
 اسی آہ شہر باروہ بہ ہاتھ نہ آیا  
 کہ جسے کھڑے بندہ وازہ حسن  
 فریب دیتا کہ اس کو سوکھ کی گستا  
 بیاب میں جی چھوٹ گیا یارسی  
 جب حیرت کی خوش ہو وہ ملجائی ہی  
 بکلی نہ تھی یہ صافی کہ ہمارے  
 صورت نہ رکھنا کہی ہو چھیننا  
 بہت تھکتا ہے وہ اصوات نہ  
 سنو جو کہ الٹا کہی گئی شیخ  
 سانی کر کے جو دیا نہیں ملو

اب نام کو بھی شہر میں پتھر نہیں ملتا  
 دریای محبت کا شناور نہیں ملتا  
 وودن بھی مہینوں کہی گھر پرینا  
 بہیات فلک خاک میں جاکر نہیں ملتا  
 مجنون کو تیری اکلی فی نہیں ملتا  
 ہی خار کہ وہ شک گل نہیں ملتا  
 دل برین ٹپتا ہی کہ وہ نہیں ملتا  
 اک عاشق صادق بچہ نہیں ملتا  
 کیا اور کوئی آپ کو نہیں ملتا  
 صدا آئندہ کچھ ہی کا نہیں ملتا  
 حق میں نہیں ہو تاکہ فی جو نہیں ملتا  
 کہہ دی سخن بہت جو پتھر نہیں ملتا  
 مدت ہوئی کہی اسے نہیں ملتا

اوس گل کی سوا کوئی کسکا نہیں طالب  
 رکھیں سر ستوریدہ کو ہم اپنوں کے  
 کیوں سوز نہاں کی جلتا ہی ہمار  
 ہوتا ہی جہاں یروز ہر ایک این  
 انی ست جہوں ہر پہر کیج دیاں حال

بلیا کل گلستان میں کین نہیں ملتا  
 عالم میں کوئی آپ کا سر نہیں ملتا  
 وہ شوخ جواغیا رقی چکر نہیں ملتا  
 چتون سی سری قندہ نہیں ملتا  
 بیسات کر بیان سحر گر نہیں ملتا

انصاف طلب کس سی سحر ہوں نہیں ملتا

دنیا میں کوئی صاحب جوہر نہیں ملتا

کبھی چائی اوس عاشق نا کام کا  
 پرستایا ہی شادی نہ افواج کا  
 بیع عالی کو چاہیں اتو عالم کا  
 دشمن لیا ہو قصور پر مشورہ کا  
 دایاں غماں ہی سہو رخ کفایت کا  
 باندہ لیا غیب کے چرچہ سی مضمون کا

منہ کھنڈ تو آج تو تلخ لوان آشام  
 عویدہ جہاں کیا زمین کی آج کا  
 مرغ مسمیٰ لیاں ہی میلانی کا  
 سیر کی کعبہ میں لکڑی کا بیج کا  
 حبیب ہو گیا نہ دیا نہ ہو چلا کا  
 آج غمنا ہو گیا ہی صیغہ کی کا

کمال کمال کنده تبت ان بی غش  
چندین ابروی کج نشان که درون  
کینه بوی پیرایه موی هو جا  
سبب بهی لریس بی تیره  
به چاکه ها خط پزیش او رخ همی  
په پیرایه موی حلقه با می لب  
آج امج بخت سی عیش پانیا و  
پیش الا گردش چشم منم فی مل  
سخت شکون بین رخ بوی صبح  
مردی بین یونج و کامل مدین چان  
تلخ کام ندکی بی خبه جلیله می سج  
چشم شمع فی ایسا گرایا لکھه سی  
چشم بهی موی کی نایابین

بی کند و زروان کچا تا شایام کام  
حسن چکا ریزه جو پیرایه می مصام  
حرون و یکت بنش ان تو رسم بی غام  
جو بی مانند نگین نیا بین بویا نام کام  
نصیح کا بھولا آیا وقت پیرایه شام  
منع زین فلک کیه میس اس نام کام  
بویا عراج زین او صحنم کی نام کام  
کیا کروں شکوه جنای گمشد نام کام  
دو نون جانب ہی برابر فاصله شام  
کب تلک عدو بهی کار و صبح و شام کام  
بویا چکا ہی کام تیری عاشق نام کام  
کوڑیون سی نرخ ارزان بویا نام کام  
مردم چار تھائی بین عصابا و ام کام

زلف کی لٹا گئی جب چشم سیار  
 روح پروردیو منجہا بریق قتل کے شہنشاہ  
 ایک عالم زکس بیاہ کا بیاہ ہے  
 زلف میں تیر جھنپی ہم ملی چھپی ہو  
 سیرنی لٹوئی کشاکش فی کیا بی تم  
 متصل عجز ساقی سی ہن شمع آفتاب  
 دیکھ کر تصویر اپنی بڑھیا روں تباہ  
 ہی بہا گلشن عالم تو ایسی شکست چین  
 زلف سنبل چشم زکس چہ گاہ نہ بین  
 خند می برون تکلیف تا ہی سینہ کا  
 بین کجی چینی گاہیں کہ بچھڑتی چشم  
 ویشکاہ نشت ہی ارچہ ہی بیاہ

شمشاد سنبل چہ گاہ گاہ گاہ  
 جانفزا ہی زلف لٹوئی قتل کے شہنشاہ  
 ہاتھ میں پیو جو کس کی ہنسنے لگا  
 طار و لٹھا ہمارا سنبل چہ گاہ  
 سبب باغ برون بوجہ بچھڑتی چشم  
 ساعدہ بی سنا بوجہ بچھڑتی چشم  
 ہاتھ شل گاہیں زلف شاکستہ  
 بوستان چین یا نہ حسن ہی بچھڑتی چشم  
 عطر گزاری سی سبب ہی عطر بچھڑتی چشم  
 چہ گاہان لڑی جو رہ رہ چھڑتی چشم  
 کہ شمع ہی بڑا لٹا اس بچھڑتی چشم  
 حسن ہی بچھڑتی بچھڑتی چشم

چہ زلف و بدل کر زلف آبدار لٹا

سید الشہداء جو ہر فکر کی مصداق

سنہ و محبتی نہیں پیر و ہی نیام

وہ بند ہی سچ علیہ السلام کا

وہی جام سا قیامی یا قوت فام کا

میں جو شہزادہ البشیرین کلام کا

وہ لادیا حضور فی دل اس غلام کا

رتبہ بلند طور سی ہی جسکی بام کا

کندہ اگر نگین ہو کوئی میر نیام کا

کرتا ہی وطن نام ہی مردہ امام کا

کہی تو کچھ قصور بھی آخر غلام کا

جو ہر گناہ گار تھا سی حسام کا

یا رہا نہ ہو کلیم کو جس سے کلام کا

اوہ زبان کی کیا ہی طریقہ کلام کا

سید الشہداء جو ہر فکر کی مصداق

سنہ و محبتی نہیں پیر و ہی نیام

وہ بند ہی سچ علیہ السلام کا

وہی جام سا قیامی یا قوت فام کا

میں جو شہزادہ البشیرین کلام کا

وہ لادیا حضور فی دل اس غلام کا

رتبہ بلند طور سی ہی جسکی بام کا

کندہ اگر نگین ہو کوئی میر نیام کا

کرتا ہی وطن نام ہی مردہ امام کا

کہی تو کچھ قصور بھی آخر غلام کا

جو ہر گناہ گار تھا سی حسام کا

یا رہا نہ ہو کلیم کو جس سے کلام کا

اوہ زبان کی کیا ہی طریقہ کلام کا



پخته پر جب زلف سی گچھ سلسلہ  
ساقی بغیر باد کھڑا نہ رہا  
قاصد جو حال خطا میں تم پڑو ہی  
پہنچتی ہماری ونی کہتی ہی خلق

کیا تیرے ہی ہنسی سے ہم دلی خوار  
ہی وصل یا رسا گفت سیر یی کلمہ  
کیا اعتبار اس کی طوفاں پر  
طوفان ہی یہ صبح علیہ السلام

کیونکر کریں نہ شکر سخن آفرین سخن  
شہرہ ہی دور دور ہماری کلام کا

ہر اک نخل مرہ فی خوشہ سخت جگر پایا  
جلال تلخ گلاب خشک کان کو چھی پایا  
تلاطم میں ہمیشہ بحر اشک چشم تر پایا  
تجھی یوسف بہتر تمنی ہی شکستہ پایا  
تیری ہونٹوں پر برقعہ دلچاہہ گر پایا  
روان لخت نل سو سر شک چشم تر پایا  
گلستان میں یا حین کوہ میا سی سفر پایا

یہ ہمیں باغ عشق سے وکھڑو سی تم پایا  
بسای عشق تیرا پی کی کوئی خوب بھی پایا  
مر کی پہن کیا با و مخالف کا اثر پایا  
کہ بوی پیریز کا تیری جامہ میں شایا  
ہر جسامت میں کو غرق زاب گھر پایا  
کہ اعلیٰ آئین کو شہنا کام پایا  
گلگون کو دستہ در دستہ پایا



صحرای جنبش پاترجه ای تم با فنی کا  
 تصدق یک شب من لکجه بی بجه  
 چرخایانیزه پر عاشق قمارت کا قاتل  
 خدائی بی زیاده و کم چه این سکی تحب  
 کمر نایب نمون بی اگر رسد است کا  
 هوئی آه فلک پایه اگر هم صاعقه بار  
 خرابات جهان نخلت سحر طاعت  
 جواهر بقدر ملک حسرت یک پوینچا خطی  
 ندیماروی صحت و وسند ان محبت  
 قصه بصورت مدور کا انقش طلق  
 بتون کو پیکر تاسه چرخ و خورشید  
 پر من نگاه و روان کوینده زیلجیان  
 طلافی بوجی چه نه کی گشت لال کا فنی

سحری سحری سحری سحری  
 هزار افست  
 مبارک انوشیروان زکریا  
 سید ایام یک سالی انصاف کوینچا

مطلب ان است با تشریف  
 زبان برتق چرخ و خورشید  
 جسی و یک چشم غمزه بست و خیمه یار  
 خدا پاک سیماں کا تهنی قیام بر زمین  
 ویرا کو بی اثر پایا و عاکو فی  
 بیت سی و ششگانی کی بضمون  
 سحر بی وین پاک سحر بی کر پایا  
 بوشه آتش و خاک و شعله  
 خواص الیه کا انقش

ایک لاج ہی اختر کی فیض طبع عالی سی

نہا شاعری میں بہت ہی گواہی سحر پائی

دل ہزاران ہی پروانہ چراغ زیر زمین کا

کبریاخت سترم ہی ہی زیبا او کی زمین کا

ارادہ وزان یو ایسا نامین ہی مسکن کا

گھلا چاک گریباں عجب از گلشن کا

تن لاغریاں رخا رہی یو از گلشن کا

وہاں فی کا اہسا ہی تو یوں ہی آہن کا

خداوند از ہوا ایسا نواں حوال شمع کا

اندھیرے میں ہی تو ہی کھنکھانہ و ہن کا

پتھر کا اگر سر تو سمجھو ان بچہ ہن کا

گل خوشین کی بچہ نہیں بچہ چھو سون کا

شعاع مہر ہی ناہر چاک جڑی و امن کا

ہاں ہونیناں اک پریشین مہرین کا

از جہی چوستانی کی نہ ہی اگر ان کا

ہواں چوچہ ہی ہی میان یا ہی ان کا

آتش جہی ہی ہی ہوا سیدہ سون کا

مہر ہی کو سہا کے کا نا چھو کو گلین کا

کرم ہی تھیلہ از مشوق کی عاشق تو ہن کا

ہاں ہی شکر ال کی شستہ ہی ہی ہی ہن کا

چھنا زانو میں ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہن کا

پشتہ ناہین ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہن کا

ہر ہی ہن ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہن کا

ہر ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہن کا

چکر میں شکر زینتی آج آبِ نغمہ نشان  
 جلا ہی من جا کج برق حسن می نشان  
 لیکسی عارضہ ماہان کی مہنی صفت کائنات  
 تو ورنج کی تصویر میں چمن گراں  
 منور گھر ہی سارے وقدر رخ کی تجلی  
 اوٹھائی پائی اوسنی تو نویں تپا  
 اسیرِ نغمہ عشق تباہ میں ہیں نہینا

پر کسی اگر کھینچ دیتی جو زینتِ رخسار  
 ہی یا سنگ سے لکھو جو تپتی اپنی روشن کا  
 قلم پر پو گیا جلد سے لکھتے ہو  
 افریقہ قمر ہی کی پوائی بند ہو جیست  
 موزی ہی ترانہ کی لکھتے ہو  
 بڑھائی پر وندہ کی لکھتے ہو  
 منیرہ کی محبت میں ہو گیا ناخوش

چکا ہوں عمر کہیں کہیں نہ تیرا کوئی شہر  
 خدائی نامہ میں اسکی آئینہ جوش

تیرے مکان فی دل مکار کیا  
 غلط باور و آہ کیا  
 مج کو چور سنگسار کیا  
 تیرا ہے شوق تجھے ملے

تیرے کہ ابروؤں فی ہم کیا  
 تیرے جیسا کیا  
 کیا غیب کی تر شا کیا  
 کورت اور کیا

خون سی پیری سنج بامی منا  
 تیرنی رشت باری قیامت ترا  
 گنہی چولا سمنہ از بارو شمع  
 از برق آردان کی شب بلیا کی چاک  
 سنگ تیرے ہونے یا وہ کا بیدہ  
 زخمی گشت گل تلمب آواز  
 بہ روان بچی ایدین آنکھین  
 جہتے جو مارچیتا کے او  
 ایک تھرو کے بنو وقتین  
 چنہ زکر کا کھون کو کا لون پر  
 پیچ تین لانی زانٹ کیساکر

کیون نہ تلمون کو ای بکھا کیا  
 جب چا شہر آشکار کیا  
 سیری داغون کا جب شمار کیا  
 دل منسلک کو بقیہ ار کیا  
 تپ دوری فی یہ نزار کیا  
 شور بیل فی گوہر ار کیا  
 اس متد تیرا انتظار کیا  
 تیغ متاقل کو ابد ار کیا  
 سینہ داغون سی لالہ زار کیا  
 اک بلا سے ہین و چرا کیا  
 بہت تھکس بلا میں یا کیا

ات شب ای سحر نمین دانی

سج تک نطق یا کیا

آواره بودی بین جو وطن بنی گلیا  
 فرقت بین غم پیش رخسار بنی گلیا  
 دم کیا بهر دای شوق بین بنی گلیا  
 اینچنین شجاعتین رخ جویشک بنی گلیا  
 دیکجا جواد کی کاکل چرخ چرخ و تاب  
 آیا و دلاله روتو بهارنگ گل مویا  
 سفر غم فراق به بیجان سی بعد گ  
 بی آری ملک لعل بلبلان بنی گلیا  
 بی جرم بود گیا بهر ناز و ک بد  
 سینه جان بان رخ تیغ کوه کوه کوه  
 غائب بود از خانه کجاست بهر شهر  
 سوز و دل سی قبر بین توبان بنی گلیا  
 و یکبار به دای سبزه بهر بنی گلیا

کاشمیا لک قویک تن سی کل گلیا  
 گجرا کی مرغ مرغ بهر بنی گلیا  
 رشت غم بهر کشتن سی کل گلیا  
 غل تپ گیا که چای کوه بنی گلیا  
 بل شای آب و بنی ختن بنی گلیا  
 بهر بنی بنی بهر کشتن بنی گلیا  
 کافور بود کی جسم کشتن سی کل گلیا  
 بهر بنی مدان سی لعل بنی گلیا  
 کون الی کوه بنی گلیا  
 کیا نقش کاکل سی کل گلیا  
 لک رشتا که چاک کشتن سی کل گلیا  
 سیاحت اجیب کشتن سی کل گلیا  
 کبریا و ناز سبزه بهر بنی گلیا

<p>وہی سوز عشق زلف عیان شوق فی لہجہ          آخر یہ ہوا سی خطائی کچھیا پس ان عمر          اوس سر زنگبدن کا فو و کیا خرام نا</p>	<p>ہمراہ آہ دل بھی بدن سی نکل گیا          شعلہ سا اک عدم کو زمین سی نکل گیا          طاؤس شعلہ چو چین سی نکل گیا</p>
	<p>غربت کی شام چھا گئی نظر و نہیں سی          نور سحر ہوا اور یمن سے نکل گیا</p>
<p>بیت ہوا ہی ہستی وہ آرام جان جا          کیا پتہ گئی ہوا سی جہان جب یارین          چشم ز پاب جام ہی ساقی کی چہرین          غصہ دین و سکویا کی گئی خبیث زبان          غیر و ک انقرضہ پنی دل میں چکپلاں          کس کی لٹی چھین کرتی ہیں تشنہ طبعیناز          ہوا کہ شہرہ کی سب تھنا رہی نصیب          آخر تک تھا ہی کیا گئی ہم چور بنگلے</p>	<p>جلتا جگر جدا ہی دل نہا تو ان جدا          دشمن مری زمین ہی جدا آسمان جدا          لیتی صرا حیان میں پڑی حکیمان جدا          فہر سکوت نگہی قفل زبان جدا          ناخن سی گوشت کرتی ہی انکلی زبان جدا          ناصح جدا قیب جدا دوستان جدا          بی وجہ چرخ رہا ہی وہ ابرو کمان جدا          بدظن جدا قیب ہرین تم بدگمان جدا</p>



ساحل پہ پاپو آجہ کیا روی بھگن

قصہ ہی اپنا وہن و مجنون ہی انجرا

وکیچہ ہندین آہستہ بہا بہا چمڑے

باندہا می جو یا یارنی زنج می کال

ممنون انگریزی میں تھا، اس لیے

اقرب فی ثبات ہی اسکا بی ثبات

کیا جذبہ شوق ہی بہترین خمیہ ہی

ہر عاشقوں کا طائر ماہرین ہی ایک سا

اک دہائیوں کی جلیوہ عارضہ کی تیار

بہشتیہ دنیا پر کس کا کیا

1940

*(continued)*

ویریا بر ما ویریا لب آب و ویریا لب آب

ان کا کہنا نہیں دینی چاہیے

انگوشاره فیاضیہ گورنمنٹ کالج

شیخ سید علی بن ابی طالب

1940

١٠٠

بنیاد بنیاد

مجلس پانچویں

شہرستان قزوین

بیاد جیب بند کتاب

یہ سب کچھ دیکھ کر

پیشہ کی زبان تو بیوقوفانہ ہوتی

ان قسم کے یوں ہی ہوتے ہیں۔

1950

ابو سی ہست چکای بنید کون شہ قباب	زخمی جگر جدا ہی دل خون چکان جدا
سیدہ سی تیر باز نگہ یار ہو گئے	قربان سی ہوئی نہ تمھاری نکمان جدا
مدت پرانی کہہ گئے چلو ڈرا بھلا	انعام دی گئی وہ جدا ارغمان جدا
زور جیون ہی پھول سی زنجیر چنی	ہلکا ہوا نگاہ میں طوق کران جدا
منفقو دیکھتی ہی دوزخی ہی ورنہ	ق ہی دل سی فرور واپس کی زبان جدا
بد نظریں بصورت بداد ام تو امان	ظاہر ملا ہی باطن اچھا جدا

کچھ اور اس میں میں تنگ پو کر و سحر

پراس غزل کا رنگ اسی مہربان جدا

میں نخل بند حسن کی گلکاریاں جدا	ہر پھول کی بھاری ہی یان خزان جدا
انگھیں میں شہکار جدا دل طہان جدا	نالان جرس جدا ہی وان کارون جدا
عالم فریب ہی گل خسار و سرور شد	شوریدہ بلبلین میں جدا قمران جدا
آدمی میری گانج نازک دماغ کے	بلبل کہیں چمن سی بنا آشیان جدا
ممکن نہیں کہ سایہ الفت ساتھ چھو دوں	تا ہو نہ روح جسم ہی ایجاں جان جدا

قمری کمان درخت کمان قد و لدا  
 دل جلوه گاه نور خدا از ابروی صفا  
 خط خضری تو هر لب با بخشش بی سجا  
 ہی نقص جھوت حائین جو در دل ملی  
 ہین رو باغ میں رخ نگین کی سا  
 بلبلش پھول سنگ چمن بی ثبات  
 سفاک زنا تو بھی تیغ کی برش  
 شک و غیر سی نہیں ملتی کسی طرح  
 درون کا ایک حال ہی کہ کسو و ہو ہر  
 اللہ سی معذرت کہ ہوائی کی طرح  
 مرقعہ اعلیٰ بہر شیشہ الفت ہی سخت  
 پھینکے زمین پر پاؤں نہایت  
 امی باغبان ہی نسل نہایت ہی

سرچوچن الگ ہی وہ سر و چمان جدا  
 اس مختصہ مکان ہی نہیں بل مکان جدا  
 آب بقا ہی کب ہی عذاب بن جدا  
 مہمل ہو لفظ جب ہو خط تو امان جدا  
 لالہ جدا گلاب جدا از حقوان جدا  
 مایں کب بہا گل سی ہی جزان جدا  
 عاشق ہو یا الہوس سی مہم تھان جدا  
 سب ہی ہوئی کاکل عینہ نشان جدا  
 پیمان کہ جدا ہی وہن بی نشان جدا  
 ہوائی بین آو گرہ ہی چنگارین جدا  
 کر دیتی ہی ہی ہوائی دل کو زین جدا  
 بہرہ ہی ہوا ایک نہ نوعیان جدا  
 بیباک شایع گل سی نہ کر آشیان جدا

<p>سودا معاملات جهان کا ہی پر ضرر          خیالی خیال پر ہی تباہ نہیں ہی دل          نیز نگہ حیرت کی مفتون ہر چشم و دل          آئی وہ لالہ رو تو ہر اک گل سفید ہو</p>	<p>اس چار سو میں سودی کب ہی مان جدا          ہوتا نہیں مگر یہی کبھی میکان جدا          ہر رنگ میں ہی جلوہ عیان نہ مان جدا          جو کی طرح ہو رنگ رنگ گلستان جدا</p>
<p>بہ ملا نہیں ہی ڈھنگ کسی ہی مرا حشر          بندش جدا ہی رنگ جدا ہی زبان جدا</p>	
<p>جگہ جدا کیا شعلہ کوئی عیان نہ اٹھا          یہ دست ظلم پر اب ہم یہ داستان اٹھا          مجھی یہ وہی کہ صدمہ نہ تھکے کو پہونچے          نہ ناز کی ہی کہ ہنگامہ نواں انداز ہی          یہ کہی ہیں سگطبان کو یہ طلی شینے          وہ ناتوان ہوں کہ مرنے پہنچی ہو اکی تنہا          نہ شک چشم کی مانند کیسے تجھ کو</p>	<p>چراغ غم تو گل ہو گیا دھواں نہ اٹھا          ہمیں تو کو کہ چہ سی پی کشان کشان اٹھا          تو میری مثل کو تو زبان جہاں نہ اٹھا          ہزار زور کیا چلے کمان نہ اٹھا          جہاں ہی خدا میری استخوان اٹھا          غبار خاک سی بھی میل و تھان اٹھا          زمین پہ جب گرا نہ چہرہ تو ان اٹھا</p>

پڑا رہو نگا کناری نہ مجھ کو دی تکلیف  
چمن ہی موسم گل میں قباغبان اوتھا

سُلاک سُلاک کے جلا سونٹیں دھون سحر

بجھانی آتش دل کوئی مہربان اوتھا

کیا بندہ بھی حسن بتان کا  
اکڑا سارا بھولا سر گلشن  
کیا پال دل کو کیوں مری جان  
یفتہ جان ہی اور بازار حشوت  
نہیں یہ مانگ فرق مہجین پر  
لب زخم مت مایہ گئے وا  
گھلامو قوت کر خاموش خاموش  
نہایت ہی مزاج پارہ نازک  
خبر لی جلد ای شگہ سیا  
حداوند ابراہوا آسمان کا  
جو دیکھا قدمی سہ روزان کا  
قصہ سہلانہ تھا اس بی زبان کا  
نہیں خطرہ بھی سودوزبان کا  
عیان ہی خط فک پر اکشتان کا  
خیال آیا جوت گل کی زبان کا  
واں مالان یہ جب گڑا کچی مان کا  
نیرک جانی امین ل بہ لکان کا  
کہ اتر حال ہی اس نیتان کا

سنا کر یہ نزل لی داوست

سمجھ جمع ہے بیان اہل بیان کا

اوٹھا جو پردہ رخ مہر و شمع کا نور بڑھا	فر و غ ماہ گھٹا او چپ رانغ طور بڑھا
نقطہ نہ شملی کی بڑھنی سی نک غر و بڑھا	کہ جتنی ریش بڑھنی ابد و کان زور بڑھا
زبان چرب بہت کر رہی ہی شمع درآ	مکمال سکھ صباست کا ہی غر و بڑھا
چراغ بزم ہو تا البیغال سخی خاموش	نقاب چھترہ روشن ہی غیور بڑھا
ہی گرو مہر کی مالہ دلیل خونریزی	گلی کی طوق کو خورشید و ضرور بڑھا
ملایا خاک میں بی عتسائیون فی تری	غبار خاطر نازک بی قصور بڑھا
گھر مشابہ دندان یار میں تو کیسا	کبھی نہ قد بین الماس ہی بلور بڑھا
لڑین جو ساقی مہوش کی آنکھ سی یں	دو چند جام می ناب سی سرور بڑھا
نقاب نہ سلی وٹھائی جو صبح اوں نے	نہ آفتاب کا حدافق سی نور بڑھا
ہوئی ہی گوہر نایاب جنس صدق و صفا	ریا کا گرم ہی بازار رخ زور بڑھا
قر کو ہی مری خورشید و سی کیا بت	کبھی گھٹا کبھی دو چاروں کو نور بڑھا
بہار آئی ابھی ہی بزم لیل و نہا	غم فراق گھٹا و وصل کا سرور بڑھا

تو کیا اوڑائیگا اوس شک کا طرز کا	نہ اپنی حدیسی قدم کبک بی شعور بڑھا
دو چار ہوتی ہی قاتل کی پڑھ گئی تھی	الہی خیر کہ قبر بت غیور بڑھ
گرا قدم پہ چپین اہ میں اسی پا کر	تو کس دانشی وہ بت لکھی اور دور بڑھا

سحر یہ بہن میان بہن احتیاط ہی شرط

زیادہ ربط بتوں سی نہ بی شعور بڑھا

نفس میں نالوں سی مطلب یہ سہرو	بہار میں چھٹی سا تھخہ خیر وں کا
نہ لوح دل سی ہوا فحو نقش الفت یا	کہیں مٹا ہی لکھا ماتھی کی لکیر وں کا
نہیں بیان لب سرخ ذہت ہوتی	ہی وجہ لعل خیشان میں ہلو ہیر وں کا
ہر ایک گزرتی ہی چرخ اختر سے	خیال کبھی پلہ چاری تیر وں کا
بتوں کی شعلہ عارض ہون وں و خطائیں	الہی سر ہو بازار ان شہر وں کا
جلانی کیون مجھی شعلہ و کی آتش ہجر	کہ شور نالوں بتقیس کی ہی نصیر وں کا
میں بندست کہ گنگا کبھی نہ پست شیخ	جوان ست نگر کس طرح ہو پیر وں کا
کہیں بھی تیر ہی بی یاری کہاں چلتا	جوان ہی کون جو محتاج ہو پیر وں کا

<p>نه بوسه بینی مین تکرار کرشته بخوان          او بچارا و بچاره کی آماده فراتو کیا          این عضو عنونین پوسته نمکدناو کنا          شکسته رنگ سر سیمه پریشان بین          بهمانی تری کو چو کی بقدر لگاش</p>	<p>سوال رونهین کرتی سخی فقیر و ن کا          خدا برا کر ی ای بت تری شرون کا          هر استخوان مرا ترکش ناهمی تیرون کا          نشان ہی یہ تری لفت کی سر و ن کا          کہ پانون او نه نهین سکتا ہی لکیر و ن کا</p>
---	---

سحر نر کی ز فرمہ عنادل نے  
 یو هنگ لایمری کلک کی سر و ن کا

<p>شیرین ہی است چاؤ تو ن جیل کا          بی عرش جلوہ گاہ ہمارے کنیل کا          کشت بدن تیغ شرف شمشیر کا          نخلست اپنی پیر شیبیل کا          پیانا توان ہون چہ چشم کھیل کا          اقدری ناز کی ہو نمایان خط کبود</p>	<p>چشمہ ہی کفن نین ہی ملا سبیل کا          سدرہ ہی بڑہ سکاہ قد حیرت کا          تربت بین ہر جہیدہ ہو ستر کی یل کا          زیندہ موج چل ہی پر جبریل کا          زیندہ ہی عصا مجھی ستر کی یل کا          سایہ پڑی ملک پ جو سر کی یل کا</p>
--	---



چین تبسم لب شیرین ہی جانفزا  
 پیچیدہ مثل موج گر گیندیکھ بحر حسن  
 دشت جنون میں یاد خط بنسنا تھی  
 روز حساب لیکھا خدا ہی تو حساب  
 قاتل تجھی مطرب رفاص چاہیے  
 طینت کا اپنی آب تو اضع سی ہی جمہر  
 ساکن خیال لیر ہی چشم پر اب میں  
 ظاہر میں ہی نماز خدا و لمینت کی  
 ہر روز ہی جو وعدہ فردا پر خیال  
 دل لیکیا وہ سحر جانو ہی بات میں  
 صبح شرب صال چلا کاروان سہر  
 غافل جو صرف کر لیا اپنا وہی ہال  
 زنبق کی گل پہ قطرہ شبنم کی ہی بہا

لہرایا مویجہ دیکھ کی مین سبیل کا  
 دم ہی حباب چشم میں اب اس علیل کا  
 پیر و پو خضر سری رفیق سبیل کا  
 عاشق کا خون یہی نہیں پانی سبیل کا  
 نغمہ ہی نالہ رقص پناہ تیس کا  
 و مناجھی ایک تمنا ہی تیغ اسیل کا  
 یوسف کو شوق سیر ہی مایہ نیل کا  
 زاہد یہ گھٹا ماتھی پیکار ہی نیل کا  
 فردا ہی خسرو عدی کیا تچہ نخل کا  
 نادان چل گیا ہی فسوں میں میل کا  
 بانگ خروس شور ہی کوس حیل کا  
 قسمت میں غیر کی ہی فینہ نخل کا  
 اوس گل کی ناک میں نہیں جلوہ ہی گل کا

<p>ہی ملک ل جنود ہوس کا فرود گاہ  نگین فروں ہی شہید مر جان سی لالہ  دل ہی تڑپتا مہی بی آنک کپڑ ح</p>	<p>کعبہ یہ قبضہ ہو گیا اصحاب نبیل کا  شاہ خانی ہاتھ میں نذر نبیل کا  لہر آیا و آتا ہی حبیبی جیل کا</p>
<p>چھوٹا ہی عیش باغ کلیجا ہی داغ داغ  بیلوہ کہان سحر وہ تان جہیل کا</p>	
<p>کل چسکو سجاہ و آب دیکھا  نخ او سکاپس نقاب دیکھا  گھڑیری وہ یوسف آیا ایدل  مہکی جو تری پسینہ کی بو  اندھیر کیا نمود خط بنے  بالون میں چھپا یا یارنی منہ  وہ غنچہ دہن جو کل نہایا  جو موج تھی ایک شاخ گل تھی</p>	<p>آج او سکویہاں خراب دیکھا  خورشید تہ سحاب دیکھا  بیدار ہوں یا ہی خواب دیکھا  پانی پانی گلاب دیکھا  گتے ہوئی آفتاب دیکھا  ظلمات میں آفتاب دیکھا  پانی میں گھلا شہاب دیکھا  گلزنگ ہر اک جناب دیکھا</p>

تھی پیش نظر سہار گلشن  
 کل وصل تھا آج ہجر ایدل  
 بنی یار ہوا ہی گھر جہنم  
 بطن شب وصل کیا بیان ہو  
 پر روی مین چھہ جھلک دکھا کر  
 اوس بت کو کیا نہ رام ایدل  
 موقوف نہیں مت دودھن پر  
 دنیا ہی عجب سرامی عبرت  
 جو تخت نشین تھی آند او کو ق  
 پایا نہ نشان گو بھب رام  
 اوس بت کی مزاج کی خسب لا  
 اب منحل مراد پار لایا  
 چھاتی پر ساپ لہتے ہیں

دریا مین گھلا گلاب دیکھا  
 نقتدیر کا انقلاب دیکھا  
 جاتا نہیں یہ عذاب دیکھا  
 گویا گونگے فی خواب دیکھا  
 ایجان نیا حجاب دیکھا  
 دیکھا ترا اندھ طراب دیکھا  
 ہر عضو کو لا جواب دیکھا  
 کیا کیا نہیں انقلاب دیکھا  
 متمتع فویش خواب دیکھا  
 طاق کسری خراب دیکھا  
 دیکھ آقا صد شتاب دیکھا  
 جوہن پترا شباب دیکھا  
 کس زلف کاچ و تاب دیکھا

چہرہ پہ گلال رنگ لایا	غرق شفق آفتاب دیکھا
وہ چشم ہی گرم تربت بازی	منمورہ دل خراب دیکھا
ہوتا ہی تلف نسیم کمال	اوقات نہ کراہے کھا
سیدھی باتوں میں بوٹھتا ہے	آولٹا تیرا عتاب دیکھا
تبت ہو مری سوز دل سی آگاہ	گر آگ پہ ہو کباب دیکھا
اول منزل ہی گورتا ریک	اس رہ کا نیا حساب دیکھا
ناچار سا فرعدم کو	کرتے ہوئے پاترا بیکھا

دیوان سحر کی کل جو کی سپر  
ہر شد کو لا جواب دیکھا

نکالی کہیں جعد یار بل خراف کا وکھا	چلی کیا اثر دیو سی کی آگی مار سحر کا
کہ ز منور کانی تک نہ ہر طبع قاصر کا	کہ شاخ سدرہ ہو کیونکر نشین غلار کا
ہی عشق زلف قد و سر سے کو آئینہ خاں کا	نشین کچھ ہی سرو شاہان کم کردہ طار کا
پچھو پچھو شمشاد لب و لہجہ آوازیں	دل پر آلبہر ہی گمان عفت جواہر کا

دل و دین لپی و چشم قن عین پری  
 تر شرو کوین سبب ناز و جلال است  
 بنا ہی صفحہ اک نور شد فیض می شری  
 رخ پر نور کا اندر سی فیض ضیائی  
 کتاب عمر فرسودہ ہی باد شمس آہ  
 نقش میں جسم کی روح مجرہ کو خوش  
 کیا دل جانب لبر را میں مضطر و شد  
 لب جان بخش کرتی بہن شہید چشم کو زندہ  
 منور ملکات مشکین دم میں تیر شہاب سا  
 شش مرکز کی شکست تو نقطہ غیرت  
 خطا کیا بہنی کی زاہد اگر صحت پستی کی  
 کہ یہ بایزہن تیرا اٹھین تھامی نسبت کیا  
 لگا کرنی جو شوق خطا مرا شش کا کال

لگا اسباب منزل کی تیر کی اسافر کا  
 شراب تندی ملی سی نمک کی ہو گئی سر کا  
 شعاع مہر ہی جوبال ہی کھلکھل صورت کا  
 بنا جرم قمر ہر ایک پر وہ چشم ناظر کا  
 کھلا جاتا ہی شیر صفا آواز غنائی کا  
 کہ زندان ہی حاطہ چار دیوار غماض کا  
 نہایت شائق ہی خاطر کو چھنایا شاطر کا  
 چلی مجھ نما کی رو بہر و کیا زور ساحر کا  
 لکھن گرو صفت خوش شید و کی خاں کا  
 پلاں بدینان روشن ہو بہر حلقہ و امر کا  
 جہان ہی عالم سبب میں پائید طائر کا  
 نہین ممکن کہ کیسان حکم پڑھو نہ نادر کا  
 یہ اوجوش آتش بہک خاسی یہ نادر کا

زمانہ پیربان کلک تھی ساری تقاطع یونین روشن ہری تختیں گری سواری	بزرگ شعلہ جو الہ ہر سلفہ دو انکا عبار راہ میں پایا اثر کسمل ایجا ہکا
	سخن عیب ہنر تفریزی انسان کا ظاہر بقا شعری کھتا ہی رہتہ کشا عکا
حبابہ فرما نام پیچھے ہ مہ انور ہوا رات کو بی پروہ جب مہر رخ دلبر ہوا جب قابل شعلہ روی پری پکیر ہوا جلوہ اگر تکس مہر عارض لبز ہوا دم ہوا آخر ہوا اولب بخشش میں عشوہ نیازا پروہ شکر گان کا جب لکھنے کا نام روشن ہونہ او سکابا مہی جو مہون واوی پر خار و حشت میں کھلا کراؤں اوس پی کنی لکے سوکھ میں ہمیشہ وقت	نور میں کتر سہاسی نیر اکبر ہوا عصت دور پروین فی بالامہ انور ہوا آئینہ جل جل کے داغ رشک جی ہوا آئینہ حیرت سی مہ اختر ہر اک جو ہر ہوا یان دم عیسیٰ چراغ عمر کو صر ہوا حرف نشتر بنگنی مصرع ہر اک خنجر ہوا کب ہر اک آئینہ گریسام سکندر ہوا جو پگولا خاک سی وٹھامار مہر ہوا قامت خم گشتہ نام داغ مہر شمر ہوا

<p>             معقد پروین سلک بالامه انور ہوا              و این شب اور گریبان سحرکت ہوا              اپنی جامہ سی بزرگ بوی گل با ہوا              کیا فقط ہر تار بستر پشت کو خنجر ہوا              رنگنا ہر ایک جسم زندہ کو نشتر ہوا              آب حیوان پر وہ ظلمات سی باہر ہوا              موکر کی عشق میں اپنا تن لاغر ہوا              کاسہ سر جام شیشہ قامت بی ہوا              دماغ دماغ امی نہ کیا کیا لالہ احمد ہوا              شعلہ نور شمع کی پرواز کو شہر ہوا              گل و شبنم کبک بہر غنچہ پشت ہوا              جو گرا چوٹ کرستا کہش کا اختر ہوا              بار جسم نازنین کو چھ لون کا زیور ہوا           </p>	<p>             موی شربابہ نو بجلی شریا گو شوار              اسقد ہی جوش تبت نصیح کی کاوی              عاشق سرگشتہ تیری یاد میں ان غیب              یاد و فرکان ہی جو ہر شب اپنی دلگوں غار              فرش محل مثل سوزن لگی کاوش سہی              برق زمان ہی سی لیں ہر نوئی عیا              جو گرا آنسو کا قطرہ ہو گیا درخفت              ہر جہر ساقی میں می گلگون کج سمجھ میں              خار کیا کیا گل فی کھانی تو جو آباغ              ہو گیا کاغذ برای خوشید رو تیر می              خود و فروشی پر جو آیار شک و سبب              کر دیا اوس راہ فی صحن مکنون کو آسمان              ہر قدم پر مثل شاخ گل لکھتی ہی کمر           </p>
---	--

شانه آسایخ قاتل کو کیا زمانه دوا	باته کا دورا گریسوی تن لاغری دوا
عکس عارض سی ہوئی تیغ ہلالی ماہ نو	اختر تابندہ ہر اک سلقہ جو ہر دوا
ہاتھ دریا میں شرارت بھی دھوئی پائے	پانی میں آتش نشان بگ خاکسیر دوا
بنگیا رشک شر بہ قطرہ ہر اک موج پر	سقلہ توالہ گرداب و حباب نظر دوا

شعرین کھا جو مہنی و صفت شاہ و فقار	
ابھی سخن تیغ زبان کیو لہلی جو ہر دوا	

بتا تو کونسا اب تبارہ نمک آریا	کہ ہمسے شیشہ دل میں سی غبار آریا
بہا کی شیش پنڈ گلون کا ہر آریا	ہزار شکا کہ پھر موسم بہار آریا
مر جی کلن پہ جو پیل تو اسی نکار آریا	تیری مزاج میں کب سی کیا ہر آریا
نکل کی آکھ سہی سو شہر ملک آنی	سر شک چشم کا منصوبہ سی آریا
صنم فی بان میں گدیں میان شجہا کر	جلایہ رشک سی ہر پھول کو بخا آریا
رہنمائی چین سی اک اتل و چبک	جو دروسری فراغت ملی بخار آریا
خیال شوخی قاتل فی کھو دیا آرام	کھدین بھی ہیں کیدم مست لہریا



گیا مین شت کی جانب تو پیشوائی کو  
مجھ کو وٹھاکے جو غیر ونسی گم حشر  
تصویر رخ مگر جو باغ میں گزرا  
کیا جو باغ میں گلکشت کو وہ سر سہی

جنون کو ساتھ لپیٹیں کیا عبا ر کیا  
سین ہی لائق محض یہ دلفکار کیا  
ہر ایک پھول نظر میں پسان خا کیا  
چمن لپیٹیں زربنی شمع کیا

تمام رات مجھ پر تنک سا ریا کیا  
سحر ہوئی یہ نہ اب تک ہمہ عذا کیا

چشم سی کیون نکمرین خون جگر ہم پیدا  
تیغ اویس کی بڑھ میں جو کمری خم پیدا  
اشک شوراں جو کمری دیدہ پر خم پیدا  
تیغ الفت ہی جگر ریش ہو ہی ہم پیدا  
صاف ہی گریہ مولود ہی ہم پیدا  
اگر دیش چشم سی کیون غمہ اور ہو پیدا  
نسر کو ہر قسمی قامت زون بنین رہت

پھر بوا تیغ کف ماہ محمد پیدا  
ناز خونریزی کی جو ہری ہر دم پیدا  
کعبہ ہی کو ہی جہنم اوہیں بندہ ہم پیدا  
غیر لپی ساتھ جو ہو پیش پادہ ہم پیدا  
کپنی مرگ صدا فستق ہی ہم پیدا  
جسب چڑھی سان پہلوا تو ہو دہر پیدا  
پہلی کر لی رویش ناز و خم جسم پیدا

معصیت نہ تو ایمان ہی نہ خون اب  
 جان ہی نہ لطف کی خلق نہ چین و کجی کو  
 غیر کی محبت نہ مین شہر ہی مشغ  
 زخمی تیغ نفاصل بہن لکڑی حراج  
 کشتہ مشرہ نہ نہن اک بت ترسانی کا  
 لب بخشش نہن بقبر حجاب آلودہ  
 کسطح مجبوسی محبت ہو پر زیا دون کو  
 کہا مقابل ہو تری چہرہ نورانی سے  
 حشر شکن سی جواو میں کی نہی لطف از  
 کیا کہو نہ مال شب کسل کی کوتاہی کا  
 خاتم و آئینہ و جام سی باقی ہی نشان  
 سرکش سن لوز بردستون کا آخر کمال  
 رزی کرتا تھا کل نہ یو کو چو پند زمین

کون پازہر کوچی جو نہو سہم پیدا  
 مہرہ مارین افنی کا ہو سہم پیدا  
 چکی جلیبی کو نہوی شمع صفت ہم پیدا  
 یہ وہ ناسور ہی جبکا نہن ہم پیدا  
 چاہی خاک سی ہو چپ نہ ہم پیدا  
 بات اولی ہی میسی سی ہو ہم پیدا  
 آگ سے خلق نہن وہ خاک سی آدم پیدا  
 حسن صورت تو کمری نیر اعظم پیدا  
 شب یلداسی ہو انیر اعظم پیدا  
 چاند سی پہلی ہو انیر اعظم پیدا  
 نہ سلیمان سکندر ہی اب جم پیدا  
 سوچ اس بات کا ولیدین واکہ ہم پیدا  
 آج ہیات نہن تربت رستم پیدا

شونجی چشم پر زادی وحشت مین جو یا	اپنی سایہ سی بھی صحرائین ہوا دم پہا
جلوہ گر چاند مین تاری ہوی اللہ	رخ پر افشان ہی ہوا اور نہی عالم پیدا
کیونہ اسی جان جان تو ہو غریب خلق	مصر خوبی مین ہوا تہہ ساحلین کھینچا
کلاک نقاش جہان کا ہی تو نقش ثانی	نخز کیا ہی ہوی یوسف جو نقد میرا
سپتر حوادث دل پر داغ رہا	کیا عجب خاک سی میو ہوی پھر غم پیدا
شاہ لولاک مین یون علت غائی جہا	جسطرح لفظ ہو معنی سی بہت دم پیدا

اسی سحر رتبہ احمد سی ہی نسبت کسکو

پہلی چرپند بظاہر ہوتی دم پیدا

پانی کی طرح سی نہ اسی راگیان بہا	قائل تری شہید کا خون گہلا
بہراہ اشک آہ دل خون چکان بہا	کیا راگیان نہا ہی یحییٰ ان بہا
اسی چشم تر زمین بہا آسمان بہا	پست بلند دیکھ کا نام نشان بہا
کیا آب و تاب ہی دیکھ بدان یار پر	سوئے لعل بی بہا بین میوئی کرانی بہا
سکے بیچ زن سر شکست درای چشم سے	مثل حجاب بکھر پھر آسمان بہا

تشبیه کیا تر می رخ روشن سی نیکی

طوفان نوح ابر شرم می ہی خوشن

بوی خوش گلین مین می ست پایا

و هفت جواز غللیه بلاروش گانی

نفسی لاشک مین دل پداغ کی می

بی آبر و کیا تر می انتون کی آب

رونی جو پوت پوت کی پانگی پایا

بسنال بجا آیا کله سنی سنوکل پرا

گفته می پوت لین کلام درست

بوی و درمان چشم

سویج مین ہی کمان یرضیا او کمان

آنسو جهان وان بوی میاویان بها

سفاک آج خون کی توندیان بها

عنبه بنا جو کف سر آب وان بها

جیسی چراغ دین سر آب وان بها

در پانی بهو کی ژاله صفت بیان بها

فیض قدم می شت مین پیر به ان بها

لبر نیو چکا تو چھکاک کر گنو ان بها

دیتا ہی جوی خون دم تیغ زبان بها

تمنے تو اپنا آب ویا خانمان بها

طوفان نوح دهر مین پیدا ہو آسم

آنکھ مین می میری اشک کا دریا جهان بها

مور و نیچ و بلای نگہانی دل بها

بست چشم و کاکل دل پر پاش بها

عشق کاشاکی نه فریاد منی چون جگر حسین کا	باعث بیج و تعلق گلچین مومنین یاد دل نما
کر کی بسمل خاک پر ضیاء فی چھوڑا مجھے	صدید لاغر تھانہ میں قتل کا کی تابان
بہر کسب نور اوس خسار عالم تاب	پنچہ نور شیدہ و شل کف کسم آبیہ
اشک کی جاپی ہو گر گماشتی کان بھی	تکڑی مگر می خنجر لہروی کج سحر آبیہ
ہی خرابات جہان مہمان سر آگاہ	ہو شیار می اونی کی پناہی جی غافل
آ کی دنیا میں گناہوں پر بھرا دامن حص	جز نداشت خرب من تہی ہی کیا حاصل
قتل کرتی ہی واکر دہی تیت سفاکی	خون ہی نگین باتھ دیکھنی نہ ہا حاصل

گالیان میں شکرین لب فی ترشین مو کر سحر

کیا مزہ ہی ایک بوسہ کا جو میں سائل ہو

لکھون گر صوف سکی و می روشن کی تجلی کا	و برتن خوش تہی لعل لہر میو با کا
پڑا ہی عکس آئینہ میں کس برق تجلی کا	کف شطابہ میں جلوہ دہی سی آہستہ کا
ستارہ ہی ہر اک ویزہ ماہ نموسی سجلی کا	مغفر مرغ مہ عارض سی ثریا بنگیا لیک کا
ترشہ ترش گو ہر اک ملیح شکرین لب	نکیرہ بین من و شکر کی کوہین دل و شکر سپی

چینی مجلہ و طرازی کیا جو کج طبیعت کی  
 ہستی کی لہجہ کی آنکھیں بنانی ہیں  
 صوفی زین چھاپا پھونکی رپاک کی  
 برتن تنگ کاک کا تیب بر مہیا او  
 چرخ افشان بنی کشتی کی ابرو خمیدہ  
 شکل سکتی نہیں ٹھپتی تہیابی کی حلقہ  
 شب یکشت قوت بانگراہی جبین تیرن  
 گھر کتہ ہو وایکی عوض کیا فیست  
 تواضع گویا ہوا بھاجان اوج بڑھتا

سخن اعجاز اثری ملک بینان کی  
 بندھاتا نظر سی لطیف چھپائی کی تلی کا  
 گلی میں لطیف ہی بہا می گلگون کی گلابی کا  
 باہی دورانہ سمجھو گل گاہی مہنہ سہی کا  
 شمارہ چاہی جو ہر ہواس تیغ ہوا کی  
 کہیں کروانہ ان نہ سکتا ہی چلی کا  
 ستارون پر گمان تہا ہی مجاہد فہمی کا  
 طریقہ ہی ہی ایجان عاشق کی تسلی کا  
 سبب جھکنا نظر آریا نہ نو کی ترقی کا

مشہد ل کو کرتا ہی سحر سرکہ و نبال  
 سری ہی تا و کن لہوز کی پاپل ہی چچی کا

سناری زرات افکارون پر خم لٹا تھا  
 خاک میں ملا یا تھا کانٹوں پر ٹکایا تھا

خونہ سحر فی تجہ بن کیا قلق دکھایا تھا  
 سر نہ ساثرہ فی شبانہ کل کھلایا تھا

عکس موی روشن سی کیا فرغ پٹھا  
پنجه خنجر بسته بازه رنگ لایا تھا  
شب جو رو روشن گیسو نکاسیا  
رات در دوری فی استعدتیا  
شعله روجوستانہ سجایا تھا  
صبح تک چمکی آنکھ شب جو تونہ آیا تھا  
لب پہ پان کا لاکھا شوخ فی جمایا تھا  
آفتاب چہرہ کسنی شب دکھایا تھا  
خواب میں لیخانی حسن یہ نیایا تھا

آفتاب قی فی جامہ کوبتیا تھا  
زخم کی طرح ہدم خون میں ولایا تھا  
ابر فی تہ اس چاند کی آفتابیا تھا  
جوش بقواری سی دم لبوایا تھا  
شمع کو محفل شگ سی جلایا تھا  
بخت خفتہ فی مجکورات بھجکایا تھا  
وانغ لالہ فی گل فی خار شاک کھایا تھا  
چھتے پھرتی تھی تار مچ فی پھینکایا تھا  
مثل تیری یوسف کی حسن فی انبیا تھا

عبرتم سے دل پر کاشون کی چھایا  
چشم جام میں ساقی خون می بھرایا

اکرم نق نزاری پردہ وہ ہنرین ہوتا  
روان گلشن میں گہ وہ نازنین شریکین ہوتا

تو باک خانہ او سکا شک چنچ چا میں ہوتا  
بجا کو کی طرح پتر دم گل را میں ہوتا





که چاہا اوسکا ہوتا ہی مرا چاہا نہیں تا

مقصود یہ کہ آج جو دلمین یار ہو پیدا

حدین گر خیال کیسے دلدار ہو پیدا

ہو اسین خاک جلکے عشق میں اس کشن ہو

جو روی شمع و کا مجبور و نہیں خیال کی

وہ دوہری بات کہتا ہی ال صلیح جس

جو منصور نگاہ است کی آنکھوں کی طیر جان

زبس ہی ان کو یاد چشم جانان کیا تجھے

میں دیوانہ ہوا ہوں اسکی چشم سے لگین کا

لب نہ ختم مناسی صدا تکبیر کی آئے

دل پر داغ و چشم ترا اتر اپنا جو کھلا

منہ ہو نیک نیکین فوری ہم تیرہ بختوں کی

وہ جگر مہوں را وہ گر کر و توبہ کا مرقی

گری جو شک کا قطر و شہار ہو پیدا

فرشتہ قہر کا پیر شش کشتن ہو

عجب کیا خاک سی میری جو ہو پیدا

جگہ سی شعلہ دل سی آہ آتشا ہو پیدا

کہہ ہی قرار پیدا اہو کبھی اسکار ہو پیدا

ہر اک موی شرہ نظر و نہیں مثل دار ہو پیدا

حد پر جامی سبزہ نرگس ہمار ہو پیدا

غل و زنجیر سی کہو نکو نہ بھنکار ہو پیدا

جو وہ جگر مہوں را وہ گر کر و توبہ کا مرقی

کہہ میں نہرین نمایان ہوں کہہ میں گلزار ہو پیدا

اک ہی بام پر چل دی کہہ میں لدا ہو پیدا

لب ہر خم سی آواز استغفار ہو پیدا

<p>جور فرعاشقی کا محرم اسرار ہو پیدا          جودل میں اس پر ہی کی جڑ تیرا ہو پیدا          نہ بیک قطرہ سی او سکی گوہر شہوار ہو پیدا          رگ گل میری نظر و غیب بیان خار ہو پیدا          ہر اک سینہ کار و زنج صاف ناختر وار ہو پیدا</p>	<p>عقدہ حل کرے نایاب سلیخت این چاکر          آہنی کی کمی بھی دیکھو نہ لکھ کر          تیرے تیری دانتوں کا نہو گرا بر کی د          تصور مئی کلر و کا جو آئی باغ میں          تصورات کو او اس شہر و کا دلین گرا آئی</p>
<p>کہا ہم آرزو دین امی سحر اس کی لائین          ہمارا کوئی بھی عاشق جو غیرت ار ہو پیدا</p>	<p>کہا ہم آرزو دین امی سحر اس کی لائین          ہمارا کوئی بھی عاشق جو غیرت ار ہو پیدا</p>
<p>حسن ترا امی صنم رہن امی ایسا ہو          چاک گریبان ہو اقصیٰ بیابان ہو          جان پہ صدمہ ہو احوال پشیمان ہو          دامن شت جنون سطحہ عمان ہو          حلقہ ہر مونی سر کن جوان ہو          سطحہ و تلمزم مرا گوشہ دلمان ہو</p>	<p>عشق پہ پہنچا پہنچا بہ اک گہر و سلمان ہو          شور بہار ان ہو انوش کا سامان ہو          زلف کا سودا ہو آباد یہ پیما ہو          ہی غم فوجت فوجت چش ہی اشک ہو          حلقہ جنون کی گھڑ بال ہو ہی سہر          دور جو تپسی چشم سی وریا ہوا</p>

سرچھی نگہ تیری یا کرتی ہی بھجی کا  
 بدری رخ شام مابل طوق گریبان لال  
 جسم ہوا تاوان طاقیت جنبش کمران  
 عاشق رشک چہر تہا جوین خستہ بدن  
 یاد خط و زلف کی باغ میں جب آگئی  
 دانتوں سی سی شکمل و دشمن ہنر  
 مدت ہر جبین کی جو رقم ہر کہین  
 وقت سخن جب سی گوہر و دمان کھلے  
 مصرعہ برجستہ تھا قامت معزوتی  
 تجکو بھلا تا ملتین کی حاجت ہی کیا  
 زلف جو رخ پر کھلی شلم نمایان ہوئی  
 جسکو نشانی تری ملگنی انگشت تری  
 تیر ہی جدائی ہی شاق و دشمن جان شدنی

دلین ہنرین کے ساز ملک مرغان  
 کوکب صبح جمال گوی گریبان ہوا  
 طوق گراں سی گراں طوق گریبان  
 رنگین ہر داغ تن لالہ نگار ہوا  
 خانہ نظر میں مری شہل و ریحان ہوا  
 لب سی تری مشغل لعل خیشان ہوا  
 رشک چہر برین صفحہ دیوان ہوا  
 رشک سی تار سی جلی نوید خشان ہوا  
 سر و چو تجکو کما خلق کو ہریان ہوا  
 خلق کی آئی قصا جبکہ تو عریان ہوا  
 رات عیان ہو گئی مھر جو بہان ہوا  
 رتبہ میں وہ سی پری شک سلیمان ہوا  
 تجوسی ہوا جب فراق ہویت کلان ہوا

شک و گل بهی کال غیرت سنبل پیل  
 دست خوابسته چو عیسی پری بی نظر  
 رخ سی جو پرده او بکھا چاند ساچره  
 آبله پا قطره زنین جو خوش استین  
 تونی کیارخ نہال مجھ پہ گرا آسمان  
 دیکھ کر ای گل تجھی غنچون کی کھل گئی  
 حسن کلو سوز یار کرتا ہی دل نہ اعدا  
 جنبش پاکی صداقتی تھی مروی جا  
 جلوہ شمع عذاب کہ ہو آتش کا  
 دیکھی ہو تجکو دنگ بعت چین رنگ

ہو گا چین با پال جب تو خدایان ہو  
 پنجہ شمرکان مرا پنجہ مرسان ہو  
 مثل کتان سج کا چاک گریان ہو  
 غیرت صحن چین دشت کا دامن ہو  
 ناہی بی آب سان خاک پھٹاں ہو  
 بند مری سامنی مرغ گلستان ہو  
 آنکھ ہوئی جب چار جا کی نقصان ہو  
 غلغلہ خشر او بھاجت خزان ہو  
 دیکھ کی پروانہ وار دل مرا تران ہو  
 حسن خط و خال و رنگ نہر این ہو

صبح وہ رشک قرار دیکھا جب سحر

چاک بزم سحر اپنا گریبان ہو

آفتابی لہی خورشید برابر نکلا

مہر و شگھر سی دم صبح جو باہر نکلا

دوست سمجھی تھی سودا من سہی بڈر نکلا	دوم چابٹس مسیادوم خنجر نکلا
اوسکی آتی ہی حسین چھپنی لگی چارٹر	تاری معدوم ہوئی مہر منور نکلا
جب مقابل ہوا اون چاندھی خیارونک	ماہ اک لریک شتاب سی کٹر نکلا
سنکی آمد تری پھولانہ سیلا عاشق	صورت حکمت گل جادھی باہر نکلا
ایک دم بھر کی ملاقات میں کیا کیا	کوئی ارمان نہ اسی گنج ست نکلا
کس قدر فطری ہی تری می عد خلانہ	کھلی آنکھیں نہن دم تن ہی جواہر نکلا
وہ ہم پیر کیا پوسہ کا قاتل سی سول	یہ معن اور زبان سی تر خنجر نکلا
ہاتھ قبضہ تمکاتی ہی تہاں نکلا	نیمچہ میان سی قاتل کا باہر نکلا
کھا گیا بات کو حیلہ سی وہ بکالی کی	وہ عدہ وصل منہ سی کچی باہر نکلا
وسعت رحمت خالق فی کیا پاک سب	ہشترین میری گناہن کا جو زوہ نکلا
میں تو کیا خیر ہوں بہ لہم فلک کی	تیری کوچہ سی جو نکلا بھی تو دیکھ نکلا
یاد نگرگان فی تری جان لی میری تو	رگ جان پر جو پڑا ڈوب کی نشتر نکلا
پایا احمد فی ید اللہ کا ہر دست او کو	ہاتھ معراج میں پردی سی جواہر نکلا

اسی سحر نقطہ پر کا کی صورت مہر

یہ قدم دائرہ عشق سی باہر نکلا

روقی روتی چشم فی طوفان پیا کر دیا

جلوہ رخ فی ہر اک موتی کو مارا کر دیا

دل کو وحشی ہو مجھی پابند نہو کر دیا

پان کھا کر سرخ ہر زندان پیا کر دیا

غنج لب فی حین کج بھیکا کر دیا

سرخ تر بار کلم سی لب نازک ہو

دل ہی سحر بکیران عشق کامل محیط

پیر کیا شیریں اکی جواب نوشین کا عکس

ای طبع اتنی ترش روتی تری لچھی

حسن گر اللہ فی تجھ کو دیا اسی گلبدن

جو کوئی آیا تو لائی کھانی عشق کی

ابروریا بار کو پانی سی پست لاکر دیا

عقدہ کو غیرت عقد شریا کر دیا

چشم افسون ساز فی کیا جانی کیا کر دیا

تو فی اسی ناقہ روان موتی کا نوکھا کر دیا

سیوتی گل کو کیا لالی کو گیندا کر دیا

سایہ زلف سپہ نگار سیلا کر دیا

قدرت حق و کیسا قطری کو دیا کر دیا

لیتی لیتی ہاتھ میں لیمو ٹو مٹھا کر دیا

زندگی سی جی ہر اک عاشق کا کھا کر دیا

شبل بلبل عشق میری نال میں پیدا کر دیا

تمنی مجھ کو اپنی بیکانی میں سوا کر دیا

ممنی این مینون سی اعجاز میا کرد	هز کیار زنده دل مرده مرا کایت
دشت کو غیرت ده و اما نیا کرد	اسقدر رویا مین دیوانه فراق چشم
تونی ای خوش چشم آه کو چکا کرد	کالی کالی اپنی آنکس کوی دکھا کرد

محبوب الفت مین نہیں دنیا و ما فیہا کاش  
ای سحر کنیا جانی وس شمع فی کیا کرد

وانع جب سر عیان شمع کی عنوان	محفل یار مین جانا نہیں کسان ہوگا
اپنا مانند کتان چاک گریبان ہوگا	سرخ جواوس ماہ کا پر و سی نمایان ہوگا
خضر ہر شجر سبز بیابان ہوگا	اپنا بی برگی غربت مین بیابان ہوگا
جوش گریہ سی عیان نوح کا طوفان ہوگا	ہر جو روئنگی تری و سطلی ای شکایت
خطی خس بدش جو چاہے نشان ہوگا	مست الفت سی پو کی طرح ہوگی آ
تیری گریہ سپہم خون مسلمان ہوگا	منہدی ہاتھ نہیں اگر اپنی نکافی کہ
ایجنون ہاتھ مرا تیرا گریبان ہوگا	خشرین لوگ عوض جلدی ہوگا
ترم جلوی تو عیان خشر کسان ہوگا	سرو سچھینکے زانی ہر تیاریاں

<p>ریشک یوسف جو مرا مصر میں جا  زور تیرا جو سلامت جنوں کا رو  کب تک عہد شکن درگاہ تیرا میر  دیکھ پائیگا نہ مجھ کو فی شمع قاتل</p>	<p>مشرقی مثل نہ لینا مر کھنجان ہو گا  چاکلن با تھو س دامن بیا این ہو گا  وعدہ وصل وفا بھی کسی عنوان ہو گا  مثل کر کی تو مجھی خوب پشیمان ہو گا</p>
<p>اپر وہ ایرمین شرما کی چنی گئی سبھی  ای سحر برق صفت یا جو خندان ہو گا</p>	
<p>گند زلف تین ل ترک شمع باری بندھا  جوش تب تصور زندان بام یا بندھا  رولا یا آپ نمی سویت کھان تو یا  سنا ہی یو ہر اراق ہر شوبہ تر  انگوی فراق میں چکا کہ سی بھر سفر  کہان کہان نہ گئی فک آسمان چا  قصو عشق کرو عفو یا نرا دو سچھے</p>	<p>مبارک آپ کی فراق میں شکار بندھا  بندھا جو گوہر مضمون آبدار بندھا  کھلی جو خواب آنکھ آنسو و کھار بندھا  نہ اس کتاب شیرازہ زینہا بندھا  ہزار بار کھلا اور ہزار بار بندھا  کمر کا پار کی مضمون نہ ایک بار بندھا  کھڑا ہون پر سی مثل گناہ کار بندھا</p>



کینکی ہمسی نہ برآئی بعد مرگ مراد  
اچھ چلے پھر نہ کھلا جو سر مرار بندھا

فراق یار میں ٹوٹا نہ صبح محشر تک

سحر چو شب کو فزنی آنسو نکلتا رہتا

قصہ تھا چو شب ان شک نیم تار کا  
یہ خوش آباہیں خشک فی کز نا کوکب کا

و کھاؤں گے میں جلوہ آفتاب کا  
نقاب چہرہ خیر ہو گیا بن صبح کا

وہ طفل میں حج آیا حبیہ چینی لگی ہر  
قدم کب مھر کی آگی رہتی پٹا کب کا

وہ مہ گھڑی نکلتا ہی نہیں توطب  
منجم کسطح قائل ہو نہیں سیر کوکب کا

نہیں ہی پسینی کی رخ تابان جان کا  
منجم دیکھ جرم مہر میں جلوہ کوکب کا

کر رہا تھا امتحان میں اپنی ورد لبر کی لگا  
کوئی مجھ کو سکھا دے قیامہ مطالب کا

زحل غیر سیئہ شتری ہ ماہ تابان کا  
اثر ثابت ہی سعد و نحس ہی اثر کوکب کا

سما حل ہی شیطرح کی فرین بندیت  
کبھی غلاب بھی نہ نظر آیا ہی غلاب کا

بچار نام لکیر شعر میں بل نہ بان کتے  
صفایان تگ گیا شہرہ جاری رہا کب کا

خدا آسان کر دیتا ہی شکل اپنی بندگی  
وہی ہی مرید جو کرتا نہیں شکر نہ تو کب کا

نه کیون مضمون عجائب ہوں نہ کیون کی

سحر بندہ ہوں دسکا جو کہ نظر ہی عجائب کا

رخ منور جانان تہ نقاب رہا	ہمیشہ ابر کی پروی میں آفتاب رہا
ہمیشہ آتش فرقت سی دل کباب رہا	بہان نبض تب غم سی اضطراب رہا
ہمیشہ زلف کی سووی میں پیچ و تاب رہا	پہنسا بلا میں دل خانان خراب رہا
شب وصال بھی لو بت بات کی کافی	اور ہر تو خوف رہا اوس طرف حجاب رہا
نہ جب گناہ کا یار رہا ہوا تائب	رہا مدام یہ ست تا شباب رہا
رہی مدام عنایت قیہ پر اوسکی	ہمیشہ یار کا میں مورد عتاب رہا
میں فی ثبات ہا یوں محیط عالم	کہ جیسی سحر میں م بھر کوئی حباب رہا
رہی جہکائی ہوئی سرور کس صیوت	غضب یہ ہی شب وصل چھا رہا
شب فراق میں تڑپا کیا میں تیز تر	پرنگ پارہ سپنا اضطراب رہا
پڑا نہ چین جوانی میں بی چینوں کے	مرا شباب مری جان کو عذاب رہا
ہمیشہ علم محبت ہی کو کیا تحصیل	بعض میں دلی ہوئی عشق کی کتاب رہا

دکھایا گل ترکو جو اونی پھول سان	و فور شرم سی گلشن میں آب لب لباب
نظر جو آگنی لبہا سی سرخ یار او کو	ہمیشہ خون سجدر رشک سی شہاب
بہشت میں بھی والن بڑی آب کی	تجھی شراب سی کیون اہد حقنا

سحر نہ کیون تجھی عادت ہو خاکسار کی  
انزل سی بندہ عشق ابو تراب

کیا موزون جو او سر و قد کی موزون	ہی شک سر و ہر مصرع مری شہار موزون کا
نقاہت بدل غریب سیاتی مری غمتوں کا	کہ رشک براو سی سایہ ہی شاخ بید مجنون کا
پریر و تیر مری یونانی کی اپنی انون و غمیں	کہ ہی خیر کی کڑیون پہ عالم چشم چرخ کا
نباہی سیکدہ ماتمکدہ ساتی گلروں کا	صدای قافل مینا ہناہی نالہ محزون کا
دل خم جوش میں ہی اتی ہین مست جھٹی	می گلگون کی ساغر پر ہی عالم چشم چرخ کا
ہجوم گریہ سی اک نوح کا طوفان بایں	مزی آنکھون پہ عالم ہو گیا جیو جیو کا
میری الفت کہ آنکھ کھنی باقہ جویلی کا	عبار او ٹھکر محسوس چلا تریبت ہی مجنون کا
کسی لیلی ادکی عشق نہیں مری ہی جان مینے	مری تریبت پایہ چاہی ہی بید مجنون کا

تصویرات بھر رہی تھیں اسکی لکھن کا  
صنوبر میں پالمیا ہی کچھ کچھ قد بڑا  
پریچوانوں نے گوا کر بہت حجاب و بہت  
مہ نونعل تباہی نہیں پر تیری گلگون کا

بسر ہوتا ہی بن گیا وہیں ہی منور کی  
اگر نگرش ابھی تھا جی چشم قمان سے  
پریر و تیری لعلوں کا بچن ترامی سے  
جو تو ابوشہو حسن آتا ہی مری گھڑ

بسحر حق فی کیا ہی صفت اسکی چشم و ابرو کا  
کلام اللہ میں آیا ہی سورہ صفا و کانون کا

کہ رات بھر شرفشان ہر ایک کو کجا  
ہلال عید مہین شکش عشق تھا  
روانا ہجر میں خون پہ تصویر تھا  
ہمیں فراق میں جینی کا آسرا کجا  
ازل سے اپنا دان میں نہ شرف تھا  
کہ جرم ماہ پہ سب کو گمان کو کجا  
نہ عید کو بھی برائیا چل مٹا کجا

قراہ ہجر میں اسی شک مہ مہین کجا  
خوشی کا ہجر میں سامان بن آگیا کجا  
ہر ایک ہی شہرہ نگیارگ یا قوت  
بچا لیا لب بخشش کی تصویر بنے  
ملکی ولای علی ہی خمیر ہی طہینت  
کھسایہ نور قریب ہونی نقاب ہوا  
ملا گلی سی نہ افسوس وہ مہ خوبے

تو لکھنؤ پہ گمان سوادِ شمش تب	وہ ماہِ بام پہ جب بچھا آتا تھا
کہ فوجِ سی رویشِ غبارِ موک تھا	سوار کون ہوا چاندنی کی سیر کرتا
ہجومِ دروہی حال اپنا ورنہ بید تھا	امید وصل پہ کافی ہی ہجڑا کی گستا
چمک میں ہر دروندانِ مثال کوک تھا	بسی فی شب نیز یا حسنِ شکست کو فرغ

میں اوس سدرسِ اول کا ہون سحرِ مزاج	
کہ جبریل میں جب کا طفیلِ مکتب تھا	

جسمِ نزار رشتہ بستہ بربا دیا	ایسا پ فراق فی لاغر بنا دیا
ہر شکِ آبدار کو گوہر بنا دیا	رویا جو یاد کر کی میں دندانِ صاف بنا دیا
گلبرگِ ترکِ لالہ حسن بنا دیا	رنگِ سی سی سرخ لبون کی ہونی بہا دیا
دل کو سپند سینہ کو مہر بنا دیا	اک شعلہ دہکاک کی سوزِ فراق بنا دیا
کیا دل غورِ حسنِ پھر بنا دیا	اوس بت پہ کچھ اثر نہ کیا اپنی آہ بنا دیا
ہجرِ صنم فی آہ کو شتر بنا دیا	کرتی ہی کاوشینِ بگ جان ہی لبہ بنا دیا
جس کی میری ترک کو خنجر بنا دیا	خونِ جہان کی خنجر کو ہی اوس بنا دیا

ساقی فی اپنی اچھے سی مجبوری تیرا	ساغر کو آفتاب منور بنا دیا
ای گل خیز زمین تیری رخ نوشش	سویج مکھی کو مہر منور بنا دیا
سودائی اپنا کر کی تری گیسو دل	شہاسی تار کا مجھی جو کر بنا دیا

محب کو سیر کیسی کمر کی فزاقی	
تار نظر کی طرح سی لاغر بنا دیا	

تیری ہر موی شرکان اوس بت خور کا	ابر و خمدارین جو ہری تیغ تیر کا
ہی جان یوانہ بوی زلف عنبریز کا	صید آہوی ختن ہی دیدہ خور کا
کیونچ ہر دم ہو سجت جس جان تیر تک	سایہ زلف یہ مین ہی چلن مہمیز کا
یار کی لبہای شیرین کا ہوا جلد نشی	خون فرقدین ہوا دل خسرو پرور کا
دشت کو جب میں ار تو سن و حشت گیا	خار صحرا میں اشر پیدا ہوا مہمیز کا
عمر بعد مرگ خاک عاشقان برباد	توسن جان نہ کر آہنگ حبت خیر کا
بسکہ کرتا ہی وہ قاتل زور شوق قتل	میان میں خنجر نہیں ہوتا کبھی زور کا
عشق شیرین میں کیا کیوں اک پوتیشہ سی قتل	کو کہن فی سر نہ پھوڑا خسرو پرور کا

یا دچشم مست ساقی کی جو تہی ہی سحر

چشم گرین میں بیچ عالم سا غریب نریکا

ہاتھ موسیٰ فی جلا کرید بیضا پایا

جسنی پایا تہی اپنی تہین کیا کیا پایا

غنیہ لکبا نہ وہن مہنی شکفتا پایا

واہ قسمت فی عجب عشق کا تابا پایا

نہ مگر کوئی حسین دہرین تہا پایا

دل کسیکا خم کیسویں جو لکھا پایا

جام مری ہاتھ ساقی کی چھلکا پایا

کسی بی بیخ رہ عشق میں تہا پایا

پانی جان روح ملی ہو تہا پایا

لاکھ غنچی ہوئی گل باغ جہان میں لیکن

ہی تصور جو در گوش صنم کا اوکو

سیر کی مہنی خرابات جہان کی برون

اگیا دھیان مجھی اپنی گرفتاری کا

کیون خوشی نہی نہی میں صبرت سا خندان

اسی سحر پائون بہ عشق یان ہرتی تو میں آپ

جان کا منہ اسی راہ میں کھٹکا پایا

کہ جسکا ایک شعبہ تہی پنا مزع سہل کا

پری سر پر مری سایہ اگر شمشیر کا

شہجیان جان میں نشید ہی نئی لکا

زیادہ ہو مجھی وہ سایہ بال ہانسی کا

لعلیان چکا دیتی کا نہیں ہی گرد چہ  
 تماشا کچل فوارہ خون شیدان کا  
 نشانہ تیر غیرت کا بنائی نگینہ  
 جلون میں پچھی تلک وہان ہی  
 جلا پانی نہ کیونکر عشق کٹنی عاشق  
 ہوئی منظور کارش جو گھر کی آئینہ رو  
 مین ہنسنا ہونا اوس گل سی اپنا دکرنا  
 تری چاؤ قرن میں کیا ہوں ان عا  
 جگہ سوئی کو پانی میں بھی گنج شیدان

نہ نو دیکھ لو بالہ بنائی ماہ کامل کا  
 ٹھہر کر کوئی دم تو دیکھی بے قصہ بل کا  
 مشک ہی اسی ہی دیکھ لو بادام کا  
 جھبی ہی شک آتا دیکھ تہہ حسن محفل کا  
 فزون ہو تا ہی سرکشی حلیہ شمع بل کا  
 لگا یا اپنی گھر میں آئینہ اوس می نل کا  
 نظر آتا گلشن میں چکنا چننا دل کا  
 تو مجھ کو یاد آجاتا ہی قصہ چاہ بابل کا  
 مری سر پر یہ احسان کیا شمشیر تل کا

مقرر اہل زبان کیونکر نہ ہو مین فکر صاحب  
 سحر دیوان میرا شک ہی یوان بیدل کا

پانی گروہ گل گلشن شباب شراب  
 خوش آئی فرقت ساقی میں کیا کباب شراب

ہو یو مین رشک وہ نکمت گلاب شراب  
 لڑک ہی سخت جگر ذل کا خون بابر



وہ رشک مر جوئی کی بجا شب اب  
 یہ دو چشم صنم میں مانہ ہی سرخوش  
 چمن میں جوش گل سبزہ ہی لب جو  
 جوست افست ساقی ہرین قیامت کے  
 وہ ماہ نشہ میں شب ہو گیا خفا بھی  
 زلفی میں بھی گملا ہستی شوخ کا دل  
 ہی عکس عارض خورشید و اساقی سے  
 سمجھتے ہیں اوسے بہتر ہم آب حیا  
 جولی وہ دست خنائی میں نشہ می کو

تو موج باوہ بنی برق آفتاب شراب  
 کہ پی ہی میں بھر زلف شمع و تاب شراب  
 ہو او ابرہی لاساقیا شتاب شراب  
 او ٹھینکے قبر ہی کہتی ہوئی شراب شراب  
 ترا برا ہو بس ای فانیان خراب شراب  
 کمان فرج کا کرتی ہی انقلاب شراب  
 پیالہ برج شرف شک آفتاب شراب  
 جو تیری ہاتھ سی ہو پارہ بستیاب شراب  
 تو عکس عارض گملا ہستی بستیاب شراب

جوست الفت آل نبی ہین او کو سحر

بروز حشر ملائیک بو تراب شراب

بسکہ یاوزان میں ہی طاغوت کی  
 تھی شرفشان جواہ شعلہ لاؤقت کی

ہی دم اشد دم سرد ہو لاؤقت کی  
 قلعہ تشباز کا گردون لاؤقت کی

سین میا ساری ماں قضاوت کی شب

تا ہی میں گنہگار بن غمیت تان

تاری چشم غول ہر چاندنی دیو سفید

لی بے غم دور دیکھوں چاندنی لہان

سوسل میں گی خجالت بسکہ ہی سا خیا

زندگی بی لطف ہی بر میں نہیں آفتاب

یاد آتی کسی رقا رقیامت اس مجھے

اوس میں پروہ نشین کا جبکہ اتانی حیا

صد مہ دور سی آئی لاکہ میری لب چا

تو تو تھا مشغول سیر باغ و ان غمیز کی سا

ہر درو و دیوار پر اک عالم کلر جھسا

حکم اعلیٰ مجبور ہر اک وزن دیوار

بہر موش میں نظر آیا مجھ کو باہر

ہو گا اب ہر روز کا جھکا ادا وقت کی

چرخ آنکھوں میں چرخ غمیت تان کی

اوس پی بن ہی مجھ کی با وقت کی

آبی گھسری اگر وہ بقا وقت کی شب

کر نہیں سکتا میں اس کا کلا وقت کی

می کی بدلی زہر سی ساقی پلا وقت کی

آفتاب حشر ہر ذرہ بنا وقت کی شب

آنکھ میں کھلاتی تھیں ہر ملا وقت کی

میر می فی میں کجا کیا باقی ہا وقت کی

رات بھر بیان سر ٹکٹا میں ہا وقت کی

خون ہر سی زہر تر کل کھل گیا وقت کی

کھڑکا دروازہ ہی کام زہر ہا وقت کی

دل لکان کھلیج ٹکڑی ہو گیا وقت کی

ہم قلاب مشرسان مجھ کو جلاتا ہی تر  
قصہ کوتاہ دل پہلنی کی کوئی صورت نہ تھی  
خون دل سی خچہ پتر گان گجاریں مینو  
دل پر اک بجلی گری جب آیا ہوا ہوا  
زخم دل پر تیری چھڑکانکائی  
وصل میں کاہیکو ہوتی پھر نہ دست  
دل گانی کو کرنگی ہم بھی کر طول زلف  
ساتی سہیل کے تصویر میں جو تھا سو گز

کہ سہیل نے فرقیات سے ذرا وقت کی  
گہرے تو انوار لب پر اپنی فرقت کی  
لالہ رو ہاتھوں میں تیا جی خفا وقت کی  
اوس پر کا خندہ دندان خفا وقت کی  
چاندنی دیتی ہی کیا کیا ذرا وقت کی  
تجھ پہ گری امی ماہ ہو باقی خفا وقت کی  
جس قدر جی چاہی بڑی ہی حیا وقت کی  
شمع آسا جہل جل کر گھلا وقت کی

اس قدر ایذا اٹھائی ہی کہ مر مر کر بجا  
پھر نہ دکھلا تا سحر کو یا خدا فرقت کی

ریشک گل کو چہ اگر دیکھ پائی عند لب  
گر کہ ہی تاثیر آہ شعلہ زامی عند لب  
تو اسی شبنم نہ اسی گلچین بی پروا

آشیان اپنا گلستان اٹھائی عند لب  
دست گلچین آتش گل ہی جلائی عند لب  
دھن گل پرین اشک پیدہ ہی عند لب

بی شباتی پر گلگون کی شکست کی چون  
 کیونش رونما دیکھ کر محکوم منشی و غنچه لب  
 سبز نوخیز کا اوس غنچه لب کے ہون  
 دیکھ پانی گرمی دوسرے گلزار کو  
 دام زلف پر شکن بین ہی لالہ لالہ  
 عشق گل میں خاک گلشن کو ہی سرمہ جاتا  
 عاشق گلزار ہون کہ پناہ نصیب کی  
 سیکھ لی عاشق نوازی نازنینو نصیب  
 کیون کمری تیری بلبلت نہوں تانفس  
 پیوستی خسارتی اک نظر گر دیکھ پنا

خون لالہ خون ہی لزم ہی بہانی لب  
 نغمہ شادی میں گل کو نالما محلی لب  
 موج رنگ گل ہوئی زنجیر پائی لب  
 قہقہی ہون لبک کی فریاد پائی لب  
 سنبل چپان ہوا زنجیر پائی لب  
 خار مرگان میں برای دید پائی لب  
 برگ گل تبت پہ لالا کر چڑھائی لب  
 گل کی سر پہ چین چای پائی لب  
 رشتہ جان ہر گل ہی برای لب  
 آنکھ پھر گل پر پری تو خار کھائی لب

تیرہ بختون کو سحر دیکھا بنین نگین بیا  
 ناز کو ہی کو ملی کس دن صدائی لب

شرم سی زن و پھر ہو جای مستور آفتاب

دیکھ لی بی پردہ گروہ وی پر نور آفتاب

کیون نهو تجبی نخل ای شعله طور آفتاب

تسجرت های همیشه زور و نور بخور آفتاب

آنکه کس نه سی لاتی چشم بدور آفتاب

صبح گردن شام گیسو قد شهاب <sup>لال</sup> آفتاب

حسن تیر قدرت یزدان تو بی نظیر

جو بین عالی طبع فیض او نگارنی نیکو

اپنی چشم مست کا سرخوش تی اشک <sup>نور</sup> آفتاب

تیری آگی ای سیت او گریا چهر نگار

کو رباطن کو بجا خوش آنی کبیر اکلام

منفعل ہی بسکه تیری حسن عالم سوس

بی حیائی ہی اگر ہی گرم لاف همی

هنسری تیری کف بایسی کنی کیا باج

اک نظر کرده کف ناپی خنای دیکه پا

برق دندان جلو ده رخسار پر نور آفتاب

شاید اوه کی چشم جادو و کاهی <sup>سحر</sup> آفتاب

تجھے ہمچشمی کاکب کتا ہی مقدور آفتاب

وانت تری به چین رخسار پر نور آفتاب

ہین نخل آگی تری تہ ویری عدا آفتاب

نور بخشن ہر ہی ہر چند ہی <sup>مدا</sup> آفتاب

ورنہ کسنی آگ تنک کچا ہی <sup>نور</sup> آفتاب

ہی سفیدان و وزن مثل جام بلور آفتاب

قد رکب کتا ہی پیش چشم بی نور آفتاب

منہ او ہر کرتا نہیں ای شعله طور آفتاب

آغیش پوشاک بلین باتن عورتان آفتاب

حسن مین ہر چند ہی ایجان مشہور آفتاب

رنگ چہر سی اوڑی ہو جا کا نور آفتاب

ملک نہ الیٰ نج انور کی کھلا آفتاب  
 ویر بلا کو پیش ہی ہر افع تن تحریر  
 توجہ ہو ہر ہفت سی راستہ قربان ہو  
 اندازہ عکس خسار منور کا فروغ  
 ایک شب تجھ ہی گرا قہاس و شبنم  
 پانی گرا وں ہر شکر مائل قرض فر  
 جلوہ روی مخطط سی ہوا روپوش کیا  
 چشم کی مستی کا باعث ہی فروغ حسن  
 پی کی مٹی سن شبنم فی چہر کو دی ہی  
 جلوہ عارض فی تیری ہی گھٹایا  
 سامنی تیری مری ویک ہی شب شبنم  
 پیر سرکان کا نشانہ گری برو کمان  
 آتش شکست رخ روشن سی جلیا ہی ام

برق ہوسیاں بیو جامی کا نور آفتاب  
 دیدہ عاشق میں کی قہر کا نور آفتاب  
 ہرزہ ہر ماہ نو غلمان پری حور آفتاب  
 آئینہ نجاتا ہی امی غیرت حور آفتاب  
 تہا قیامت ماہ سی ہوسائل نور آفتاب  
 نذر وی تا شعاعی بہر طنبور آفتاب  
 آج ہالی مین نظر اتا ہی محصور آفتاب  
 می نہو جب نہ وکی آب انگو آفتاب  
 دیکھ لی دیکھا نہو جہنی کہ مخمور آفتاب  
 تر مریسی کم ہے دش چشم امی حور آفتاب  
 آپکو نخوت سی کو پینچی بہت نور آفتاب  
 رخنہ رخنہ ہوا بیان بیہ نور آفتاب  
 کیا علاج اسکا طہیت ہی محبوب آفتاب

اسکی آمد ویکھ کر مجھ سی ہوا وہ رہ جدا  
 گرمی بازار نہ خوت سر و کمرانی ق  
 سایان چہا یہ چٹو ونگا ترا شک  
 عکس روی روشن باقی سی کیا چکی شراب  
 جو ہی عالی رتبہ ادنی سی نہ خواہان  
 بیجانی عالمستی مین ہی عین جبا  
 کیون نہوتیری در ووات چا صم  
 جلوہ کسی روی روشن کا ہوا پر تو فگن

کھدواب میری سیخہ فی شہی دور افتا  
 زلف شبگون کو اوٹھا خسی کا نور افتا  
 ویکھنی دنگانہ شجکوتا مہدور افتا  
 جلوہ گر پایا میان جام ہوا افتا  
 ماہ کا احسان نہیں کر رہی منظور افتا  
 پروہ مینا مین کہو باہی مستور افتا  
 آینہ داری کی خدمت پر ہی نامور افتا  
 بنگیا ہی خاک کا ہر ذرہ پر نور افتا

جاسکر کو دنیا سایہ مین لوای حمد

یا علی جب ہو سوا نیز سی پہ محسور افتا

جان بلب عسی نفس ہی سحر کا ہمارا  
 ویدہ و دستہ فتنہ کمرتی ہین بیدار  
 کسکو دھمکاتی ہین دم کہینچا تلو اپا

بی سبب کیون ہو گئی ہین پی لڑا  
 ویکھتی چلتی ہین اپنی شوخی ز قار  
 مرتی ہین مجروح نازا برو خدا آپ

بل نہ کرتی پہن کیون نہ بھر میں پاپ  
 گر خریداری کریں ای شتری خاپ  
 اقصیٰ کیسین سوئی گن کلار آپ  
 چشم جادو گری لڑکر لڑا بدین کین  
 منہ سی بولین یا بولین پاپ آئین  
 شکوہ وعدہ خلائی پر نہ بولی ات  
 وود خط کیر کا اکدن شعلہ رخ کو تر  
 چاہی کہنا خیال غار میں انجام کا  
 سدرہ ہی غیب تل کیا ملائی کوئی آ  
 باہین گردن میں جو دالین نہ لای  
 رہتی ہیں ہر دم گریبان گیر اوجہ تیغ  
 کیا کیسو ہو بھلا وعدہ وفائی کی امید

حلقہ حلقہ ہی کند کا کل خمدار آپ  
 ماہ کنگان آئی مکنی کو سر بازار آپ  
 آنکھ دکھلاؤ نہ ہی نہ رو رو ہیار آپ  
 اپنی ہاتھوں میں آنکھوں نے کیا از آپ  
 کیا ہزار زور اپنی دل کی ہر نجات آپ  
 ہمسایہ تہی بات پر ایسی ہوئی بیزار آپ  
 سرو ہو جائیگی سارہی گرمی بازار آپ  
 حسن پر اتنا نہ اترا یا کریں نہ ہار آپ  
 چشم دربان بنگیا ہر روزن لوار آپ  
 منہ لگاتی ہی ہو میری گلی کی ہار آپ  
 بات کہتی ہوتی ہیں ہر گلی کا ہار آپ  
 صورت تصویر حیران بگیا دلدار آپ  
 شام تک نہ چل جاتی صبح کا اقرار آپ



آنکھ نہی چشم سحر سامری چوں فنون  
 گاہی ہائی فی بھی تو ساتھ لانی غیر کو  
 روزہ ارون کب طیح اکبر مگر کھڑی عیب  
 وعدہ فردا وفا ہو گانا فردا جی حشر

لب ہر عیسیٰ کہتی ہرین انجانی کفشیار  
 ایسی ملتی سی محبتی سی لیلہ بی بجایا پ  
 کاشن کھلا دین ہلال ابرو خدا آپ  
 واہ اسی صاحب ہرین کتنی صلا دے الا قرآن

ویدہ ویدہ تہ او سکی چشم کی عاشق بنے

ای سحر ہسی جو پوچھو تم ہو ہی بیمار آپ

ہیں شب یلدا طح لانی اگر کیسوی ست  
 آنکھ گس ہی بعینہ کل سنی گدین ہی ست  
 شکاف فرہین اگر خال سیاہ وہی ست  
 پال آفت ہی قیامت قامت بوجی ست  
 لوہی ہرین سانپ چاقی پر مری قوت کی ست  
 حور ہی نظر و نہیں مری وہ بت عالم فرست  
 زندگی موت بہتر ہی اگر نہ کام نزع

تاری ہرین اُشان کی فی ملی کامل نہی ست  
 زلف سنبل ہی صندہ بر قامت بوجی ست  
 دو و عنبر آتش رخسار پر ہرین ہی ست  
 آفتاب ذریعہ شری فرہنغ وہی ست  
 یاد آجاتا ہی جب چچ و رحم کیسوی ست  
 جنت الماویٰ بہتر ہی بیمار کیست  
 چہرہ ہو پیش نظر او زیر سر انوی ست

ہی کہتے یا غیرت آئینہ اسکندی  
 تنگست گل سی ہمارا شک ہوتا ہی  
 بسمل تیر نگہ ہی طائر قبت نہ  
 شل ہون مثل شانہ یارب سٹ شاستا  
 کوڑا لال سانپ پیٹھا ہی گنج حسن  
 یسج پر پھو لوئی سو جاتا ہی جٹ باز  
 روضہ صنوان ہی سر شک حمک کا خانہ  
 صاف ہی حالی کی کرتی کی شانہ عی  
 وہ ہی گر نگر وہ تو یہ گیان ہوان  
 گری جا کر انون پریش کا بہانہ کیجے  
 چشم موم خیرہ ہوتی ہی شعاع نور  
 کرون نید ہاتھ آئی جوا و سکا  
 اکھ قاتل ہی ہی مین خون و ح

جام حبشی ہین گویا کاسہ انوی  
 لاہاری سمت باو صبح گاہی ہوی  
 روی لہتا ہی سو کعبہ ابروی  
 ناگنی اونی بنانی صبا جدوی  
 سنگ گویا ہری نہیں اولہا ہوی  
 صدنہ گلبرگ سی چلی تار ہی پہلوی  
 حور کی پہلوی بہتری کہین پہلوی  
 کمل گپا ہی جو ہر آئینہ پہلوی  
 روی دشمن مٹی بہ ہی نایت خوی  
 سر کی صوت تو پہنچی تار انوی  
 پنچہ شعلہ شاخ نخل ملو رہن بازوی  
 عزیز جان سمجھوٹا گر خوش بازوی  
 دل چنچرن ہی موم غمہ ابروی

بہی لبین تباں خود و سر خود کام کی صورت  
بنائی رنج و فرت فی یہ مجہ ناکام کی صورت  
تف سوزاں ہی سینہ ہی حمام کی صورت  
چین کشیں پیو زگر گس محو ساقی میں  
ہجیم صحت دست دین پیاں بہن  
ہوای زندگی سازشی بہائی تبت  
خفا ہی یہ وہ تہ کیا تشبیہ ہی عاقل  
وماغ میکشی کب ہی خیال چشم و ابرو میں  
حب اکراہی گردون مہ سنگاوت  
فراق مہوش میں انٹشکین کا صورت  
نظر تہ ہی پشت لب کا سبزہ مکمل مہر و  
جہان کو مست کرتا ہی نظارہ حسن ساقی کا  
چمن کی سیری نظرت مہر قمری بل کو

نظر کعبہ میں پھر آنی لگی صبا کی صورت  
نذیکی خواب میں بھی اہستہ کی صورت  
مکدرو وول ہی چشم ہی کلباں کی صورت  
ہر اک غنچہ ہی شکل شیشہ کو گل جام کی صورت  
نہ کیوں ہو جا غنا نامہ پیغام کی صورت  
بجھا دل تباں پیرایہ بام کی صورت  
کھان و چشم قتل کرمان باد کی صورت  
نہ او تر اطاق شیشہ نذیکی جام کی صورت  
اگر وول ہو توں افر دہرین بام کی صورت  
نہ کیوں تارک نظر و ندین سحر ہوا کی صورت  
کہ ہی آغازین پیش نظر انجام کی صورت  
صراحی اگر دن ہی تو اکہین جام کی صورت  
جو کو مین میں سمن بوسر گل اندام کی صورت

سحر صبح وطن ہی اب بنی ہر نام عربیت

لیالی سی فزون تری سایہ ایام کعبیت

ہین نخل دار کوچہ ولد دار کی دخت	سر بار لاتی ہین چمن یار کی دخت
ظاہر میں جابی غنچہ و گل انگر و شہ	بشک چارہین مری گلزار کی دخت
کیا انتظار یار ہی او گتی ہین بعد مرگ	بالائی قبر نرگس سب ر کی دخت
لاشی لکنتی ہین کہین لنگی ہین کہین	مردم گیا ہین کوئی شہ گیار کی دخت
عشق سی قدان سی نہ پایا بر مراد	لائی نہ پھل کہی مری گلزار کی دخت
مندی نور حسن خدا واد کا فر و غ	ہین نخل طور کوچہ ولد دار کی دخت
جاسیر کو کہ نرگس سیرن ہی شہ	شبنم سی اشکبار ہین گلزار کی دخت

خط فی مشاویا ہی سحر حسن گل خان

پرخار ہو گئی گل چمن ر کی دخت

شمع سلان و تی کی حیرت پر فن کی	شعلی شعلہ و کی چہرہ روشن کی رت
ہی شتاب یک ہجران سحر نخل ساوکی	اشک باران عہد نالہ ہی بیدی ووداہ

زلزلہ کی پروینوں چشم و نگہ گشتی ہی  
جس صیبتِ بے بسی کی ہی شہجہاں دوست  
بلبلِ نالان کہ صیوتِ لغو نہ تھا ہجر  
تھا جو بچہ دیوانہ کو گیسوی بت سی سلسلہ  
جانگی اوس گل کی کوچہ میں ہی تعبیر  
سرخِ فرقت مجھ کو عیش و وصلِ غیر کو نصیب  
دیدہ تر کی سفیدی سیاہی سی کھلا  
ایک ساعت بی خیال و دستِ ہنا کفر ہی

پروہ داری کرتی ہی ہر روز ہر پہلو  
یوں بیانی سی خالق کی شہر کی راست  
سامنی تصویر تھی اوس غریب گلشن کی  
بیریاں حادوں کی پہنائیں سو سو سن کی  
خواب میں کیسی ہی ہمیں سیرِ گلشن کی راست  
رو کی میرا دل کتا ہستی کٹی شہر کی راست  
دونوں آنکھیں میں ہی بھادوں کے دانوں کی  
مرد عاشق تیرے دن میں ہی عاشق تیرے دن کی راست

ای سحر کشش ہی تھی بے بسی کی صبح تک  
عید کا دن ہو گئی وصلِ تیرے دن کی رات

چپ کیون نہ ہی تازہ گرفتار محبت  
بی محرمی وہ کب ہی نہ روا محبت  
بچتا ہی نہیں صاحبِ آزار محبت

واہو نہیں سکتی لبِ اظہار محبت  
برہم زن ہنگامہ لایزال محبت  
دشمن ہی نہ یارب ہو گرفتار محبت

معلوم بهوت صد نه آزار محبت	الله کردی تو بهو گرفت از محبت
اک روز شکفته نهوا غنچه آید	سینه یمن کشتلای باخار محبت
هوتی ہی سحر مرگیا ای شکست سحر	آخر نه سچا آپ کا بیمار محبت
لا کرتی ہو مدا و امر بیکار طلبو	اچھا نہیں ہونی کا یہ آثار محبت
یہ عاشق و معشوق میں بھی لڑکا	الف مری غمخوار میں غمخوار محبت
مر جا بینگی اک دن جو یوہیں عشق رہیگا	آخر مرض الموت ہی آزار محبت
آسان تھا جسکو اوٹھا لیتی فرشتے	انسان ہی تھا جس کو اوٹھا باری محبت
چو چھو جو دوا شربت نیدار دوا	ہم کو مرض عشق ہی آزار محبت
عقبی میں جہنم سی کی طرح بھینگے	دنیا ہی میں جلتی ہیں گندگا محبت
دشوار ہی پہنایا اگر لاکھ چھپا	چہری سی عیان ہیں ہی آثار محبت

جو چاہی وہ دیکھی تفریز سحر کو	
موجود ہی حاضر ہی گندگا محبت	

شیخ ن چرکی دوقی ہی کئی ات کئی	شب ایام طیش ہو گئی برسات کی آ
-------------------------------	-------------------------------

کافی عیار فی شکوہیں ملاقات کی آت آہ کی رو دلی ہو تہا ہی جہان تیرا مادہ کامل میں شب ہجر کا جو عالم باتیں جہکی جو سنیں کہی شہزادی بھو آیا وہ ماہ نہ شرب کو تو قلع کی مارے مجبور ہی عید اوسی وز ملی توجہ نہ یار سی و شہ کی کروٹ کو بد لکھ لٹیا کیا کہوں ہی کہی چوں کی شب کی جلد شام سی صبح ملک سینہ نہ فی کی مہنی	پار پر فن فی مری ساتھ عجبات کی آت ہجر کی وارہ کہی بناتا میں میں برت کی آت کالی اس طرح سی ہوتی نہیں سات کی آت طرفہ تقسیم مری یار فی اثبات کی آت تاری گشتی ہوئی انگو میں کشتی کی آت ہی شب قد رنجی تیری ملاقات کی آت نہ تو بولا نہ ہنسایا ہی کہی پات کی آت ہو گئی صبح نہ مہلت ملی اکبات کی آت یاد آئی جو مری کو تر مگیات کی آت
--	---

کیون سحر کو نہ ہنود عوامی سلیمانی آج

آگنی ہاتھ انگو بھی جو تر مگیات کی آت

زلف لدا میں ہی مشاکت ختن کی نکمت غیرت عطر ہی مسکت تن کی نکمت	نازنین جہم ہی آتی ہی سمن کی نکمت نات میں نافہ آہوی ختن کی نکمت
---	---

<p>قوت دل کی ایسی سیخڑن کی نکلت  پہول کی بوسی ہی کلم شکستن کی  ریشک غبر ہوئی کافور کفن کی نکلت  شمع کی گل شمع لایان ہو سمن کی  آج مہکی ہی جو گلہاں چمن کی نکلت</p>	<p>بیر حسن حسین بیمار تمنا کو شکما  تونی چوئی گلین جو حنی کا ہی الامو با  کاکل مشک شان آئی بظورت دین  ہاتھ سی پی جو تو کاٹ کی پہنکابی گل  کوچہ سی اوس گل نازک کی صبا لائی</p>
--	---

زلف ساتی کا پرنی عکس چ ساغر میں حجر  
می بین پیدا ہو وہیں مشک ختن کی نکلت

<p>برق تابان ہیں پیاری پیاری نوت  شب ہوا رنگ لب ستاری نوت  جب لبون سی کہلی تمہاری نوت  رومی ہر شین قمر ستاری نوت  یاد آجاتی ہیں تمہاری نوت  کیون نہ مہی مہی ہ سوار می نوت</p>	<p>ریشک گوہر ہن تیری ساری نوت  اوسنی مہی سی چبب نوا ری نوت  وانت سلک گہر کی کھٹے ہون  زلف افشان سی عقد پروین  نکبھی جلی اگر چمکتی ہے  شب کو تیری ہیں جلوہ گر ہوئی</p>
---	---



اپنا منہ آئینہ میں دیکھو سو

وہ لب نازک اور مہار می دتا

مست نے چہرہ فراق کی مجھ کو کھائی ت

یاد آئی کہ سی گہری پوئیری کلانی ت

منہ خون سی او تر گیا فوق رنگ ہو گیا

رو یا میں سو کی دل سی کدورت بکلی گئی

شیشہ میں ہمیں شک پسی کو لیا آؤ

مجر اشب وصال میں لی بیشی حساب

انکار کرتی ہو جو ملاقات غیر سے

افسان اگر چٹی تو چٹی پروہ کیا ہوئی

تھپکیا قصیدہ لبرین شام سے

آنکھوں نے کر کی اشک فشانی سچا لیا

آیا جو یار صفت سی گو ہم نہ مل سکے

وہڑ کا تھا ایک عمر سی جسکا وہ فی آ

ای شہر و محبتی گھڑی بھر کل فی رہا

غصہ سی ہارونی جو تیور می پڑھا فی آ

آئینہ روسی ہو گئی آخر صفائی ت

ہر چند ناک بھون بہت او پڑھا فی آ

فرقت میں ایک بھی فلک نے گناہ ت

مانا کہ مجھ تک آنکلی فرصت پائی ت

مسی کی ہونٹھ پر جو دھڑی تھی جنت

کل صبح تک مجھی کسی پہلو نہ آئی ت

پھونکی تھی آہ گرم فی ساری جانی

دہک پر اشک آہ فی کی پشیمانی ت

کچھ فریب ہی جو سوا و شرب وصال

یاد سچا کچھ لطف دین قمانہون زار زار

کیا ناز کی ہی میں تھکا گئے ہیں بکھنا

سیدھا بڑو زلف گرہ گیر کیا

تھی گھر ماز حسن بیت یا وہ ہر پر

کیون لڑ رہی صبح سی بوجہ شگ

خوابان نقد جان مہ نظارہ لطف

جھلکا کہ اوشی پانہ نہیں لگا ہی

تارون کی آکھ ہم فلک پہ کچی

بولانہ منہ سی ہای ہی تقدیر کا لکھا

بالی سی آج آیا ہی باہر ہا پاچا

آنکھوں میں مثل ہر جہی کھل سمانی رات

ساون کی بھی کبھی نظر میں سمانی رات

گرمی سی صبح تک اوشی نیندا کی رات

کی دست شام ہی مری عقیقہ کشتا کی رات

نازی چھٹی آنکھ کسی فی ملائی رات

کس وسیہ فی آنکھ قمری لڑائی رات

دل ناگہی تھی مانگتی ہی دینائی رات

جاری تھی جو آنکھ سی آنسو خنائی رات

اوس مہروش فی خشی کا کل اوئی رات

کی اوس سنم کی کی بہت جہی رات

اوترا ہی طبع مار فی بہت جہی رات

سویا لپٹ کی صبح ملک یاری سحر

مدت کی بعد چین سی نیند آئی رات

روابطہ جسے کیا اوست بے عیاں چو  
 نگہ شوخ فی یکمی ہرین پستی کی ٹھٹھ  
 خون عشاق سلامت ہینگلی نگار  
 دست نازک پہنچ کر ہی ان نکلا

غم ملا خواب گیا و مدہ میدا  
 مرد و خشم خشم لڑتی تھی  
 جایگا انک خلمہ قدم مایہی چو  
 اسی جنا جلد کہیں تو کف دل رہی

اسی سحر خانہ ولد ہسی بین یون کلا  
 جسطح جاتا ہی تو کر کسی سر کار سی چو

بیوت کا ہی تھن رعبث  
 و انہو نگے یعث دہ مشکل  
 گل کی دامن تلکث پہو خچنگ  
 ہی سنان شرہ خاشا افزا  
 سلک و نازون اشک کی لونڈی  
 کافی ہے نازا برو و مرقان  
 پی کی می عشق چشم میگون بین

دل نادان ہی بیت رعبث  
 آبلون سی ہی رابط حارعبث  
 ہاتھ و ڈار ہی بین خارعبث  
 نہیں ال بین یہ خار خارعبث  
 پہنی ہو موتی کا حارعبث  
 باندہ ہا خنجر عبث کس حارعبث  
 کون پیدا کری خارعبث

کسی کس صفت سیاه یار کوهل	اس بلای سی ہنوی دوپ رعبت
نہایت کھنکھاتی کہ کون او بختی ہو	طول کرتے پہاڑ بار رعبت
حروش سی پوری کو لیا ببت	نور سی ہے مثال نار رعبت

رمضان میں نہ کہہ سحر کو غزل  
 نہ سحر چو گستاخ ار کا رعبت

کیا کر سکیگا آکی فدا طون رعلاج	عیسی سی ہونہ چشم کی بیار کا علاج
تسکین دہی یار سی پتا ہی نزل	لا انی سیم صبح مری درد کا علاج
خیزت نہیں شفا کی سحر و صامت صلا	ای میری جان ہی مرض سحر لعلاج
آگوس غیرت سیح کی گھر محکوب لچیلو	دار الشفا میں ہوتا ہی بیار کا علاج
تیرید زہر مار ہی سودا سی لفت بین	مسموم زہر چشم کا ہی جانکڑا علاج
بوسہ ہی نوشدارو لب کامری دوا	میری تلخ کام عشق کا خوش آتما علاج
گھراوسکا و کیتی ہی ہوا غنطرب کم	ہکاوہو المظن ارہ دار الشفا علاج
محکوبو تنگھاؤ بو عرق لفت یار کی	سرم عشق کا ہی نہی نخلی علاج

کیا دیکھتا ہی فیضِ مرضِ فراق کی  
خیر مان خوشیاں اکی قانونِ مین

فی سوز ہی طلیبِ سر اسرہ

ای مہربان ہی مرضِ الموت

سحر ہی قبر مین مومن کا اتراب  
اور درو مصیبت کا ہی خاکِ شفا علاج

عکسِ موش فی جڑِ حلا جلاوہ تخریج  
چچ مین لاتی ہی لچین بین بجر

زلفِ بحرِ حسان ہی جنون کا  
طوقِ گردن ہو بھو پائونین

عینِ حادث ہی گواہِ صنمِ قدیم  
جزر و مدِ بحر و مکھ اور قنط

کاوشِ اہلِ جہان صاف دل کیا  
خار یا ہی کو بھی دیکھا نہ دیکھ

ہی یہ نقشہ عاشقِ گریبانِ خوشاک  
صفحہ دریا پہ پانی دیکھ لی تصویر

آبِ عکسِ غارِ رخسارِ خرم ہو گیا  
یاد کا رنگِ طلائفِ نگیا اکسیر

صافِ باطن سنی ہو چکی شہاوتِ گزشتہ  
گردن ہی قلم کرتی نہیں شیشہ

بھولا حیرت سنی لہنی پیشِ جسمِ صاف یار  
پاسی دریا کو سلاسلِ نگینی زنجیر

خبر معشوق کے فطرت میں ہی ہر گز  
دکھ کر تو میری بے پرواہی بڑو کی یا  
بحر فی پانی چکس میں سی آفتاب  
نورج سی برق خشان ہی زبان آفتاب  
کیون آہوں تلمیظ ہم سلیقہ شکر  
پاک ہی امی تم سی صاف طینت کھیر  
سایہ افکن لطف سیان تی ہی نہیں  
سجھتا مگر وہ ان ہو کیا بے پرواہی چال  
مگر گئی جو نہ میں عکس میں پشانی سی جا  
ناتوان ہوں عشق چشم زلف میں جلا

حلقہ گرد آب ستی ہی جیت بزم موج  
تغیران نگہی پیش نظر سحر موج  
برق خشان پر ہی چشمان ہر اک بحر موج  
ساغر صبا پر ہی ساقی نہیں موج  
ہوئی ہی ایامین آؤ تندی کثیر موج  
جو ہر قطع و برش کہتی نہیں شمشیر موج  
پیچ و تاب پدید کرتی ہی بزم موج  
پیچ و تاب و کجروی ہی سر خطا تقدیر موج  
آب آئینہ میں بھی تی نظر تصویر موج  
اوٹھ نہیں سکتا قدیم سی انگڑ زخم موج

عشق بحر حسن میں لاغر ہوں ایسا لکھ

اشک ہی دریا کا نقشہ حیرت ہی تصویر

برہتا ہی میری ماہ کا طرک کلاں کج

کس طرح ہو ہلال نہ مدنگاہ کج

کس کسکو دیکھیں گی بچہ سید ہر جاو  
رہتی ہیں بھلا شہزادوں کو لو نہیں فزا  
آتا ہی پر کر کی بوجھلی سی پھیر کے  
بیچرم پھر گئی ہی مڑا ہستی آپ کی  
صحبت اثر چون کی اور بہت باکو  
کرتا ہی تل دیکھیں کویہ باہن  
سیدھی یہ بات ہی کہ نہی کی نہ دو  
قسمت کا پھیر ہی جو نہ آیا وہ شکاہ

یوہن اگر بیگی تھساری گئی  
عقرب کی نیش ہر تھی مٹھان لکھ  
کجرو ہی غور نہیں تھی می گھر کی بھج  
رہتی ہیں کیوں ہمیشہ بھوین بگیا کج  
کھڑے ہوئے ہر جاو ناپ پسی ہونہ راہ کج  
رکھی ہی آج یارنی سر پر کلاہ کج  
تو فی اگر نگاہ کی امی شکاہ کج  
ورنہ ہماری گھر کی تو کچھ تھی نہ کج

ہو گی نہ چار آنکھ وہ نازک مزاج ہی  
دیکھو سحر نہ یار سے کرنا نگاہ کج

گروں بوسہ ترنی کیہ ہی صبح  
بی آبرو ہو خندہ دنیا میں نامی صبح  
رخ رشک صحر و اتوں تیار ہوئی جی چک

غیرت سی پھر نہ خلق کو صورت کھائی صبح  
کو بھٹی پہ گروہ غنچہ دہن کرامی صبح  
گیسو میں رنگت مہر ملی ہن صفا می صبح

اگر صبح بے عکس جلوہ جھک سید نہیں  
 کجمن ترقی پوش کی دمی بھفا کی یاد  
 آریانہ مهر و شمع دمی سگھنی سغید  
 ہی زخم دل کو مشک سے اوڑھ ریشاق  
 کیون ہو نہ روی یار ہمیشہ تپ قلب  
 عشق گلوں یارین دی مہنی اپنی جان  
 بطحیلوع مهر ہو پھر مائل غروب  
 کج فوجی سایہ وصل کی شب بے پیر  
 دکھائی گروہ گردن پر نو کی صفا  
 کھٹکا شب وصال ہی روز فراق کا  
 ممکن نہیں نہ فوج طیفلی کیو بسط  
 دیوانہ گردیا تری کرتی کی چاکنی  
 حور شید غرق ہو عرق افعال میں

بی فاصلہ ہی شلم نمایان قضا کی صبح  
 روتا ہون کچھ خند کے انداز نمایان صبح  
 کیا بی اثر ہی آہ ہماری عای صبح  
 مثل نمک ہفیدہ نو صفا کی صبح  
 زہتا ہی آگناجے خشان قضا کی صبح  
 گل کر گئی چراغ ہمارا ہوا کی صبح  
 وہ ماہ بی نقاب جو کوٹھی آپ کی صبح  
 ہاں دو آؤ دل ابھی ہونی نہ پای صبح  
 اوڑجائی نگ فق ہون چڑھی صبح  
 یارب غروب مهر پوشان قضا کی صبح  
 ہمراہ آفتاب کی ہی اجلا کی صبح  
 کیونکر نہ اپنا چاک گریبان کھائی صبح  
 وہ رشک مهر ہو کی جو عمر اپنی صبح



یہ سب ہیں فی شرب سحران پیر  
خوشید گوی شوق طواف جیم  
ہوتا نہیں ہی کہ کبھی شرب اراق

فریاد شام زاری شربت الہام  
ہر روز کیوں نہ جانہ لہذا صبح  
برسون نہ ہی تکیہ نہیں شامی

ناوک صدای مرغ سحری شربت مال  
سیرانی سحر ہوں شربت تنہا صبح

دل مضطرب ہی بارہ سیما کی طرح  
ون بھر رنگ مرغ گلستان ہون لہ  
اوس حوروش کا ہون رشون بنی نقاب  
یہی قبا تو رنگ طلائع کی عکاس  
تو ہاں کھولی شرب تاری تاری ہون  
سحر جانیں ہون کہ سحر ہیں پنج

گر طمٹ ہون باہی بی آب کی طرح  
گر مخروش ات کو سرخاب کی طرح  
منہ فو ہوا قبا کا مہتاب کی طرح  
اطلس حکم و نغمی بھی کنی کی طرح  
اوڑاؤ کی تہ پہ کھشت تاب کی طرح  
چکر میں وزوشٹ نہیں گواہ کی طرح

کس شک قبا جو باہی ہی سحر  
گر دشمن ہی یہ چرخ جو دولا کی طرح

کبھی سبب ہی مگر دیش لیل نہا چرخ	لیندھی نلق ہین ہی مگاپوشا چرخ
ہی بی شبانہ یار کی پائیہ چرخ	میشم شوہر نیتہ کار و بار چرخ
غمزئی دکھانہ او شتر بی مہار چرخ	کرتیرک رسم لکینہ وری چروئی کو چھوڑ
دل ہین آہر نیچہ دار و مدار چرخ	ون ندگی کی تھنار ہی نساں پائید
شرکان کا پنکھ پڑے کی بنی پشت شاخ	بالیدہ ہو جو وی بھی تھمیتہ مست
یہ ہی ستون چرخ تو وہ ہی بنا چرخ	تا چرخ آہ جاتی ہی اور نالہ تاباں
پر زور ہی کمال می چرسا چرخ	رستان جاہ کی نہیں جاتی ہی بچوڑ
امی منمو نہیں ہی ذرا اعتبار چرخ	درویش اپنی آنکھ نہ سنی کچا ہی شاہ کو
ہی میری خاک افسر فرق وقار چرخ	کیا اوج بعد مرگ ہی موج خاکسار کا

کیا امی سحر جہان میں تلون مزاج ہی	
جو ہو فادہ عربدہ جو ہی نگار چرخ	
چھایا ہی آفتاب کی اوپر حباب سرخ	اوس شک مہر کی نہیں پرتاب
ہوتی نہ کسطح میم خون کے حباب سرخ	ہی اشک خون سی چشمہ چشم پر آب سرخ

ساتی کی عکس منشی کیون شرب	ہوتا ہی صبح رنگ آفتاب
اندھنی گزرتی آتش لگ لگا کر	عکس مہر ہوتا ہی رنگ کھنکھ
اتنی کمی ہیں بھوس کی رنگت بدل گئی	سفاک ہو گئی ترہی فخر کی آب
ترب میکشی کا لطیف ہی رات چاہو	اور رنگ دوی ساقی ست شرب
ابر حیمین میں چھایا ہوا ہون	تسہ نہیں نہ ہو ہیرہ قلع نہی آب
منظور ہی جو دست گارین خون	شہزاد کی گھوڑی کا جواب
اس نعل میں ان ہی سرخی ہون	مردی سی ادب کی کیا بیاں
جالتا ہی سوز رشک لب لعل فام	کسطح رنگ پانی نہ مایہ قوت تاب
مرتی ہی مرتی پاکی ہم اپنا خونہا	چہ ہوا جو بار کا بوقت شباب
یارب کیسے کا خون نہو میری آیت	پانی یہ رو سیاہ نہ فرو حساب

پیر خدیوین غصہ پری پہ جابای غیب بین  
ہوتا ہی وقت صبح حیر آفتاب

تہارون ہی زلف سیارون کی شاخ	آہو تو چشم شوخ ہی بروہن کی شاخ
-----------------------------	--------------------------------

کشته هون چشم مست که لازم ہی برین	جای جرید تین غزال ختن کی شاخ
کیونکر نہ میری جسم کی داغونسی بیٹ	باقی بہاگل ہی ہی نخل جن کی شاخ
پیری مین کیا تھو بیت شہار کا فر	شیرین لانی بار وخت کس کی شاخ
خوش چشمون ہی کسی تھر مد عاملہ	خالی ہی یرگ یارسی کیوہین کی شاخ
اوس گل بغیر سر و ہین طوم نیکل	ہر شاخ نخل گل ہی جوی کر گل کی شاخ
لکھون جو سر و قد کی تن باز نیکی و	لازم ہی جای کاکشاشون من کی شاخ

اوس سر و سیرۃ نگ کا مداح ہون سحر  
سر سبز کیون نہو مری نخل سخن کی شاخ

و اشتر اگر ہی شہر رومی سہ	تو مقصد و اللیل ہین گیسوی سہ
اس رنگ نہ تو با کہی مطبوع طابع	آتی نہ گل ترین اگر بوجی سہ
کیون خاک مدینہ کو شرف ہوا فکات	فردوس سی بہتر ہی کہین کی سہ
میں دور ہون ہر چند گر طائر گل کا	منہ قبلہ نما و اہر ہی ان سوی سہ
و کار و سیلہ نہیں بگاہ خدا لک	کافی ہی فقط سلسلہ موی سہ

قرنی طوح غلامی ہی کلی بین	ہی سروسی قامت دلجوئی محسند
دل صدق پہن نقش غم ماک پئی	سوجا بین ہن قربان سروی محسند
کیون واجب عینی زیارت ہوئی کی	محراب حرم ہی غم آبروی محسند
کیا نور ہی اللہ کہ روشن ہو رہا نہ	بی پردہ اگر رات کو ہو روی محسند
خالت فی جو تھا خلق کیا او سکا نہ	بی سایہ بنایا قد دلجوئی محسند
معراج میں بھی است عاصی پہلو	کیا پھر شفاعت تھی تگا پوی محسند
بی حکم خدا بات نہ کرتی تھی پیسہ	تھا وحی کلام لب حق گوئی محسند
ہی دست خدا سر پہ لطف کرم سی	ہی پنجہ حق شاہ گیسوی محسند
رتبی بین سلیمان مسکنہ سی یادہ	پہن خاک نشینان سر کوئی محسند
کیا چشمہ حیوان پہ تھا خیر ہی خضر کو	ہی کوثر و تسنیر پہ قابوئی محسند

وصف شہ مردان بین سحر الکنع لچہ

مداح علی توہی شت گوی محسند

طوبی ہی اگر قامت دلجوئی محسند	ہی قد علی سرو لب جوئی محسند
-------------------------------	-----------------------------

که دوش نبی مطلع مصلح علی است  
چند کی زیارت ملین زیارت ہی نبی  
تھا سینہ احمد کبھی زیر حشر است  
کھینچ کھلین بعد تولد نہ پیا و  
سیر کی کلمہ پڑھا حق کی ولی  
بی خوف نہ دسترا حیدر وہ پیا  
مجرع ہوا تیغ ستم سی جو سر پاک  
گھر علم خدا کا ہی اگر شاہ رسالت  
وہ جان نبی لحکب لجمی ہی تو بیشک  
کیا منہ ہی کسی کا جو کرئی صف پدا

کہ جابی دید اللہ ہی پہلہ ہی محمد  
ہی روی علی آئینہ زوی محمد  
کہ زیر سر پاک تھا زانو ہی محمد  
چو سنی زبان یکھانہ ماروی محمد  
آیا جو نظر کعبہ ابروی محمد  
اللہ ری جانباز و رضا جوئی محمد  
آشفہ ہوی قبرین کیسوی محمد  
ہی ذات دید اللہ در شکوی محمد  
حیدرین ہی علم نبی و عوی محمد  
مداح ہون جسکی لب تھکوی محمد

مشکل کی جو عقدی ہین سحر کی انھن اگر

ای دست خدا قوت بازوی محمد

چین پیشانی ہی مثل موجہ کوثر سفید

چہری کو گراہی نور الفت حیدر سفید

گری منم اشک غم شیرینی که سفید  
 جلوه گردین لعلین لعل کج گوهر سفید  
 بهجین کمتی بی لایح او سفید  
 استیاریارمین لعلی خوش بجا  
 تیری وی پر ضیا غنیمت بدین شبنم  
 واه روی رخ لب می کش غنچه دهن  
 کب هین ده شایان تشبیه لب دندان  
 نوشنا بی شکفن می چشم عاشق قیاس  
 شوق سبز ان شراب رخ پیری و خضاب  
 نام کو بخی خون جاری جسم لاغرین  
 برینیت متاب هین ای ماه تاری چاب  
 کمشان من شبنم تاریکی چشمتی هر  
 جابجایی موی ابو سی نمایان جلوه

اسی سحر تا بهتری اعمال و تشنه سفید  
 خوشنما به لعلی رات این سحر سفید  
 تیره بختی می گری جانینی سی گهر سفید  
 روتی روتی به گوی هین بلای سفید  
 زرد رنگ صحرای روی سحر و شبنم  
 هی بزرگ عالم علی و بهر کاسا شبنم  
 لعل هین بدنگار او بهی دنیا گوهر سفید  
 ای شراب رخ کوز مینده تر سحر سفید  
 بیجانی بی سکه ری به واجب سحر سفید  
 قتل کرنی پر آب و خم سفید  
 هر صاع گوهر و الماس سی یوسف سفید  
 و کج کتینغ سیاه یارکی جوهر سفید  
 جلوه گریغ صفا بافی هین بهی سفید

اس جیسے منگل کی کشتی بحیرہ ہون  
 چھوٹی ہی جہت کا ہرین وہ ہوسکتا  
 شہر سی تی علی گڑھ کی شہر  
 اٹھ گیا ننگ حینان قلب بہت  
 اٹھ گیا بہت الشرف ہی جلوہ دلدار  
 بیکر کامل طرح گھٹا بہت شہر  
 آہی تیش قاتل سی چھوٹی گشت  
 سہل مدین جانان سی اسی کیا ہر  
 ساق پانی یار روشن دیکھا گداہی  
 واہ سی رخ کی دنیا اللہ ہی نور  
 جلوہ گر ہون اعلیٰ سی گور و دنیا  
 چاند سی چہر کا تیری گور پری گلشن  
 اس قدر چش سباحت ہی سہل ہر

صورت موزی تربت کامری تھیں  
 گر چہ ہی تباں سیتن چھ سیت  
 ق کچھ فقط چنپا نہیں اور لالہ احمد  
 چاندنی کی طرح دیو اور لالہ احمد  
 پر تو خوشید عارض سی ہیں ہر دور  
 روزن دیوار و درہن صورت آخر  
 ہو قیامت تک میری ن کامر  
 شمع ہی چربی کا پتلا گرچہ ہی پکیر  
 گو سراپا شمع کا فوری کا ہی پکیر  
 چاندنی کو زرد کرتا ہی ترا بستر  
 ہوتی کی طرح ہوزنگ گل احمد  
 چاندنی کی طرح سی ہو لالہ احمد  
 سیوتی سی ہی بدن کی جلد زکتر



ماہ تابان میں کلف ہی عارض پاکشا	چاندنی سیلی کی چاندنی سیلی
یہ روپی کی نہیں ہین انی خیم شپ	اسی برقی سیلی کی چاندنی سیلی

نور ایمان کی آفتاب طلعت عصیان ہو دور	منہ سج کا ہو میان مجمع محشر سفید
--------------------------------------	----------------------------------

حیاسی بان ہین لعل درفشان بند	یہاں ہی ناتوانی سی بان بند
جس سال یار کا ہی گرم بازار	ہوئی ہی حسن پوست کی دیکھان
ہمین کہتی ہین صاحب بیروت	نہ منہ کھلوائی گہمی زبان بند
نہین آئینہ میں تصویر تیری	پری شیشہ میں ہی سجان جان بند
کیا ہی گر گرم منہ سی بھی بولو	ریگی شرم سی کب تک بان بند
تکلف بر طرف اب کھل کی بیٹھو	قبا کی کھول دو اسی مہربان بند
دوبیداد گردون جب سی ہی باز	ہوا ہی یکم سلم بابا مان بند
گمان خواب ہی مجھ پر جان کو	خیال یا زمین آنکھیں بین بنان بند
کریگی دور سی نطفہ سارہ گل	دیکھشن نکرا سی باغبان بند

<p>             ہونی چشم بخوم آسمان بت              نظر آئینہ بنور میں محمدیان              فلک پر بھی ہی راہ کہکشان              ہوئی عیسیٰ کی روزن بان بت              بندھی دریای جوشان پیمان              جدا ہون بندھی گویان جان بت              نہو یارب در پیر عثمان بت              ہوا ہی آگینی میں حوائج بت              پی آساہی ششی میں ہوان بت           </p>	<p>             آسایہ زلف میں چھایہ فشان              چرخِ خطِ آسمان سے بحرِ غری              بلا رہن ہی شمعِ سحر پروان              دیوارِ سہاں آنکھیں علی بن              آری شکران سی کیونکر آمد اشک              مانو گناہ جس کی تیکہ میں نرم              ہر گز دین حب کا نام نہ خوش              کھینچو آدھ خط سی ہر عن سارن              عیان گردن ہی نکلے عجب ہی ستا           </p>
--	---

سحر میں سب غلام شاعری یارو

کہان کشتی کی بھولیں پہلوان بند

اتنی جہل کی منہ کو گائی ہیں چاچا

اویس شاگِ قلم سی ہی مساپا

دونوں تیلی چاند میں نواج چاچا

بنوای منہ کو چرخِ چرخ لاکھ بار چاند

<p>سورج و چاند و ستارے          کل شجر و گل و پھول          رہتا ہی ہے اس کا طالب          مہر کی یہ تمام ہوا ای          جب کیا تار و نوین          ان ابرو کی یہ کی</p>	<p>رخ پر تری جبین پتری و انتونیری          و کیونہ گال و لون و لون          جو یا ہی تیرا صبح سی گر ہر شام تک          غرہ کیا جو تونی بہ آیت و تیری پا          ابرو کی تیغ و ہونہ منی گستاخی          قربان تھاری منہ پہ صبر لاکھ آفتاب</p>
---	---

سارا مینا خیر سی و عیش سی  
 و کیو سو سحر کا منہ جو نظر آئی یا چاند

<p>یہ بینا سی تیرے تیرے ہونو کا غنہ          دل چکا را کہ نب واز اتو کا غنہ          پردہ دیدہ تری نہیں بہتر کا غنہ          ہو گیا تری مین مری ہر منہ خیر کا غنہ          یہی چون یار کہ نامہ کی عوض کا غنہ</p>	<p>شعلہ طور و اہل تہ مین لی گر کا غنہ          و تم تیرے خط یا جو آنسو کا غنہ          یار خوش چشم کو خط خامہ تر گامی کا غنہ          پڑتی ہی یا کا خط ہو گئی و لکائی کا غنہ          جوش گریہی ہو تا خط کا نہ لکنا کا غنہ</p>
--	--

شاخ مزاجان ہو قلم بر گل تر کا غنہ	سایہ زلف بین کی صفت ہو خانی کار
یک دست ملکوت دل کا ہی اتر کا غنہ	سرخ طوار ہو سوسے دوسرے پر
خامہ سوچ کی کرن مجھ سے منور کا غنہ	بنکیا بکھتی ہی تھی رخسار روشن کا پری
ہو عقیق سنجر سی و ہر شجر کا غنہ	تہ کو روئیں لب لبول کا گر و صفت لکھون
پر پروانہ صفت خاک ہو جگمگ کا غنہ	شہر و سوز و گداز تپت ہو لکھون
لیچلی جانب دلبر جو کہو تر کا غنہ	کار و مقدار اس کی نہ پہنچ ہو او ایچ
نہ قلم ہاتھ سی چیتا ہی دم بھر کا غنہ	نہ غنہ غلط یار کو غلط لکھنی کی تو بہن
روی نگین کی پسینی سی جو ہو تر کا غنہ	نہ پہنچ سا وہ بھی صاف چین کا تخت

انہی سحر مہر رخ یار کا لکھون مین جو	صفت
صبح صادق کا ہو دامن منور کا غنہ	

کر دیا یار کو رسوائی جہان آخر کا	کیوانج لاہور کا مذہب افغان آخر کا
لوخ فرقد کی بنی سنگستان آخر کا	لوگیا گردش قسمت کا اثر بعد کا
بنگلی شعلہ مری منہ میں بان آخر کا	ہجرین بسکہ بھی وروزبان ناگرم

آبلون سی	سوز و فرقت سخی شال صدون پر گور
آبلون سی	اشک و آہ شرافشان کج کشاکش کار
پڑ گئی پانوں میں	اوسکی بھون کے تصویر میں ادلک جو
خواب ہی عشرت فانی	جاہ و دنیا پہ کر مغموم نادان کی
ہو گئی یہ وہ خاک میں	پادشاہان فلک تیرے غور شد کلا
گور میں سیکھتی	سایہ چتر و علم میں جو رہا کرتی تھی
شمع تربت فی ہلالی	ہوں وہ کم گو کہ اثر مسمیٰ غی مسمیٰ کے
چمن حسن پہ آئیگی	اسی گل و حسن و روزہ پہ نہ آتا پھول

مکتب عشق میں تدریس ہون کی جو

بمہ و ان ہو گیا میں سپہ سالار

جنس ایسا ہی	سرس پائے کمین پاتی نہیں کہ
وہو پ میں آئیہ	جلوہ رخ سی شکر پتری ٹھہری
بلع ہر شخص میں	کھل کر آنکھ جو بانہ میں مان کو

کام خورشید پر کرتی ہی دم شام نظر	سایہ حرکت بین کجا تراوی خشان
تا دم صبح رہی بس طرف نام نظر	ششم سی منتظر آمد ساقی جور نام
رکشی ہی یہاں اثر روغن بادام نظر	تروماعی ہوئی دھال جو لڑی یاری آنکھ
آئی جب رخ چتر ہی لہ سیہ فام نظر	چھایا کو کیا رخ خورشید پر اک ابر تک
صورت شیشہ مذکبی نہ پڑا جام نظر	جب سی آتا نہیں نہ ساقی سید باعد
ڈوبی آتی ہی لہو میں ہی صمصام نظر	بیگنہ کہتی کہتی تمل تا اہی تامل
کی نہ آغاز میں ہمیں سوخا نام نظر	بہرہ ت کو دیا دل یہ ہوئی نادانہ
رگینی جانب صیاد تہ دام نظر	تکاحہ چسپ نہ دم فوج تماک باہی شوق
طرز آہی تری کوچی میں کہرام نظر	جمع عشاق میں ناموں سی پابھی شہر
کعبہ میں پھر بخدا آتی ہیں انعام نظر	دل ہی تصویر خیالی تباہ کاشان

منتظر آنیکا اوس ماہ کی رہتا ہی سحر

زہی ہی جانب درجہ سی شام نظر

دم سجود بابل ہوئی بمجھو غزل خوان

شک سی ان جلسہ سیسا جہان کی گیلد

از خم تن بین سکرانی تیغ بران و یکدیگر  
 مست بخور و هو گیا میں چشم جانان و یکدیگر  
 کیا اگر قیامتاً همیشه سر و گلشن بین  
 چھپکے تاری ہو اگر کتب ح متناظر  
 خاکساروں کا پڑا ہی می صبا اسپر غبار  
 کیا رقیب و سیئه و لیدین کھیا چ و تاب  
 سنگ غم سی استخوان بین می ای اهل نظر  
 بر الویج که کوی جانان کی موی و چننا  
 تما بہت نایان اپنی خوب نمائی پڑ  
 جب شب وقت میں ماند آتش مری و نکا  
 ہو گیا اپنا گریبان مثل سبوتا تار  
 ہی جو ذوق تیرہ و کیو مری سنی کی  
 عند ایب گلشن الفت ہونین بلور و طلہ

جو سخی بین شاد و مہوتی ہین مہان و یکدیگر  
 دل کو اک سودا ہوا زلف پریشان و یکدیگر  
 ہو گیا سید جہانم و لون جانان و یکدیگر  
 نور انشان حیدین نور انشان و یکدیگر  
 حجاز راوست می بخوت کارمان و یکدیگر  
 شب کسیری یا تھہرین گیسو جی جانان و یکدیگر  
 پس گسارین گردش چشم حسینان و یکدیگر  
 رنگ فوج ہوتا ہی لڑ کو کھا و استان و یکدیگر  
 آئینہ حیران ہوا تصویر جانان و یکدیگر  
 پانی پانی ہو گیا اب و بسا ان و یکدیگر  
 آج دست غیر مری س کل کارمان و یکدیگر  
 جانی کاشن کو پہلی یکتا ان و یکدیگر  
 ہو رہا بل محبتی ہی مرغ گلستان و یکدیگر

بسکہ عشق شایک سوئے کنوین جھکوائی  
چاہ سی نفرت ہوئی ہی جو خوابان دیکھ

باغ الفت میں گل و شبنم کی صورتی سحر  
یا زہنتا ہی جاری چشم گریان دیکھ

باغ سوزان کا نہیں جاوہر دل بتیاب	شمع روشن ہی نذر کشتہ سیاب
عشق تین کی پیشہ سی طائر سیاب	لوٹا ہوں بہت مرغ دل بتیاب
برق شنی می رخسار پر چھوئی	چھا گئی کالی گھٹا خوشید عالم تاب
نقش پائی گل کھلائی چاندنی کی سیر	میرہ کلکاری ہوئی ہی چاؤرتاب
پلکین میں یروز بر صحت صورت جہم خال	محو مطلق ہو نہیں اقرآن کے اعراب
عین کعبہ چشم ز فرم تہی اچاہ وشن	بینی و ابروہین غائق منیر مجرب
بسکہ ہی یاد سحاب لہ میں باران اشک	لوٹا ہوں برق کی مانند فرخ تاب
وان کو رویا رات کو سوانہ یاد زلف	چھا گئی اشنگے اسی دل بتیاب
چونک چٹک تھابوں کھج کر جو لگائی ہی	مستقل خواب پر شان کھتا ہوں غائب
گر سیوال ہوئے دندان پینے ہی سحر	کشتی سائل وان ہو تو نیکی آب



بوسہ وندان پناہ گوئی رسوائی خلق  
 یاد ہی اوس گلبدن گارم محل سابد  
 جا نگہ خورشید و بن ہی شب فروز  
 چشم افغی ہر پہلجی شاد و باہی کھکشان  
 آفتاب حسن بر روشن زمین مروج  
 کس قدر تار یک ہی اپنی شب تار فروز

آبرو کھو بیٹی ناحق اک دریا پیر  
 پڑتی ہی کب آنکھ اپنی قائم و سجا پیر  
 اوشہا آب آتش فشان نیرم لہ متیا پیر  
 مارا بیض کی ہی کفچی کا گمان متیا پیر  
 لوتھی ہین بجلیاں جام شہا متیا پیر  
 رشک تارونکو ہی نور کرکات شہا پیر

ماہستانی پر ہوا وہ مہر و شہسب نقاب

ای سحر چھٹی ہوئی چہرہ متاب پیر

جان عالم جو ہین مال ستم اسیا بدین پیر  
 جان تیا ہونیدن ایسی ستم اسیا بدین پیر  
 تا ہی دوسری ہین جلو خانہ انور کی تمام  
 ملوق فرسخیہ کی اب خلق خریدار ہوئی  
 میری یوسف کا خریدار ہی ساما عالم

لوتھی پڑتی ہین پرزیا و پرزیا بدین پیر  
 جنگی سائیکو بھی ہی فوق پرزیا بدین پیر  
 صورت کا کھشان جوہ کر ہی جا بدین پیر  
 تیری میوانون کا احسان ہی جا بدین پیر  
 کچھ نہ بندون ہے موقوف نہ آزاد بدین پیر

بندی قدی تری فرض ہی آزادون پر	کس شمشیر گشتن بین جکین سون بر
کان حرقی نہیں عشاق کی فواڑن پر	ناک بین لائی ہیں نہ آہ بتان جرم
یہ وہ آہو ہیں کرین حلقہ جو عیادون پر	چشم وحشی ہی قاتل مرد مہی شوخ
تیز نشتر کرین قد غریب ہو یہ فضاؤن پر	پھر ہارائی ہی عشاق کا خون جوش بدی
ایک ساون پہ شرف کبھی کسی کی بجاؤن پر	آبرو لیتی ہیں عشاق کی پر آنگھین
چست باندھی ہی کر ماری فی بیداؤن پر	پیچ عشاق یہی آہ عدم کیستی ہیں
فوق میری بت ترسا کو ہی جلاؤن پر	قتل کرتا ہی وہ عشاق کو ترسا ترسا
قرمان لین بسیر کبھی شمشادون پر	باغ میں آئی جو وہ سر و قد سنبل
زادہ اک سمت ملک غش میں ہیں سجان	حسن تو بے شکن اوس بت کا ہی اللہ

شاعری کا مربی پایہ ہو سحر کیون نہ باند

میری استاد کو ہی فوق سب استادون پر

مرواوسی کیتی ہیں جو مہر ای اپنی نام

برق کا عالم ہی ہر موج می رفاہم پر

ہیں فنا کس جان تی ہیں مہر پر دام پر

پر تو افکن ہی جو مہر روی ساقی جام پر

گرتی برین ست خانی سخی و گنگی نام پر  
دیکھنی چاند کیا ہی ہ مہر پیر نام پر  
زلزل چھوڑی مجھ کو دکھلا کر گنج گف نام پر  
عیسیٰ مرچہ بیگ لکھ لعل بت نہ کو نام پر  
ابر فی زہر دیا و کیا جو چکا شکس نام پر  
خواب میں بھی سوچتی ہی کہ تھی ہر  
کس قدر ہی ہم رخ مہر و شہ پر آفتاب  
بابلون کی ہی گرفتاری کا گریساؤ شوق  
کیا ہی نسبت سر و قد کی نگریں مجھ ہی  
وعدہ دیدار کی جمع غنائت  
وای ہی سیدہ میں بچہ کتا مرغ بس لکھت  
خوشگستہ بال و بلبلت کہان ہوا  
تشنہ دیدار انھیں مکان مشتاق کلام

مہر و بابی شوق پوری ہی موشی حرام  
ہی بیان صبح کا جلوہ سوا و شام پر  
یعنی وعدہ صبح کا موقوف کھاشام پر  
خون ہو گا خضر کا خط زردی مرہ پر  
برق تری پی پتھاری وانی کا مرہ پر  
آپ نہیں تیا ہو نہیں اپنی نیال خام پر  
ہی رگ اقبوت جو ہی دلتا ازادہ  
کعبہ کی کلانی کی بدلی حلقہ شوق  
سرخمی ایسی خوشنماک ہی گل باہارہ  
جلوہ گر و شوق نورش تیا مست ہر  
کسٹ پوچھو ان بھلائی میں پوچھتا  
کوئی طائر بھی نہیں تیا ہی مجھ پر  
اکھٹا کیو مکر ہو صاحب مہر پیام پر

جسم کا کیا تذکرہ کرتا نہیں رہم گی  
 پروہ کبک او مجھادی روشن نقاب  
 کشنگان چشم قاتل کو جلاتا ہی بن  
 صامت او بیہ آئی ہی نگت جسم سرج  
 کیا ملا وہ حسن ہو گا ہی تشو کا مقام  
 عشق تر کا رخ پیر از حق جی پیچ  
 جبر ساقی پیرین تباہی الکا پیچ  
 لانی تباہی ز شاد کوہ خون مانگی  
 میری حق نی وی چپ نی کجی کوہ

اندون آیا ہی لالی سی بت خود کام  
 کھل چکا ہی بت ہی از عشق خاص کام  
 ایک پستہ ہو گیا سر سبز دو بادام  
 پیرین او جلا کلابی بگیا اندام  
 جنگی مثل جانور ہون بل پیر اندام  
 کاز شتر و گنئی کرنی لگی اندام  
 سنگ پیشہ کو نکو خاک الوہام  
 برگ گل ہر ایک جو ہر بگیا صام  
 سخمہ لالی کا کھلا قاتل ہی صام

اسی صحر ہو بھی ہی اپنی دل پیرین  
 فخر آئینہ میرا سندر کہ جسم کو جام

انتظار یارین و یارہ دم حیرات  
 خاک کوئی ماری ہی وقت میں بستر

میری آنکھیں جاپہرین ماندا حیرات  
 سنگت ہی بجو جا ہی باش حیرات

<p>و غزل و مہر یارین ہی لکھتے حالتِ چو بوقت  صبح سی شام بلبل کسطرح ہوں نوح  شام کو جس شبِ نظر آتا ہی قوتِ مین  شام سی تھوڑے گزیر حاضری ہوں دیکھ  جوش پہ پھر زبان ہن بسکہ ہی یوں  خار و خار آشنائی پوسرین عشق  ہی جو باز آلف جانان کا تصور جانگزا  مہر و شمس کے ساتھ کبھی چاندنی کو بھی پہ  بے تسکین دل مضطر فراق یارین  کھٹکان کھلاقی ہی عالم زبان مارکا</p>	<p>اکید مہ پاتا سنہیں کامردن بھرات  شمع کی مانند ہوں گراں گشت و شہرت  یاد ابرو پھیرتی ہی دل پہ خنجرات  صبح تک دیکھا کیا مین ماہِ آخرت  جای حسد آلِ شناسی ہی تہرات  بسکہ دشت کوہ پر پتھر ہوں بن بھرت  برہنہ ہی ور زبان کالی کا منہ رات  اوج پر تھا کیا مری طالع کا آخرت  دیکھتا ہوں جانبِ باہ متور زات بھر  چشمِ اضنی ہن ثوب ہی کی تہرت</p>
--	--

جب سنی لکھنا کہ سودا ہی مچکوا سی سحر

خانہ زندان مین روز آتی ہن تہرات بھر

ہو گئی پامال ہم ز قناریہ می دیکھ

دل ہوا بیار نکھتین مایہ تیری دیکھ

چھوڑی گئی بات کرنا ہم بھی تھی انکی  
 اشتیاق قتل میں ہر گ پھر کر گئی  
 نقشہ اور یگانہ ای گل اس شیدا کی لکھ کا  
 اب تو غیر ہونے تھی فرصت نہیں اس  
 کیا کہوں جو لوہے پہ پیاں چھپاتی پر  
 سامنی یہی چل اسی کہا یا وانی بھی  
 آتش غیرت سی بکیر کیا کہوں کیا جلا  
 کس قدر شوق شہادت ہی تھیں انکی  
 بات بھر کی اس میں سے ہوں باقی نہیں  
 وامنی کامی کہ نہ لڑ تاک پہنچ کر پڑا

عار آتی ہی نہیں عار تیری دیکھ کر  
 جوش میں آیا ہو تلوار تیری دیکھ کر  
 مست ہو نہیں سگس شہر تیری دیکھ کر  
 جلگیا میں گرمی بنا تیری دیکھ کر  
 رخ پہ بکھری لٹ شکستہ تیری دیکھ کر  
 اک پری کی چال پہ قمار تیری دیکھ کر  
 باغ میں گل شکل امی لدا تیری دیکھ کر  
 سر جھکا جاتا ہی بس تلوار تیری دیکھ کر  
 دل اوجھتا ہی مرا تار تیری دیکھ کر  
 دور سی روتی ہیں اب یہ تیری دیکھ کر

غرق عالم کو نکرنا امی سحر بہت را  
 ڈر ہی منجھو چشم دریا بار تیری دیکھ کر

نہیں زلف شکن جلو گر اہست گریں  
 یہ ٹکڑا ابر کا سایہ فکس ہی ماہ روشن پر

مسلمانند لب یار کی رستی بی شکر  
وہ گل ہی ستر لیکر تا قدم اک نور کا  
انقلابی پنج روشن چپے اوٹنی والی  
سوانیرہ پر خوش قیامت جلوہ گری

سندھ شبنم کی قطری ہی پسینا روی  
نہ کیوں ہو لاف نہ قند اس کا نخل  
رہا کرتا ہوں پروانہ چراغ زیر دامن  
عیان ہی جلوہ روی صنم پشت چار

بہت تو کو شمشاد جمع کو خون گیا او  
شفق کا خون بہا ہی می سحر تیرے گری

جسم صاف یار پر بندہ ہی لبوں پر  
اوس سہی کو نیکوون پیشاک بانوں پر  
سنگ سانی فلک پال کر دی فوج غم  
زرد و پیشین باہوشن یا سنی اس سیاہ  
کیمک ہن برو کر تارہ روش طر خرام  
کھایا تیر ہی شجر کی قبایز بہ شربک  
پشت لبیلی ہوئی جو شین اک کینیا

شمع ساعد شعلہ پنچہ ستین فانوس پر  
سرو کا گلشن میں تابی نظر لبوں پر  
چاروں کو ہو اگر کشت دل مانوس پر  
میشا طوطی کو بی اہ جزوقہ سالو ہنر  
تیر ہی کی کیا ہوا سی گل جلوہ نما ہن  
کیہ اش ہو اسی کلبہ ان تک طبع و نر  
ہی فوی بندہ سی پیش از کند و بونر

ای سحر ہوں کشتہ سرو چان بہ رنگ

چادر تربت بھی ہوشل پر طاوس ہنر

کیون تری رخ سی ہو کامل خدا را

و کہ کامل ہی تصویر تری می روزگار

شمع سان با ہفا خشت لگی مری شکر

ہر گھڑی کرتی ہوشا بت مری تا ہی

قتل وہ ابرو بچ کر تی بین ماند گاہ

آنسو بہا تی مری شیشی ہی غیب نما

دشت غرت بین بن ہر گشتہ لڑ تی

حیات افزا ہی تری گردن دوتی بان

قصہ و اطلال کی کیا سنج او او پیچان

دل شویدہ فی دیار کی دکان چار

موان حبت ہوئی تیرے کجا ہر نیل

روز محشر سی ہی فرقت کی شرب دورا

شب ہی کوتاہ کہانی ہی مری یاد دورا

بشتہ خان سی بھی سی آنسو و نکاح دورا

یون بان تھی کہی صاحب کی زینہا دورا

کس قدر ہی مری سفاک کی تلوار دورا

کہ ہوا نیزہ سی صحر اکاہ ال خار دورا

خضر و عیسی سی تری عمر ہوا سی یاد دورا

شمع سی شعلہ ہی سی شمع شہ گار دورا

زبان کی مزع کاشان ہی ہنکار دورا

میر ہی بن تصویر سی ہر چہ نہ تھی اردور

پیش ازین تھی زبان سی تہ طرار دورا



<p>اے لیکن نہیں ہی شکان گنگا کتیا یوسف پہ یہ ابنوہ خریدارین کا ہجر ہوش میں ہر گشتہ ہم وارہ عین حجت ہی حاکم پہ یہی آپ</p>	<p>۱ ساغری پہ کی ہاتھ ہن فی خوار گلتوسی ہی کمان ہر کاردار کر لی دست ستم ہی چرخ جفا کار ہی دم خرسی جو شملہ ترا سکار دراز</p>
<p>ای سحر ظلم میں ظالم ہن برابر دلوں ایک ہی کاٹ میں چوٹی ہو کہ تلوار</p>	
<p>منہ ہی جو بان نہ گنہ اسی کف ہوس گلشن سی گیا کون جواب آتی ہی ہم رتہا ہی مری غم میں اگر سینہ زنانہ تو پای نگارین سی ہمیں کرتا ہی پال باز بست عیادت کو نہ آئی مری صبا ہاتھ نہیں مان غیر گاتی ہن جو بند ملتا ہوں بس ہاتھ تری ہجر میں دن آ</p>	<p>خونابہ دل میان ہی شانی کف ہوس ہر برگ کی جنبش صدی ہی کف ہوس پیدا ہی جلاجل سی صدائی کف ہوس ملتی ہن کھڑی ہی پائی کف ہوس کیوں بخش یہ پستی ہوئی کف ہوس خوناب جگر میان ہی شانی کف ہوس تربت سی بھی آنکی صدائی کف ہوس</p>

یونی کی عوجڑا کی ہنسو میری سرنگ  
پامال کرو نقش سجائی کف افسوس

انجام ہی شادی کا سحر پنج مصیبت  
آواز جلاجل ہی صدائی کف افسوس

جھا لوں کہ موتی ہن رخ دلیر کی آسپا	تاری ہن جلوہ گرہ نور کی آسپا
چنپا کلی نہیں رخ انور کی آسپا	چھوٹی کرن ہی مھر منور کی آسپا
شیرین لبوں کے گرد پھر کھینچ لو الہو	جمع مگس کا ہوتا ہی شکر کی آسپا
قاتل فی سراقہ کی ممنون یہ کر لیا	پھرتی ہی روح دستہ خنجر کی آسپا
ای فحش ابی خدا کر نہ تھام	مین کب گیا تباہ منبر کی آسپا
کنڈل نہیں ہن چادر عیاض چلو	ہالہ ہی نور کا مہ نور کی آسپا
طلعت گر زکرتی ہی جلقاب	کیا آئی سایہ یار کی سیکر کی آسپا
بلبل ہوں اوس چمن کا نہیں جہنم	کاٹی نہیں ہن سیر گل کی آسپا
ساقی فی آفتاب کا ہالہ بنا دیا	خطِ طلا نہیں لب ساغر کی آسپا
ہیرے کی بجلیوں کی ٹڑپ کینا کہ	دو برق ایک مہر منور کی آسپا

کانون کی بجلیاں نہیں رخ کی اوڑھ	ہیں دو ہلال اک مہ نور کی آس پاس
چپ چپ کے روزخانہ اغیار کو گیا	ہو سکلامہ جبین مری گھر کی آس پاس
بگڑا بھی خورش تو بہنت بنائی بت	گو تھی بشر گمتی نہ کہی بشر کی آس پاس
سودا ہی لٹ یار کا چھوٹی نہ سلسلہ	زنجیریں کھدو قبر پر چادر کی آس پاس

شیعون کو خوف شکنی حشر کیا سحر  
کوثر پر ہونگی ساتی کوثر کی آس پاس

نگ لاتی ہی جنوں مصل سہاراں ہر س	چاک کرتا ہوں بزم گل گریبان ہر س
فصل گل میں دایع ہو تپن ہنوزان ہر س	خوشقند و نبتا ہو مین ہر چرخان ہر س
گل کھلاتا ہی گل خسار جان ہر س	سینہ ہو جاتا ہی آغوش گلستا ہر س
ہی ولاتا مجھ کو کہ ابر باران ہر س	چو شبنم آنکھوں سے جوتا ہی طمع فان ہر س
فصل گل میں کرتا ہوں طوف بیابان ہر س	پیشکش ہی سودست خار و امان ہر س
خانہ زنجیر قد مومن سی مری آبادی	ای جنوں آباد کرتا ہوں زمین ان ہر س
گل تر ہی چھٹی کی کھاتا ہوں تین گلین	سینہ ہوتا ہی چمن فصل سہاراں ہر س

<p>چاشت تو کی دوا دهنون چون کیون شنگ  ای جنون تری دلت ہم ہون کی کسلت  چشم تر سچکار یا خاک بیابان ہی عمر  ہوتی ہیں آلی مری خم کمن مانند گل</p>	<p>ق</p>	<p>بڑھتی جاتی ہی می لف پریشان ہر  اشک ن سہی نگ تلو ہی سامان ہر  وامن شست جہل کر تا ہوں افشان ہر  جیب ہر ہوتا ہی سبز غنچہ خندان ہر</p>
<p>آب و دانہ ہندسی و مٹنی نہیں تیا سحر  کر بلا جانی کا تم کرتی ہو سامان ہر پر</p>		
<p>بھولی ہین غیر و ن بدی یاد فراموش  تو کر مجھی گوا می ستم ایسا دفراموش  وہ سر دسی قد جو خالانی چین مین  شانہ کا جواوس سر کی لفونین گنہر  اوس سر دسی قمری صفت الفتنی  ہاروت صفت ویکمی اوس ہر چہ کج  دم ہونو نہر ہی از زبان تک نہیں آتا</p>		<p>تا حشر ہنوی تری بیدا دفراموش  ہوگی نہ مری ل سہی ہی دفراموش  قمری کو ہر عنانی شمشاد فراموش  شمشاد کو آرمی کی ہو بیدا دفراموش  کیا دل سی ہو یاد قد آنا دفراموش  کرتی ہین وہ صومہ نہا دفراموش  اب تک تو نہیں آکا ایشاد فراموش</p>

گر بنول بیهرم سوس است کی مقابل	سختی کو کرمی بیضه فولاد فراموش
اسلام زبانی ہی ولی یاد تباران	کافر نهونی لذت الحاد فراموش
لبهای شکر خاجو تری خواب بین	شیرین کو کرمین خسر و فراد فراموش
بت منه جو کاتی نهین تا قوس که نهد	کرتا بهون هاله و فراد فراموش
و یکمین ترانقشه تو کرمین حیرت د	تصویر کشتی مانی و بجزر او فراموش
حورون کو کهان یار وین گرم سسی دین	جنتین بھی مونی نه پیرزاد فراموش
نام اوس بت تر ساکا ہی نجات و خطیفه	اذکار فراموش دین او را فراموش

پالغزنی شوازی پچنا سحر اوسکا

شاگرد کرمی گر ره استاد فراموش

کیون غمخیز یوانی تیری حسن پری یاد	هو پری کمی جو تیر اسایه دیوارش
ای جو حسن نازنین پریه دل بهارش	ابو آبا هی بهین دن بجزین سوسه بارش
تونی کھلایا فروع حسن جیانی برق و	مثل موسی هو گئی طالب دیدارش
هون ریاض عشق کاوه عند لیب سنج	گر سنی نالی مری هو جا موسیقارش

با دلیلی تیری فقط ناقوس نهی لاله نین  
 ناتوانی سحر سحر بگفتی لب پیچان  
 چرخ کیندنگس کی آنکسین بین غنچه بکلی  
 اب او نینگلی سوا مشتری خواب گسی  
 روغن بادام چرخ کو چهره پر جامی کلاب  
 آدمی کیا ہی جو تحکیم و کیم که خود نهو  
 طارول کو ہی الفت سوز غم اسی طرح  
 ابتویہ عالم ہی فرسکا جطون کلاوه شوخ  
 ہون سپاری کیون رکھن تیغ ابرو پر گلاب  
 کاش اسی حیلہ سی رخ پر میری چرخ کی گلاب

سکنتہ و حیرت میں بت نہیں ہمیں ای غمش  
 وہاں نکت سی اگر طاری ہوا اکبر غمش  
 کیا بہا حسن مگر وہاں گلزار غمش  
 ہم ہونی دیکھی جو اوسکی ناز کی غمش  
 چشم بہا جسم پر ہی دل چاہ غمش  
 روز ہونین جلیک اسی ہر شہر دو چار غمش  
 اگل پر ہوتا ہی جیسی مرغ آتشوار غمش  
 مگر کئی دس میں اگر تو ہو گئی دو چار غمش  
 ہیز ہی وہ جسکو آئی دیکھا تلوار غمش  
 یا آلی مجھ کو دن میں آنیج سو بار غمش

اسی سحر فرقت میں کس دن میں جاتی نہیں  
 دو گھڑی میں کب مجھی آتا نہیں غمش

نور میں تیری ہرین پیش در وندانی ناقص  
 روبرو چاند سہمی کی تہا بان ناقص

لب پانچ روزه سی ہی لعلی خوشام  
 ماہ کامل سستی ہی رخ کوین کیا  
 روز افزون ہی ترس خج ادا دوا  
 تیری چون کی ادا دیکھ کر گس کھا  
 آکھ راگین ہر گز نہ سنو گدا  
 جوش مستی نہ تھے ہی ہی اپا  
 نایان بڑ گھنیں خساروں پہ قتی  
 بدلی دنی سنی رنگ شرہ خون آلود  
 کفر دین لٹ مرغ یار کا شہیام و حمر  
 خط چشمی تیری ابرو کی چپی یوں قاتل  
 اہل رفعت کی خصو سین ہی نقصان کمال  
 وعدہ وصل سی کیونکہ موت ملی کو

خط رخ سی خطایا قوت تم خطا نہیں  
 کہ تپشیم ہی سہی نہ فرشتان ناقص  
 کامل اک شب تھی انوسین اس جان ناقص  
 چشم فی نور ہی ہی سرور خان ناقص  
 رنگ کامل کا نہیں ہوتا ہی میان ناقص  
 سر کر می ہو تو نہیں ابد نادان ناقص  
 گذریل سی ہی سہی مہیاں ناقص  
 جوش و یاسی نہم پنچہ مدد بان ناقص  
 دیر و کمبہ بین یکن یکے بر مسلمان ناقص  
 جیسی ہو مورچی سی خنجر بان ناقص  
 پیش نور شید سحر ہی رہا بان ناقص  
 سخت دل سست ہے ہی جان ناقص

گوزین ہی سحر کی سر و سامان قص

خول کی نگین گل گس سبایان ہوریا  
منوج رنگ گل نبی سنجیرندان ہوریا  
سہر روشنی شک گل محکوبایان ہوریا  
ہر گلی گلزار کا تختہ ڈولان ہوریا  
رنگ و سنبھل سی حیران پریشان ہوریا  
چاک ہو دروازہ گلشن گسبایان ہوریا  
شبہم تر سی کیون ہر صبح گار ہوریا  
عشک پنچ ماع او سکا یازان ہوریا  
سبز ہوریا حیات جنت بلغ ضلوع ہوریا  
کیون میری طرح انکا و غلطیان ہوریا  
دو سنبھل شعلہ ہر گل ہو چرخان ہوریا

تج ہی ہو گا کمان شکریان ہوریا  
گرا سیکر کل چپان پی گلکشت جا  
تو زو کر سب سوسو چنچا مین خار  
خون دل و فوج او شک جہا مین  
رنگ گل و جابی شبت کو آئی و گل  
گر سہارا فرای سینہ ہونگ و آغ و آ  
نر گیا پال و ہور شید روی گلندا  
گر پی گلکشت ہو روت و آغ و شک  
ہر شجر ہو فخر طبعی نہر شک سبیل  
روندای جابی سبزہ گل کو ہر سر و آ  
شمع عارض کا تر ہی شبت پی گلشن مین

شبہم افشان ہو چشم اشک یزاج



دیکه ای بل اسجی تو غزل طوفان بوی

کیسوکا قصه لب پیری یابا جانی خط	سودانی لبش کو بهی سرین بوی خط
سودانی لبش یار تھا پہلی بال جنا	نازل کمان سی گوی سر پر بلا خط
روز وصال شام منو صبح مشترک	اسی کاش در میان سحر کل جانی خط
چاه و قن سی جوش مین ہی آ زندگی	کیونکر نہ زیر پر وہ جلست چپانی خط
کیونکر نقشہ زار غزل کی زمین نہو	موزون نہر طرح سی کی شنی خط
محبہ ناتوان کو بال کو ترین باندہ دو	جاؤن ہو شوق میں مخموج بجانی خط
وہم ملک تلک ہی سانی ہان محال	تا کو یار کون مر لیک جانی خط
کس شد و مد سی کر باہنی نامی قدم	جب تک آبا خط نہ کہی سکو آخی خط
پرچہ سفیر کونہ دیا خبر جوابات	ابا شتقا نہ لکھتی بہن لکین نامی خط
کیا یاد نامہ بر ہی دل بیت لار کو	لب پر کہی ہی با خطی اور گاہ آخی خط
قاصد جو آیا روح گئی پیشوائی کو	حسرت رہی کہ یار کا پڑھنی نہی خط

## پیش از طلوع مری مرے کا آبی خط

ہی بیل دل عاشق کو خار غار سی خط	شکفتگی گل ترستی سبزہ زار سی خط
ہی داغ نامی دل و چشم اشکبار سی خط	نہ لالہ زار سی سیر آبر سی خط
گلا اوٹھای دم تیغ آبدار سی خط	نہ تر ہون آہ لب نہ زلال و ضل
بشمی ہی نشہ سی عینت مجھی غار سی خط	بدن کی ٹوٹی مین ساقیا ہی کفیت
نہ وعدہ ہی خزان کا نہ کچھ بار سی خط	برنگ گلشن تصویر باغ و دہرین ہون
کسی کو خاک ہو ایسی نبوت نکار سی خط	لگا کی تیر مجھی منفعل ہو اتوکسا
زبان کو بوسہ لبہا می شہد بار سی خط	پسند و لکوی ہی تیر شرم و ملاح حسن
ہوا نصیب عجب یاد خط یار سی خط	کھڑی کھڑی ہی گشتگی سخت و زون
کہ آگینہ دل کو ہی اس غبار سی خط	بسان شیشہ ساعت ہی انقلاب نام
ہی جب چشم و رخ و خال و خط یار سی خط	ہین خار گرس گل مشکان نہ و سبزہ
بنو شراب کا زندان ہیکار سی خط	تم اپنی چشم کیستی کی قدر کیا جا
غرض سر و سہی سی نہ جو یار سی خط	ہی یاد قامت و زوین شیل شک

سحر ہی نام خدا دل کو عشق قامت یا		
یہ حق ہی بہت کہ منظر کو ہی اس خط		
شرم سی فانوس کے پردہ میں رہی چاہی شمع تیرہ بجتی سی مگر گل قبر پر ہو جاتی شمع مینی چینی جاتی پریدانہ اور اونی جاتی شمع ہی چراغان سی مطلب نہ ہی واپسی شمع بجھکنے پر عالم ہستی میں گل کہلا سی شمع حلقہ فانوس ہی بخیر بہر پائی شمع ہی پر پروانہ میری غنچہ گلہائی شمع	بی نقاب مس کا ہو روی شان افزا کہ تبت پر غریب کی چڑائی گل جھلا شمع اور پروانہ کو کتب متناہیں جا ہی تصور وی جانان کا جمعی شمع فرا بعد مردان نام عاشق کو زیادہ ہی نو عجبت ما جنس مجبوقید سی کچھ کم کہنیں حسن گل و یان کو عاشق کی دیتا ہی جلا	
امی سحر گر شام کو آئی وہ مہوش بزمین صورت شمع سحر ہی نویسن ہو جاتی شمع		
صبح کو بی نور ہو جاتی جانی چست شمع مرہم کافور سی اچھا ہو کب ناسور شمع	دیکھ کر سجاو کیونکر زور ہو فی نور شمع وصل مہر و یان زخم دل کو کیا ہو التیم	

<p>حسن جانان خطا کی فیض کیا ہوئی کم جو ہرچ شندل و فانی ہر بلای عشق سنا منا کرا نہیں تیری رخ پر نور سے بزم میں کیا جوا و شک چمن کی حسن کیون نہ اوس پدہ نشین حسن بڑھ جانی اور نہیں سگنا ہی بلکہ شمع سی کا نور شمع چاندنی سی کچھ ضرر پاتا نہیں سوس شمع پردہ فانوس میں بہا ہی جسم عور شمع اوڑ گیا رنگ گل ترکیطرح کا نور شمع پردہ فانوس میں ہوتا ہی زونا نور شمع</p>	<p>مر گیا بیون شعلہ رو کی مین صبا حست کیلکر ای سحر میری کفن مین چاہی کا نور شمع</p>
---	---

<p>چاؤ گر تھم پی پروانہ شبستان ہوا باغ سنگی آمد تری مثل خمین آتش بن ترود نہ مرا تھ لگی گل نہ کھلے جای کر تو پی ملکشت گل تازہ کھلے کھوئی رفیق جو ہمیشہ ہستی ثابت جا حسن بی پردہ اوس شک چمن ہی پیر تھو کی مین شمع فروزان ہوا باغ پیشوائی کو عجب کیا جو خرامان ہوا باغ شبم ترشی جبک عرق افشان ہوا باغ گل جلدین آتش غیرت حسی چان ہوا باغ بال سنبل کن ہون وید پریشان ہوا باغ چار دیوار مین کسطح نہ پھان ہوا باغ</p>	<p>چاؤ گر تھم پی پروانہ شبستان ہوا باغ سنگی آمد تری مثل خمین آتش بن ترود نہ مرا تھ لگی گل نہ کھلے جای کر تو پی ملکشت گل تازہ کھلے کھوئی رفیق جو ہمیشہ ہستی ثابت جا حسن بی پردہ اوس شک چمن ہی پیر تھو کی مین شمع فروزان ہوا باغ پیشوائی کو عجب کیا جو خرامان ہوا باغ شبم ترشی جبک عرق افشان ہوا باغ گل جلدین آتش غیرت حسی چان ہوا باغ بال سنبل کن ہون وید پریشان ہوا باغ چار دیوار مین کسطح نہ پھان ہوا باغ</p>
--	--

دیده غول ہر اک گل ہو بیاں ہو باغ	تو نہو پاس تو گلبن ہو محبوبی حارستان
گل ہر اک شعلہ ایچہ بچہ سوزان ہو باغ	تو جو گلگشت کی آتش غیرت ہو تیز
لب ہر غنچہ بگشتہ سی خندان ہو باغ	آمد آمد جوتری باد بہاری سہمی سنہ
سر وقامت پہ فدا من قربان ہو باغ	صدقی چہری پہ ہو گل لطف پہ سنبل ہزار

خوش سیر اسحر گر پی گلگشت ہے

نہر سینہ زنی روضہ رضوان ہو باغ

رفع کر سکتی نہیں بر ظلمت مذن چراغ	چشمہ پر پہاروں کے چہرین روشن چراغ
سامنی خورشید کی ہو صبح روشن چراغ	رو برو تیری ہین لین بی نواہی چو چراغ
چاند بدلی مین چنپا ہی پاتہ و من چراغ	چہرہ روشن نہیں نہر نقاب ای مہ ترا
شمع ہین شمع کی چہرہ لالہ گلشن چراغ	روی روشن کی تجلی سی مہ سیر چمن
بنگیا دیوار جانان کا ہر اک وزن چراغ	محر عارض جیب ابی پردہ روشن گھڑا
دیکھ لو کا لاہر سیدہ کسا ہی کون چراغ	جہری و شندل کہی پانڈریا پیش نہیں
طاق کام زوہا ہی سانپ کا ہی من چراغ	ہی سیخانہ مرا وقت کی شب بے بس

مثل پروانه شاد و سپر ہو میرا منجرب  
 دشت خشک و بزم جان تیری مجنون  
 ہی ہنر اپا پر مری سرو چرخان کی ہا  
 می سی کر خیار آتشناک کو آغوش  
 چہرہ پر نور او خوش شوق کا ہی حیرت فرا  
 گر پری خیار آتشناک کا دریامیں  
 داغ دل زمین میں مثل مشتعل  
 آزارت یار کا مارا ہون میں بی گنہگار  
 رامی روشن ہو پوچی کیا کینہ تجلی کو تری

شمع واکر خلائی کر پس مردن چہرا  
 غول اکہوت میں تھی تیر پر روشن چراغ  
 بسکہ میں زرش سی کھیر غما سی آن چراغ  
 حسن کی دولت کپا می و شرف روشن چراغ  
 سرو موزون پر نظر آتا ہی یہ روشن چراغ  
 معج کی تھی سی ہو گر داک روشن چراغ  
 مجھ کو کیا درکار ظاہر میں سر مدفن چراغ  
 کیون تو خاموش کہتی ہی سر مدفن چراغ  
 بجھتی ہیں یہاں عقل عقل کل کی مدفن چراغ

پھونکدی لعل مسیالیدہ سی گروہ صحر  
 غنچہ گل شمع بنجانی گل سوسن چراغ

سر سبز ہی بہا رخسان سی قضای باغ  
 ہو بسکہ باغ باغ نہ پھولا سما می باغ

وہ سر و سبزہ لک ہی و نون فرا می باغ  
 وہ گل جو بہ بہا فرا سی قضای باغ

ای باغبان کمال بیگانه جانکر  
 وه عند لب من که بخبر روی کوپا  
 دلکش هری تر عارض گلزن کنی  
 چمکا جنون بهارین صحرای راه بی  
 سودانی قدایکاجبانی سرو کو  
 رنگ خزان بهار دکھاتی همی مصفیه  
 نوحه نوای مرغ چمن چپ گل هی پاک  
 غنچه گلابیان گل و شبنم چام و دل  
 هر صبح پیشوائی کو جاتی هی بوی گل  
 جوش جنون هی عشق دین اک گلزار  
 پروانه نین هی غنچه و بهر لاله زار کی  
 بلبل ده میدان که چکی هی همراه جوش گل  
 هر جای میرا غنچه منتظر گل نشان

هرم چکی کسی مانته بین تخی آشنای  
 دل بین عشق گل بی سرنوایی  
 بلبل سی بھی یقین هی اچھو فوجی  
 ای همی صغیر اس آئی هوای باغ  
 سنبلی سی کیون باونین طیری نهایی  
 کیا بهکو مجر غنچه و بهرین خوش آئی  
 ماتم سرسی کم نهین عشرت سرای  
 میخانه هی بهارین عشرت سرای  
 بلبل هزار جان سی کیون فدا سی  
 سرمن هوای شست هی دل بتلا سی  
 هر دایع گل هی سینیه غیرت نرای  
 رونق ده بهار بهونیم جوش نوای  
 جاونین جسطون مری همراه جایی

فرقت مین سپر گل سی سحر بون گزیندول

باد سیموم سی بی زبون تر هوای باغ

بیتابی دل کنتی نوح دلدار کیطرت

نخ هی کمانی ابرو و خمدار کیطرت

دل نی کیا نخ ابرو و خمدار کیطرت

مانل هی دل قد و شرفه یار کیطرت

بلبل کا آروحام هی گلزار کیطرت

پیرزه مر لعل چشم کو لکھه غیرت سیح

صدقی بدین جنبی نقش کمر گل بلبلین

میخانه می پرست کو بیت الحرام هی

بیتاب دل هی طائر قبله بنا کیطرت

ای حور و لکھه پاؤن جو نقش قدم تری

ابر و کی سمت چرخه قمر کان نهین دراز

بلبل یہ چاہب شوق ہی گلزار کیطرت

سینم ہی ناوک شرفه یار کیطرت

یہ صید خور و روان ہی کماندار کیطرت

منصور حق پرست چلدار کیطرت

اہل طبع رجوع بین زوار کیطرت

منجہ شفا کا بھیجی ہی بیمار کیطرت

پاپوش او کی جاتی ہی گلزار کیطرت

واجب ہی سجدہ خاندہ خمار کیطرت

نخ ہی کمان ابرو و خمدار کیطرت

دیکھون نہ صبر و ناه کی خضار کیطرت

ہی ہاتھ ترک چشم کا تار کیطرت



طافوس باغ و کبک کجایین کزین	و کجین جو تیری تازکی ز قمار کپیون
حاجان اپنی بچکر مه کمنان پوشتی	وه خود فروش کزنی جو بازار کپیون
کاکل کاکر کشتی سی پوپا پر دماغ تها	میل فروتنی نه تها ولد ار کپیون
کاکل کاکل کمال دیا دست شانانی	لایا کشان کشان هم مایه کپیون

هوئی هی شام قتل سحرین هی دیر کیا	خم جیح سی هی ستری تلوار کپیون
----------------------------------	-------------------------------

گیسوی حوری هی فروخته سهار لفت	هی سنبل بهشت برین بار تار لفت
هی بروون سی لری کی دونهی سهار لفت	روشن بین و بلال سی شهاباتی بار لفت
کرتی فسون طرازی مین هی نگافان	مشاطه هی کجلا بهی شانی سی تار لفت
آشفته سر لبر هی پریشان هی موبو	قوی هی جی صبا سبب انتشار لفت
بخشایه آفتاب رخ یارنی فروغ	روشن خط شعاع سی هیتی تار لفت
مانند لعل ننگ سر سیمه کیون نهو	رخسار صاف یار لبر هی مینه دار لفت

افسون عشق لب هی سحر مایه حیات
-------------------------------

ترباک چاہی تھاپی زہر بازلف

دشمن جان ہی ہا ہی ہا ہی فراق	حق نہ دشمن کو بھی دکھا ہی نہ فراق
دوہستو قہری بلا ہی نہ فراق	ہو نہ دشمن بھی مبتلا ہی نہ فراق
کب تلک کچھ ہوں جفا ہی نہ فراق	کہیں یارب ہوا نہ تباہی نہ فراق
کاش عیش وصال ہو یا رب	کاش جان من ہی ہا ہی نہ فراق
خط میں اوسنی لکھا ہی شہرہ وصل	ہو ہی صد شکر از تباہی نہ فراق
گردش چشم یار کا صد قد	پیس مجھ کو نہ آسیا ہی نہ فراق
سنگ کی کہیں گمرو ہوا نہ آہ کی ساتھ	دل جلائی ہیں شعلہ ہا ہی نہ فراق
تو جو آئی ابھی مرض جا نے	شریت وصل ہی واپس نہ فراق
ہو نہیں گردش میں مثل سنگ فسا	سان تیغ ستم چڑھا ہی نہ فراق
بجھانک آئی ہزار مرتبہ گور	ہو بیان خاک کا جڑا ہی نہ فراق
اوٹھ سچا ہاتھی بالین سے	پاپس تیری نہیں واپس نہ فراق
ہڈیان سرمہ کر رہا ہے سر سے	پنچہ زور آنا ہی نہ فراق

بیتقراری و در دوگاهش جان	و یکمین کیا کیا ایچی کبای فراق
ماتم وصل بین سحر شب و روز	ورود اپناهی باهی باهی فراق
جلوه کیا محو تجلی کو ترنجی کلهای برق خنده و دندان غامی یایی شرابی برق نام چشمی کاک من سنی بان پر لانی برق و هیانین قیچی کمر کی جب پک کجای کان کی بختی می یکی تیر کاکل اگر هی سچل چین پیشانی سی نشو جمال رعذالی ابرو و دول هی لیلان شک آهنگین و شن برین خیال مهر روی سیکر پا و لست رخ مین عین اشکبار و بیتقراری ورسی گوش مار کی نکمتهین جراتی مین نجوم	جب علم بواه سوزان فی نشان ایچی شعله رخ کی تجلی و یکیک جلالی برق میری آه شعله را کی سامنی تخرانی برق زرد و تیر شهاب تاب برق شرانی برق پروه ابر سیاهی پهره بابرانی برق سر خطالوح جبین مهری طغزانی برق هجر مین هر خطه آه شعله ایچی حانی برق سیان شب یک وقت مین مین و پانی برق که دیوای ابر بی سر مین سوزانی برق بسیلیون نعل در آتش نیکین هوای برق

جلوہ موج فی زرفام سی شرمای برق

جو شرر چکا ہوا پر ہو گیا ہمتا می بق

دل جلو کو عین بارش میں ہے ایامی برق

اشک میں شگ گنگ آہ رسا ہمتا می برق

اختیاج رعد ہی ہر گز نہ کچھ پروای برق

تیر تو افکن ہو جو ہر وی ساقی جام میں

منہ سی کیو سلک فہم انہیں جو نکلی اگر ہم

و قہر تفت سوز دل سی بقراری چکا

سر و مہر سی پہنکی لکوی افسردگی

از ہر مکان ہے جو شل شک خیم میں پون

امی سحر چین جبین یار کی لکون جو

خط مسطر صفحہ قرطاس پر پنجامی بق

کرتی ہی خون ل عاشق نا کام شفق

دل سی عشاق کی لیجاتی ہی بام شفق

سرخ جوڑی ہی خیل سی بت گلفام شفق

جمع کیا ہیں سحر رات ان رشام شفق

جلوہ گر چرخ پہ ہوتی ہی سر شام شفق

بی شباتی کا ہمیں دیتی ہی پیغام شفق

کچھ بھولتی ہی لب یا جو شر شام شفق

یاد آتا ہی کسید کارخ پر قہر و عتاب

منفصل عارض و شن ستی ہی شوید

گروں زلف منج و رنگ سی انہی کھم

چمکتی سی کچھ کیون پان کی لاکھی نگار

ہو کی طاہر سر گردن ہے جو ہوتی ہی نہان

و کیوں مونی بدین کیوں جانفش کی ہا  
 خون بہا مانی کی محشر میں بھی نہیں  
 بام پر وہ رخ کلام نظر آئی اگر  
 نہ ہٹی کیسٹ بگون سی نقاب گلزار

لطف برسات میں تیری ہی شام شفق  
 خون عشاق کا گردون پہ ہوا نام  
 چرخ پر چھو لنی کالی ز کسبئی شفق  
 دیکھ لہو تم جو کسی روز سر شام شفق

یاد آ جاتی ہی کس مس کی گللابی پوشاک  
 دیکھتی ہو جو سحر روز سر شام شفق

کھوٹھی تیری ظلم کی ہاتھو نسبی تلک  
 دل مہ کا داغدار ہوا زرد رنگ مہ  
 مین شمع سی سو اتھل ہون جور کا  
 روغن بنی ہین اشک فقط داغ دل آہ  
 اب مجھی پیک آہنی بھی کج ادائیگی  
 بولی کہ مار کھانی کی ہین نشانیان  
 محکوبت ستانہ فلک ورنہ دیکھنا

کیوں میری جان ضابطہ شکایت کہتا تلک  
 پہونچا جو شور حسن ترا آسمان تلک  
 جلتا ہون چپٹا نہیں ہون شوق بان تلک  
 جلتی ہین مثل شمع مری اتھوان تلک  
 پہونچاتی کون حال مراد لسان تلک  
 پہونچا جو ہاتھ کا کل ہر فسان تلک  
 کہ روز گنا غرق تجھ کو میں ڈکا یہاں تلک

اوپر ہستانہیں ہی ہاتھ پائی عابثی  
وہنا قبول ہوں کہ زبانہ کی ہاتھ  
گوپا ہی میری ضبط کی اوپر زبان  
جو روپری بہشت و پستانہیں  
ای سروازمین ہی تو جویا نہیں  
تنہا نہیں ہی طوق گلو کا ہی مخفا  
سیا پارہی گل ہی نہیں یاد میں فقط  
ہر چند بال بال ہوں پر زبان حال  
احوال کیا کہوں تن زار و زار کا

پہونچا ہی پی ضعف کا عالم یہاں تک  
پہونچا کہی ہمانہ مری استخوان تک  
سرکٹ گئی یہ بیان نہ اوٹھا وہون تک  
ہی شو حسن بایہ کمان ہی کہاں تک  
گو گو کمان تلاش میں رہی قمران تک  
تنگ گئی ہین پون کی اب پیران تک  
ازبہی عند لیب کو اب بوستان تک  
آئی نہ باز عشق سر موستان تک  
فرقت میں گل گئی ہین بی تان تک

کچھ اوس ہی حال نہ تھیں کہنا ضرور  
آخر سحر خموشن ہو گی کہاں تک

تنگ ہی تھی ہی غمچہ ہان ہنرنگ  
کیون و لو کہوں کہ ہی تباہ ہنرنگ

اب تو کہا نہ غم ہنرنگ و روان ہنرنگ  
سرخ لبون کرتی ہی محبت پان ہنرنگ

<p>دل ہی خاک طریح خون سرو چان بنگر  کرتی ہی کسکو سرخ و تیری کمان بنگر  کب ہو شگفتہ دیکھی غنچہ دہان بنگر  صورت شیشہ چاہی مجھ کو مکان بنگر  بوسون کیا کہو دی رہی تباہ بنگر  ہنسکے کری جو گفتگو سحر بیان بنگر  صورت و شنہ چاہی مجھ کو زبان بنگر  خط کی نموسی ہو گئی زہر لبان بنگر  ایک مکان سرخ تنگ ایک مکان بنگر  بھر لباس چاہی آب و ان بنگر  خضر یہ کرتی ہیں کدین اینہا بنگر</p>	<p>اپنی شہید ناز کو کرتی ہو پایاں کیوں  شوق خدنگ افگنتی کجگو ہوا ہی کیسے  دیکھی کشت آرزو ہوتی ہی کنگ ہی  بنت محبت عشق ہی ہون می پر ہون  نیلا ہوا زبرد سبز لطیفہ سکھینا  بات کی بات میں بن نخل مراد شفق  ابر و ناری ہی عشق تیز ہو جو ہر پان  پیش ازین تھی چشمہ آب حیات جان  حق فی بنایا خلد میں بہر حسن چہین  سرو تر اقدسی ہی لب جو یا حسن  بند ہو ہی ہیں اسی گرم ہی تر گناہان</p>
---	---

زہر خجاسی متلی سب ہیں کیے پیکا

زام قضا ہی اسی سحر عشق زمان بنگر

بیدار دبا وک بشه غمی چکان دل  
 بیار باز چشم سیاه بتان ری دل  
 بی تیره حسن ماه لقاحیست هو گیا  
 باطل خیال فستی ہی عشق نہ را بد  
 اشکون کا کاروانج بر وانج ہنہ آ  
 سرگرم اشک آہ ہون بانند شمعین  
 اسی بت نہ کر تو کعبہ صاحبان  
 اوس چشم نیم باز یہ جب ہی پٹی  
 یہ صورتین تو سب ہیں بظاہر نہ کی  
 نوشین لبونک وصف شیرین کا  
 ابرو و شہ گاہ بجم خیش فرا  
 گلزار کوئی یار کہ کہتین ہین ہونہ  
 اسی بت نہ ہزار بار ہین آرم چکا

ہر دم بسان طائر بسمل طیان ہی دل  
 پامال خوشخامی سرو چان ہی دل  
 سینہ میں چاک چاک بنگ کتان ہی دل  
 باحق مری طوط تر ابد گمان ہی دل  
 ہر دم جبریں کطیح سی گرم فغان ہی دل  
 اختر فشان ہی چشم تو انکھ فشان ہی دل  
 حرمت ضرور ہی کہ خدا کا مکان ہی دل  
 بیمار ہی ضعیف ہی ورنہ چان ہی دل  
 ہی بی ورنہ غنچہ لب بی زبان ہی دل  
 عذاب الیائین بان ہی طلسان ہی دل  
 مقتول زخم خنجر و تیر و سنان ہی دل  
 کہ ہم صغیر طالب سیر خبان ہی دل  
 انتداب تلک بھی تر ابد گمان ہی دل



کس برق و شکر خنده دندانهای باد	بجلی کطیح سینه بین هر دو طمانی
بی لعل ناب بوسه با قوت لب بند	لی مشتری چال که جنس گران هی

قد جفاک گیا سحر گیا عشق خوش قد	
هم پر پر گونی بین و لکین جوان هی	

شک سحاب دیده گران هی آج کل	محبوب برق مال و افغان هی آج کل
چشم پر آب غیرت عمان هی آج کل	دریا کا پاٹ گشته دامن هی آج کل
دل نعل نظاره مرگان هی آج کل	اس شیر کو پو اسی نستان هی آج کل
دل کو خیال کا کل چپان هی آج کل	سنبل کطیح حال پشان هی آج کل
سرتن دوا سی سیر بیان هی آج کل	تله و نکا شوق خیا غیلان هی آج کل
هی جوش شک چشمه چشم پر آب بین	قواره و امهر سر مرگان هی آج کل
خون و بی بسکه دست خنای کی تپان	مرگان بزنگ پنج مرغان هی آج کل
ساتی پونج چمن بین کی لطیف میکش	جوش خورشید بر بهاران هی آج کل
سیر بار حسن شرم هی جنون نسا	صد چاک گل کطیح گریبان هی آج کل

افسون شامی سی پرواہ پری  
 بنجیر لعل سیناں شہرہ کی  
 ایسی دل میں لعل بخش ہے  
 ہر شب شب بیدار ہی ہر روز روز  
 لکھتا ہوں صفت گوہر دندان یار کا  
 تر چھی نگاہ یار کی برجھی سی کمین  
 کیونکہ آہ گرم سی بوی کباب ہے  
 کوچہ مہرشت ہی طوبی ہی ہر روز  
 رہتا ہی بہترین کیف ترک آستین  
 بندی ہیں شک لبت چینی کی حسن  
 خال سیاہ یار پرواہی عروسی  
 ہر تاز لعل مصحف رخ پری بوسہ  
 فیض جنون سی ہاتھ عجب تہ کا

پہنچے ابھی شک سنگیان ہی آج کل  
 پھر ذوق قیامت جہان ہی آج کل  
 ظلمت آفتاب چشمہ حیان ہی آج کل  
 ہی خوشن وصل دل مرشادان ہی آج کل  
 نوک بان کلاک انشان ہی آج کل  
 مجروح مار چشمہ دل جان ہی آج کل  
 دل نہ ہر جہاں ہی آج کل  
 زبان کوتیر ہی تیرہ عنوان ہی آج کل  
 شاید ہمارے قتل کا سامان ہی آج کل  
 اک بت ہمارا نہن ایمان ہی آج کل  
 ہندو کو فکر قتل مسلمان ہی آج کل  
 کافر کو پاس تیرہ قرآن ہی آج کل  
 پایوسہ گاہ جبار بیابان ہی آج کل

کیون غیرت بہشت نہ پانا خانہ  
 تازگاہ رشتہ سدا گہ بنے  
 شعلے بجای آؤ نکلتی پہن متجسس  
 تاری چمک ہی بہن سر آفتاب پر  
 رہتی ہی یاد حاضر حیرت فراموش  
 کیونکہ دعا وصال کی لنگون حق  
 دل پستی ہی گردش چشم سیاہ یار  
 پیش نظر نہیں بہت خانمان آہ  
 آئید دیکھئے ونامرا اور بدکن دانہ  
 آئینہ دیکھتا نہیں ماری غرور کے  
 دوزخ ہی باغ ہجر شعلی بہن گل تمام

اک رشک ہو گھر مری همان ہی آج  
 چراغ کشمکش کو ہر غلطی آج  
 آتش فشان مرادل خوارین آج  
 ہر شب جہین بار پافشان ہی آج  
 آئینہ وار دل مرا حیران ہی آج  
 دل تبادلی فرقت جانان ہی آج  
 کاوش ہوس گروشن این ہی آج  
 عالم مری نگاہ دیدن این ہی آج  
 دریائے لطف سیر حیران ہی آج  
 ایسا وہ خود نمائی پازان ہی آج  
 میدان حشر صحیح گلستان ہی آج

بجی ہی شوق شہ کی زیارت گامی سحر

دل کو ہوا می ملک اسان ہی آج کل

مهر عاشقی کو کر گیا کس حسرت سے دل	نیز پیا عاشق برو کا طلق زیر خنجر دل
بنایا عشق رخ فی مطلع خورشید دل	ہوا ہی قبا بستان سوز اہی منور دل
ہجوم پیراری سی بنا لوٹن کیو تر دل	عجب کج بخت جسک دہی مینی مین طر دل
پسان شیشہ ساعت کیونکر کد دل	غبار خاطر عشاق ہجر کینہ رو دل
ثبات و صبر کی تو بھی کہا دی کن جو دل	وہ قاتل کہ با ہفتا تھان جا لاکہ قتل کا
تہان سنگدل کا یار آہن ہی تپہ دل	میں تیرے خاک میں لکھن ایک کس فرنی کی
کلیجہ بکا لوہی کا جو حسن عاشق کا پتہ دل	وہی شیدا اتمار ہو پستی کی لفت
زباں عمر مثل شیشہ ساعت کد دل	نیا پچھن ہنہ و گہری اس عشق کی

دیا دل تھی اونہی مل گیا بونہیت ہی  
 سحر اب بیت ہو تم بھی صاحب شان دل

تجھی چاہی یا کیسا مار پھول	تری رخ سی ہر شکر گین مار پھول
تو رضا کر گل رنگ پروار پھول	پہنستا ہی بالی مین کیون مار پھول
کروں کیا شب ہجر دل مار پھول	گل داغ تن پر ہی جو شہر بہار

لب و عارض باریک چنیال  
 جاخون مرا تو نمایان ہو  
 مین ہوں گلرخون کاشنید تم  
 تارا وی رنگین اگر دیکھ لے  
 تری آگی ہنی مارون پاہر گل  
 سراپا وہ قاتل ہی رشک چین  
 چمن کا ہی جو سر جو ملو این  
 تو اسی گل گر بہر گلگشت جانتے

نہ غنچہ کی خواہش درکار پھول  
 سرخ تیغ ستمگار پھول  
 نہ کہو سب تر و تھیں گل  
 تو بھل کی نظر نہیں ان چار پھول  
 گئی ہاتھ ادا پاؤں کا کیا پھول  
 وہن غنچہ قد و خاستہ پھول  
 عیان ہیں بیان چہ پھول  
 تہہ کی کر تی شہوپ گلزار پھول

بدن پر نہ صدی سی پڑ جائیں نیل  
 سمجھ کر اوسی اسی سحر مار پھول

جب سی ملنا کر دیا تو فی بٹ خود کام کم  
 خون دل تک چکی ہر وقت دلدارین  
 تو دیکھا نگا جو ترک چشم کی خوزیریاں

جانب منظر سی ہا رہی گر کیا آ اقم  
 ایتھو چشموں میں نہیں باقی برائی نام نہ  
 گور و جشی کی طرح کر جائیگا جس اقم

یار غم سی عمر طفلی من قد لاجملا  
کوی گزیده سار ~~چشم خنیا~~  
چشم بخت گیسو و درشت  
بسکه یک بخت بد چشم از بخت  
وصل کی شب بختی عیاری باز آید  
بخت چاه پو نچتری گهر پاشنه کو  
یاری وعده کیا هی آج آینه کاغذ

بوجبه تپان ~~تپان~~ تو به جانی بی شاخ خام  
آینه پیشکی سکندر تور دالی جام جم  
تو تابی نه اسیر عشق زیر دایم  
بهوش من آتایی تیر عاشق کام کم  
صبح تک تیار محبوب بیم اندام  
بختبایی سربز و کومری به پیام غم  
شام سی کیون مضرب و کلونی تجم

او نه گیا پهلوسی بخت ای سحر و شمع چشم  
بختل آه و کر گیا دل سی مری آرام هم

طبع مال بنین خواهش اقلیم بنین  
صفت طاعت طلاق بختی بختی  
مهر بان یار فاضل خدا سی یار  
سجده محرابین ابرو کی به او فضل

طبع خورده سودای زرو سیم بنین  
حال دل خاک لکھون طاعت ترقیم بنین  
جو را غیار کا مطلق بهین اب سیم بنین  
کس و بختبایی بت تری ترقیم بنین

سبزہ خط کی نظر رہی کہ کتا ہی گل	دست یا قوت قمر خالی کی تیر قلمین
سج و رحمت ہر جان گنزان میں توں	نیش سر پہی بہانیش کشاں بھی نہیں
صداوائی فی کیا پیچی نقشہ تیرا	ہی سر صدا و غلیان یہ دہر نہیں

ای سحر تیغ کا جھکنا بھی ضرر کرتا ہی	
خالی آزار سی کج خلق کی تعظیم نہیں	

وصل کا مژدہ جو پہونچا کاٹن	جان سی آئی ہمارے جبر
ذکر حسن اسن ہوا دیوان میں	سورہ یوسف بھی ہی قرآن میں
قوت دل ہی تو قوت و ح ہی	کیا مژہ ہی تیری منہ کی پان میں
نزع میں بھی عیسادت کو نہ آ	مگر گئی عاشق اسے احرمان میں
گر ہو جاتی پاس میری ہوتی جاؤ	ایک دو باتیں تو سن لو کان میں
بی وفا عیت رکھتی ہو کسے	ایسی کلمے اور ہمارے نشان میں
مل نہ مل محنت سار ہی آیا نہ آ	ہم تری منون ہین ہر آن میں
گلبدن چٹکی کا کیا پسنے وہ گل	چٹکیان لیتی ہی چٹکی ران میں

چرخ غافل بدتر از حیوان و مرد  
 حسن خلق عتیق گریز کار و مرد  
 کوهستان گریز بنی ای مهر و شوش  
 زاهد و گشتی بود بکجاست پرست  
 ضبط اشک آه مجسمی هو سکس  
 بخت بخت پر کس طرح سر سبز هو  
 بندگی تیری ہی خطا سر نوشت  
 سجد نمی کرتا ہوں سو میت انہم  
 کر چکی چو شمع اک عالم کو آپ  
 کیا طلافی رنگ ہی ای کان جن  
 وصل کو کستا ہوں تو کستا ہی یا  
 نا امید می او کی رحمت سی ہی کفر  
 کو دستگیر نہ ہوا انسان مین  
 فرق کیا انسان اور حیوان مین  
 جو ہلالی ہی تری دامان مین  
 کھوتی ہو ایمان کیون بہتان مین  
 جبر یہ ہر گز نہ سنیں امکان مین  
 شوخ ایسی کب ہی لالی پان مین  
 مہر آسا ہوں تری فرمان مین  
 بہت خلل انداز ہوں ایمان مین  
 کیجیے اب تو سرو ہی میان مین  
 زربو ہونی کا پتا کان مین  
 تم رہو گی بس اسی ارمان مین  
 آیا ہی لا تقنطوا سے آن مین



۱۶۲  
 آداب الہی لولاک جبکی شہان مین

مہر روی یار ہو گر جلوہ افکن کب مین  
 باغ حسن یار ہو گر عکس افکن آب مین  
 گریہ تیر اشعلہ رخ برق افکن آب مین  
 پیر کیا کیا عکس نعت روی و شین آب مین  
 آئینہ مین کب ہی عکس لب با قوت فام  
 اس قدر ویا مین تیری یاد مین ای سحر حسن  
 یارنی دریا مین لعل غنبر بنی ہوئی نہن  
 چشم تیرین جلوہ گر نخت دل سنوان نہن  
 غرق ہو وہ بھی جو ہو ظالم کی بی شک  
 چشم طوفان اگر دکھلائی اموج جوش شک  
 گر پڑی دریا مین کس لب بوق قنال  
 طالب دنیا سی ہی غارت گزینوں کو گز

جہم بہت ہے ہر گز آب مین کب مین  
 بلبل کی گان مین کبھی کبھی گان مین  
 شور کی حای لقیہ بند اپنی شہن آب مین  
 سانپ لہریں بلبل ہی ہر سانپ کی مین آب مین  
 دیکھ لی ای جو ہر ہی لعل کو کب آب مین  
 تر ہو اگر کہ سون ملک صحرا کا دریا مین آب مین  
 گھول ڈالامشک کو پیکر و ن مین آب مین  
 صورت تہی ہی محمد کا ہی سکن آب مین  
 ڈوبتی ہی چوب بھی ہمراہ آہن آب مین  
 سنبھلہ ہو غرق ڈوبی رکھ خرم آب مین  
 دم نہن نہن مین جین لبان تیغ آہن آب مین  
 در نہن نہن جتی صدف کا گوہر مین آب مین

کاوش کج علمستان صنادل بکین  
 امین ہی کت بلین ہیرہ درلی مین  
 سیر دریا جا نگہ ای جبے ہی دای  
 نگہ بین جوش صلاوت سی ہی دای  
 غرق اپنی آکسو و نیمین ہی مرا جسم نرا  
 پنچہ رنگین شرارت سی جو دہوئی شعلہ  
 شمع سالن فرین و زان ہون بھنور شعلہ  
 گر پڑی زیا میں عکس عارض شک چمن  
 بلیلو شبنم نہیں پیش رخ رنگین یار

خارسی کہ پہنچ کا اوچھا ہی آہن  
 کسنی دیکھا ہی کلوہر کارورن آہن  
 مثل موسیٰ پ کلماتی ہین زن آہن  
 یہاں شب قت ہوتی تا شیر و غل آہن  
 خضر و دوی تہ نشین ہو جا کندی آہن  
 ترنہین ہوتی ہین نعل سم تو سن آہن  
 موج موج اپنی لی ہتی ہی گن آہن  
 مگر لب شیریں کہ تھی شوخ پرن آہن  
 مثل فوارہ کھڑا ہون باگردن آہن  
 آتش رنگ خاہو برقی انگن آہن  
 پنج شاخ شاخ مرجان ہون شرن آہن  
 پانی کی چادر بنی گلچیں کا دہن آہن  
 آتش گل سر دہی و باہی گلشن آہن

دُر جوی چو رنگ تین لکھا ہے  
 آبداری تیغ ابرو کی کری گرتھان  
 کو ملوث ہوں جہان سی پر کنارہ ہی  
 سایہ تیری قدبالا کا پڑی گزرجھن  
 جوش نین مریا می خم ہی کشتی می ہی وان  
 بنگلی زنجیر پا ہر موج دریای شکر  
 جوش تفت سی رگل بر بہار کی طیر  
 چشم و دندان کا جوی گل چک گیا پوین <sup>عکس</sup>

ہی ہی کبتر ہنگام است جوش  
 پانی کا ایندھ جاکسی میو چو کا جوش  
 تر نہیں ہوتا کہ جی جھل کا ورتھ جوش  
 جابی مرغان جی جوش کا شین آیت  
 زاهدان خشک کا ہی تری دہن آیت  
 ہو گیا رام ای جوش حشر ~~جوش~~  
 تر ہا کرتا ہی اب ہر تار دہن آیت  
 ہر حساب خیرہ ہو گا ز گشت آیت

دیکھئے نکس سن قدیار دیامین سحر  
 جلوہ گری صاف نخل و شت آیت

خیال کا کل روی نگار کہتی ہیں  
 نہ دوش پیش سو نہ ہزار کہتی ہیں  
 زبس جہان میں ہم آغوش ماریسی ہو

خوشی پھل یوین لیل شہا کہتی ہیں  
 گلے تھامی تو ہم ہیشمار کہتی ہیں  
 بھری بھی نہیں خون فشا کہتی ہیں

<p>حسین ہیں کہ یوں انہیں دیکھا          کیا ہی سینہ کی داغ بیل گنگا          جو کچھ اسٹی انی خود موش آں اسکت          جلایا خوب سچ در لخت حال خطابی          خوش آتی او کو نہین سیر باغ جنت کے</p>	<p>جو مرغ دل کا یہ غم شکار کستی ہیں          ہم ایک جا پہ خزان ہمار کستی ہیں          کہ نقد جان نہیں سیل شاکر کستی ہیں          جگر پہ لالہ لڑنے چار کستی ہیں          جو گلہ خون کی گلی میں ہزار کستی ہیں</p>
--	---

غزل لکھ اور سحر اس میں تو جلدی  
 کہ اشتیاق سخنور ہزار کستی ہیں

<p>خیال عارض گلگون بابر کستی ہیں          عجب تباہ عشق گمشوار کستی ہیں          یکسوی دست خنائی شش شب پی تھی سرا          بنیان خاک کرین اپنی نابوائی کا          جھکا ہی جا تا ہی اک سمت ہم جتنی          یہ کیا غصہ جو دستان آبی پانی تھی</p>	<p>یہ پیش چشم ہمیشہ ہمار کستی ہیں          کہ جسکو زلف دکھائی ہیں بابر کستی ہیں          کہ سرخ نکھیں ہیں بات کا رخار کستی ہیں          کہ بال بھی تن لا غریب بابر کستی ہیں          یہ پھول بدھی کی شافی ہمار کستی ہیں          وہ گوگل بہتری مغل میں بابر کستی ہیں</p>
---	--

جھکات تو کہ میں اور کچھ خیال نہیں

بسان شیشہ ساعت ہر اقلانضیب

نہ کیوں ہمارا سخن سنگی جل مرین جا

جگر عدو کا پھٹا دیکھ خامہ دوبریا

فدا ارادہ بوس کتنا کرستی ہیں

جو خاکسار ہوں ولید غبار کرستی ہیں

کہ مثل سنگ ہوں میں غبار کرستی ہیں

قلم میں ہم لٹو ذوق لطف لہ کرستی ہیں

بسان کشتہ سیابای سحر ہم بھی

نہیں کہیں میں یہ ہر جا و کرستی ہیں

تو ہی پری میں عاشق دیوانہ وار ہوں

ششاق گل نہ مائل باغ و بہار ہوں

شیدامی لہن و شیفہ روی یار ہوں

بیتاب ہوں کہی تو کہی اشکبار ہوں

کاشا ہوا ہوں کھ کی اوس گل کے چہر

ہی ہی نہیں نہیں نی تمھاری کا قتل

اک سر و سبزہ رنگ فی دیوانہ کر دیا

ایجان لاکھ جان سی تجھ پر شمار ہوں

امی ہمصغیر تشنہ دیدار یار ہوں

میں مبتلا می گردن لیل نہا ہوں

بجلی کہی ہوں اور کہی بہر بار ہوں

کیونکہ نہ میں قیب کی نظر نہیں جان ہوں

کہہ ڈالوا کیا بار تو ہوں میں شاہ ہوں

برگ خزان سپاہ خصم سہا ہوں

<p>ننگ خداوی اپنا چاند سامنے غیرت کھا          وصل و حسنم کا گرچہ پڑھا محال          ایسے عہدہ وصال سی جی تیا دیکھے          زندہ ماہرون جھیلکی فرقت کی سختیا          کچھ اور مجھ کو آپ فوجی آتش تھی یہ</p>	<p>نظارہ جمال کا امید وار ہوں          لیکن خدا کی فضل سی امید وار ہوں          صدق تمہاری کب سی یارین تیار ہوں          چار آنکھ کیا کروں کہ بہت شہسار ہوں          بس اک نگاہ لطف کا امید وار ہوں</p>
<p>ہوں سرمد کیون نہ چشم کو اکب اسی سحر          مین پامیال گردش لیں نہار ہوں</p>	
<p>ساقی کا عکس رخ نہیں جام شرابین          چہری کی یون جھک ہی لایا نقابین          عالم ہی سخت دل کا چشم پر آب مین          چشمہ ہوا ہی خواہی مکدر جو حسن کا          عالم ہی بلیوں کا یہ زلف و نمین پاک          زلفین جواونی چہرہ کہو لیں تھل گیا</p>	<p>ہی آفتاب جلوہ نما آفتاب مین          بجلی پڑی چکتی ہی گویا سحابین          مکدر ہی شفت کی جیسی عیان نہ سحابین          کسی نظر گئی تھی عین شبابین          دو برق جلوہ گرین نقابین          دوہمت سی گاہی گس کی نقابین</p>

افشان یہ ہو گا خوشی کسی گنہگار کی  
 آئینہ کس پری کی ہی گلزار حسن کا  
 اوس بت فی گالیان جمہین بنی <sup>شاکی</sup>  
 پیری مین ہکو شوق ہوا ہشی ربا  
 دست خانی اوسنی کمر چو کھیل  
 کیا جانی کہ سخت ہی کس نیند سیو  
 مطلب یہی کہ واری سیمان چشم تظا  
 بیدار کر نہ رفت نہ خوابیدہ کو دلا  
 چلمن مین اسطرح سی عیان حسن یار  
 وہ مست ناز ہاتھ سی اپنی اگر دلا  
 شاید شب مصال کی اب صبح قریب  
 باندھی جو یونانی پہ توئی کمر کوپ  
 مکر بھی ہی خیال جو بٹنی کا یار

نگین کرو لباس اپنا شہاب مین  
 ہر رنگ کی چک جو عیان حجاب مین  
 حاصل ہوئی مراد بہاری عتاب مین  
 ہی عشق آفتاب شب مہتاب مین  
 مونی کمر کچھ اور ہوا چ و تاب مین  
 صورت بھی جو دکھاتا نہیں <sup>اچھ</sup> خوب مین  
 بھیجا کھلا لفافہ ہی خط کی جواب مین  
 خاموش کہ نہ گزشتان ہی جواب مین  
 لہرائی حبسی عکس قمر موج آب مین  
 کیفیت شراب ملی ہکو آب مین  
 بیوجہ قول نہیں ہی مرا نظرات مین  
 باب وفا نہیں مین کی کتاب مین  
 ریز مین فشا ہی مین جو عذاب مین

یہ جان لی جان ہی سدا اطلب	وہ دون کی حسن پر تیکہ نہیں روا
بی اختیار دل ہی ملیج و تاب	بشا کی سینی آج ہی گل گل کو بل دیا
پایا ہی غل خنجر قاتل کی آیت	ہیت کا غل و زہ شہیدان عشق کو
اختر چاک ہی بہن پڑی تہا تب	موتی نہیں بہن جھا کی خسار پر عیا

یارب ہو اس سحر کو زمین نجف نصیب  
ملجای خاک خاک در بو تراب میں

کو نسا دل ہی کہ جھین تو نہیں	جستجو تیری کسی ہر سو نہیں
مثل شبنم ہند یہاں کسے نہیں	پاس جب سی مھر و ش گلہ رو نہیں
دلپرامی دلدار کچھوت با تو نہیں	چاہنی میں دل ہی ہم محبوب ہیں
واغنامی دل گل شبو نہیں	روز و شب بیان اک طرح پر ہی بہا
دیکھ لینا میں نہیں یا تو نہیں	پھر جو بولا جس کی شب مزہج
تجہ میں ہی گلہ و وفا کی نہیں	چاہوں گی آشنائی ہی تری
بی بہت شہری تری کو کو نہیں	کس ہی قد کی تجھ سے نین ہی



عکس رخ سی این ستاری نکلام	کم شریاسی ترا جگنو شین
عقل کہتی ہی کہی نواع کمان	تل سیان گونہ ابرو نہیں
سکدہ میں عشق کی دل ہی گزن	سیان کباب پہلو آہو نہیں
ہجرین بھی ہی تصویر سی صال	شکر ہی خالی مرا پہلو نہیں
گل بدن پر گلبدن میں نواع ہجر	رشک گلشن کب مرا پہلو نہیں
چشمہ خورشید میں ہی شمع	رخ پر آشفہ تری گیسو نہیں
خوشنمائی اور اتنی تلخ گو	لب تری حنظل میں منتقا کو نہیں
یا تو کل یہ قول ورا قرار تھے	یا اب وس الفت کی مطلق ہو نہیں
عیب سی خالی ہی تیرا موبو	کوئی چشم و زلف میں آہو نہیں

صبح دم سیرچمن بی لطف ہے

ای سحر افسوس وہ گلرو نہیں

گروش میں تیری ساتھ نہیں عیاب ہوں

تو آفتاب ہی میں کمال آفتاب ہوں

مخمر ہجر ویری میں دل کباب ہوں

ساتی پہونج کہ آشفہ جام شراب ہوں

رفتی کیوقت مین گمشان سحاب هون  
 بسختی کی تیری ز رمی بره کی هی ی  
 معج هون فراق مین کی هی کاریت  
 بحر جهان مین اپنی نایب هی بی شای  
 ابرو کا هی اشارہ کہ قوس قزح ہون  
 کرتا نہیں شمار کوئی مجھ تیر کو  
 زندہ رہا فراق مین تیری مین سخت جان  
 عریان ہون کفن ملی بعد مرگ بھی  
 غیر وں کو دیکھنی نہیں میتا ہون رو  
 غم تھا کی طرح چشم جهان سی سخا نہیں  
 ساقی غنچہ لب سی گدزنی ہی لب لب  
 ہو جای کوئی بات خلاص مزاج اگر  
 موی کمر کی عشق بی بی بی نشان کیا

اک برق میقار دم صطراب ہون  
 تو برق خندہ ن ہی مین بیان سحاب ہون  
 مہمان کوئی دم کا بساں سحاب ہون  
 مین برق ہون ارہو نقش مین ہون  
 کتا ہی قدیار کہ تیر شہاب ہون  
 مین فرد کائنات مین مد حساب ہون  
 اسی بحر حسن شرم سی آب آب ہون  
 مدفن ہون نصیب خایہ خراب ہون  
 مین سن سحاب کا گویا نقاب ہون  
 سکھاتا اپنی ماہ کو طرز حجاب ہون  
 گویا لب پیا لہ ہون موج شراب ہون  
 معذور رکھ کہ مست شراب سباب ہون  
 ڈھونڈ ہی کوئی ہزار نہ مین مستیاب ہون

دبت مری گناہوں کی کہتی ہی ای تھر

طول شب فراق ہوں روز حساب ہوں

سبزہ ریگاہ ہوں نقش قدم ہوں جاوہ ہوں

اشک حسرت ہوں گناہ خلق ہی اقصا وہ ہوں

صورت تصویر چہریت وہ تباہ ہوں

موی آتش دیدہ ہوں سیاہ آتش داوہ ہوں

کسطح قوٹیم کوہین بی عصا استا وہ ہوں

جامی سی باہر پی آوارگی آواہ ہوں

قاصد باد صبا کا قحط استا وہ ہوں

گر مہشویان صوت ہمہ آتش داوہ ہوں

غرق بحر معصیت نامند موج باوہ ہوں

شام سی مینی پہ آب تک نظر شاوہ ہوں

معتسب کاغذ بہانی بر نہ کیوں آواہ ہوں

پایمال خلق ہوں گل مٹی اقصا وہ ہوں

آبرو ہو خاک ک ہر جانی بڑا داوہ ہوں

مثل آمینہ ہوں شہر محوروی ساوہ ہوں

عشق مین ہی جان و دل کوچ و تاب و غطا وہ ہوں

آہ کی طاقت نہیں اور آمد و لدا وہی

ای جنون جشت ہی شکر آمد و صحن ہا

مثل بوی گل گل جاؤنگا کپڑی چاؤنگا

مصطرب عشق خان دی آتشا کن

وہ شرابی ہوں پسینا ہو گیا شیر آب

ہو گئی صبح اور نہ نکلا گھر مٹی چاؤنگا

دلی توڑین ہوں تو شیشہ مٹی کی

سلسلہ پیرخان کی خانوادہ کالی	بھرتیت ہوئے دست سہوئی باد ہوئے
بٹھیس لگتی ہی نکلتی ہین شر ہر آہ	صورت چھاق میں آتش سجاں قمار ہوئے
الف دست خانی فی کانی لہوین گل	میں چہا کر کندہ سان آتش سجاں قمار ہوئے
میکشی کا مجاہدی پیرخان شہر بسند	دل ہی میں تیرا پالیہ پنی کو ادا ہوئے
نہ تو جہ کی نظر کب ہی کمرابدی ہوئے	مستعد پای چراغ میکدہ استاد ہوئے
شکری شوق و جنون کی کشمکش توی نہایت	کفر و دین کے قیدی ہی گہر و شیخ آزاد ہوئے
متشکر کس گل کا ہون میں تو ان گیسٹ	شکلی ہی سرشتی تھامی عصا استاد ہوئے
کیا سیکر فی ملی ہی و سچ کی عشق میں	وہل کی شمعیں یاسیا آتش آزاد ہوئے
شبنم گلشن ہوئے کاغذ یا مستحکم	ہوئی گل سنگ دی عاشق و لڑا ہوئے

کیونکہ لون ہر عارف ہی ہی ہوتی ہے

حضرت ناسخ کا میں ہی صاحب سجاد ہوئے

جمع پیری ہی سیکر کی غافل نہیں

شرت دیدار جان شبنم گلشن نہیں

برن ہوئی سر ہوا بگر نیون کی نہیں

خانیوالی امی سچ اپنی تپ مہر نہیں

واقف آمدن و ننگی سحر لعل و من نهین  
 جز خیال یار بکتایه ان گذر و من نهین  
 کاروان عمر کا گویا چرخ سحر لعل مرا  
 اپنا آنا تو فی کھنڈیا ہی گرام محال  
 ہونے تپارات بھر ستر چھپلی کھنڈ  
 پسیک موی سر کی صبح پر کی شام  
 جوش بیانی دل صحت ثابت ہو گیا  
 سینہ کا وی کر رہی تیشہ عشق بیا  
 گرم پہلو کہتی ہی بد بڑی ہی شعلہ  
 دواع ہرین لسوز عاشق ہدم آہ گرم  
 بی اثر تیرا فسون ہی جانہ کرم بازیا  
 پیار کی حقون لٹا ہر اوڑھ ہی دلخاک  
 ہو گئیں شہمانی چول ہر خواہیہ

ہی منافق جسکا کیساں نطن ہر و باطن نہین  
 روشناس عکس غیر آئینہ باطن نہین  
 سانس تک چلتی ہی ضبط فغان نہین  
 اسی شکر جان سی جانا تو نامکون نہین  
 بحر خوبی کل کسی پہلو محبی توجہ نہین  
 ہی لب لبام آفتاب عمر باقی دن نہین  
 سینہ عاشق سوا سیما کا معدن نہین  
 اسی فلک سینہ ہمار اعلیٰ کا معدن نہین  
 بازو لسوز فیضی وقت کی تپ فرمن نہین  
 ایک ہم آغوش فرقت میں تپ نہین  
 اسی پر سخاوت چنوں عاشقی ہی جن نہین  
 اسی تپو تپسی یادہ کوئی بد باطن نہین  
 دیکھی کتب مری ہی چرخ پھر ہی نہین

دنگ تانی چلا وہ دیکھا جالاکا	کم پری سی شوخو نہیں ہوت کم نہیں
پسج توی یہ بات تجہ پسج کت پمان	وصف ہیں ساری خدائی کی ونا لکین
قاعدہ بنی صرفہ تھا باطل کیا نہیں اسے	دیکھ صرفی قد جان کا الف سا کن نہیں

بعض حدیثی بقول مصطفیٰ کفر و نفاق  
اسی سحر جسکو نہیں حب علی مومن نہیں

کی نہیں خفگان خاک اٹھاتا چلتی ہیں	قیامت پان تپتی ہیں جب سے نکلتی ہیں
بجاری چشم تر مصل آئسو نکلتی ہیں	یہ ستر ہی برابر جاگتی توی اولی ہیں
شعبہ کہ از غم میں گرم آئسو نکلتی ہیں	برنگ شمع نور سخندان میں گہا ہیں
دم تحریر سو جلال اوراق چلتی ہیں	زبان جامہ کی سوزش پر گرم آئسو نکلتی ہیں
ہم غامی ہر دندان سیلاری چلتی ہیں	تگر گل ساحیا سب میں موی گہا ہیں
بنا سر و چراغان غما ہی ز فرت سی	شراری گل کی اب ہر چہ نکلتی ہیں
ساقی پیران میں غلخا کرانوں پر پر کر	کبھی سودا میں لہ یا میں گہم محبتی ہیں
نگشت نقد بندہ تو نہیں پات ہیں	وال مال کو نہیں لگی چکی سی پات ہیں

اشارہ ابرو و مکران گریا ہونے لگی  
 بہار باغ و گلہاں میں کی بنی تھی  
 خیال لایکی مہر و منت ہر شے فوج  
 پھری ہی فتنہ کیا آنکھ ان جا بوجھا  
 نہیں جنبش کی طاقت مست ویدارم  
 نشانی اوس کی جانی بھی پکاری  
 طمع ہی اک نظر جو شہر سان معانی سی  
 ارب و ندان کی نگاہ کا پاتا ہوں <sup>مضمون</sup> حبیب  
 نہا یا کون بحر حسن و غنی خوش میں اگر  
 شب تار کی فتنہ کی بیان کیا ہوا کی  
 پلائی کسی چشم مست و اروی بیہوش  
 مرض چشم و اب کے حال پر کونتا سہ  
 ہوئی بزم طرب و دل باہر مجلس ماتم

دل شفته سر پر آہ بیدار چلتی ہیں  
 شجر سب کیلک گویا کف افسوس ملتی ہیں  
 کوئی دم کنج غزلت میں سہیوت ملتی ہیں  
 جو دیکھیں خواب میں تو وہ تو پوچھتی ہیں  
 جو پکیتی ہی پاک میں دم کف افسوس ملتی ہیں  
 یہ چھلاک سلیماں کے انگوٹھی ملتی ہیں  
 مرصع ہیں مضامین باجوہ ہر دم و گلہاں ملتی ہیں  
 تو اوس دم سخت دل ہر شاہ کی شکوئی ملتی ہیں  
 کہ قواری خوشی ہی نیرہ نیرہ بھر پوتی ہیں  
 دل اسفند یار و رستم و شان و مہر ملتی ہیں  
 کہی ہیں ٹپٹی اوٹھتی کہی گرتی منہا ملتی ہیں  
 فلاطون مسیحا بھی کف افسوس ملتی ہیں  
 دل عثمانی بلبل سان نہیں تنہا اوچتی ہیں

<p>             خنید قدیر جنگ ساید با تپا شکو کا              یو پی اہل خیابہ کا دل خون بہر قی              بلا ہی جان ہی لنینا دل نور اور وٹھنا ہر              بیان سنگدل کیونکہ نہ سرگرم شرت ہو              اوہی نہ پکتا ہی پکتیت پچا کھا کھا              یہ بھی ہر و مخری گرم بازاری قیدون              نہ کیون بل خون باز و مخر کانسجی جان              نہین پچلی سمانی پچیل غنچ سارانی              طلافی اشرفی لانا ہی پچر پچیش گلشن              گلکی مین اوخ شقد کی ہارن کا نوین           </p>	<p>             معنی نوحہ خوان شمع کی آنسو نکالتی ہیں              مٹی گلگون نہیں شیشی لومہ سی اگلہتی ہیں              تقاضا سن کا ہی بارون پھرین جلتی ہیں              سوشیر اکثر دل ہنگار اسی نکالتی ہیں              تماشا ہی شریعل بن خشان ہی نکالتی ہیں              تری سووانی ہیں جہن بشری یا جلتی ہیں              واد م تیغ پرتی ہی پانی تیر جلتی ہیں              پتی گلگشت حب چین دین ہماہی ہیں              گل نرگس حج کا کہ سر قدم آنکھوں پہ جلتی ہیں              کہان یون پچو پتی ہیں شرا و شرا و جلتی ہیں           </p>
--	--

لبون مین اب کر شلف وہ کتا تھا شونجی  
 نسخہ لعلون سی ہم مارے کیا سر کچلتی ہیں

<p>             جام می سی منتعل ہی قناب سمان           </p>	<p>             زلف ساقی سی ہی شرمہ سحاب سمان           </p>
---	--



سن پری مین کو کج روی ایسا فتنہ جو  
 ہوگی فردا قیامت تھی اسکی باز پرس  
 برق بھونی مرغ زرین فلک آئین  
 جلوہ جلیں سکا پوشیدہ ہو کیا زیر نقاب  
 جب سے کرتی ہیں سچائی لجا تجھ سے  
 گرم گرم یہ مری آنکھوں طمع فانی ہو گیا  
 کوزہ پستی ہی لیں پری گرد و دھول  
 تا فلک طائی تری کافی سچائی کا جو شور  
 ایک جرحہ مین ہی کرنا اک جہان کو مست  
 میری ہون کی ستون ہوں نہر منہ کو  
 برق و شمس کا خندہ دندان نما گرا دی تھی  
 قبضہ قدرت میں جان دوی تیرہ  
 سہم او کی تیر کا پانچ ہی شور و شغل

کیا بلا ہو گا خدا جانی شباب آسمان  
 آج جو چاہو ستم کر لیں آسمان  
 مانگی کر شوق گزک میٹھ کہ اب آسمان  
 مجھ کا حامل نہیں ہوتا حجاب آسمان  
 شرم سہی نہیں فی لی منہ پر نقاب آسمان  
 موج بحر اشک سہی ٹی حجاب آسمان  
 وسمہ شب لکھ ہو صوف نقاب آسمان  
 ہاتھ سنی بہرہ کی چھٹ جانی باب آسمان  
 توڑ ڈالو گنا سبوی پر شراب آسمان  
 سرنگوں ہو خیمہ زرین طناب آسمان  
 بجلیاں برسا عی عاشق پر حجاب آسمان  
 ہی کمان توں فلک ناک و کشہا آسمان  
 خوف سی بخواب تھا ہی عقاب آسمان

<p>سوی خوان الشیاطین بی شکم انداز تو  روز و شب جو دین اوج فلک بنظر  مثل احمد بیت نمازم عالم ناسوت کا  پنجه دست خانی جنب کتاہی شیخ  برق ہی با پتھری ل بیت</p>	<p>ہی ترانا وک مکر تیر شہاب آسمان  در ہم و دنیا راہ و آفتاب آسمان  اک اشارہ سی می ہوشح باب آسمان  نزد و ہوجا ہمی نگاہ آفتاب آسمان  یہ ہی وود آہ میرا یا سحاب آسمان</p>
<p>ای سحر بن میری مولای فضل شمشاد  ملح حیدر سی بھری ہی ہر کتاب آسمان</p>	
<p>نوفشان دم ہر گماشتہ پھر وہ ہون  دیکھنی ہوتا ہی پہلی صول جانان پادشاہ  غیر چشم کمان ابرونی مارا ہی مجھے  اشک کا جو قطرہ ہی آویزہ یا قوت  سبحہ زائد ہی یہ نہیں غضب کہتی ہی  ای جنون ہون دوزش ہر فن و شوق</p>	<p>ولین و پلکین چہین شہر پشیمان و ہون  مجھسی وہ آرزوہ ہی میں جانسی آرزوہ ہون  زخمی تیغ ننگہ ہون تیر شرکان خورہ ہون  خون ل و ماہون مجروح لب خن ہون  بہر حیدر مرغ ہون ام ریا گسترہ ہون  جو چوکان فلک سی کچھ سی خوردہ ہون</p>

دیکهنا میراجا برکتا عجب دل کرده ہوں	ویدہ و دستہ قاتل سبھی لٹائی نیکو
عالم سیری ہی گویا زمرہ برتر ہوئے ہوں	چل سبھی ساری مری دنیا کی ہمراہ شباب
اشک گم و آہ سرور و خاطر افسردہ ہوں	ای کل الفت چشم و لب خارین
آفتاب شہر کستا ہی چراغ مرده ہوں	کیا بلا ہی تی عالم سوز پیش حسن گم
و انکھیں اکہتا ہی ٹھنڈا ہوں چراغ مرده ہوں	صبح پیری دین کا نور لطف سوز عشق

دیکھی ہی بنتی ہی کیونکر دیزبان شہ سوخ ہی  
ای سحرین ایسی باتوں کا نہیں جو کر دہ ہوں

بات مصری کی ڈولی ہونٹھہ شکر پانی ہوں	جان شیریں سی کہیں آپ بہن پانی ہوں
گوری گوری ہوں خیر کہہ رہی ہوں	ماہ نو ابرو کج دانت تری ماری ہوں
مہر چین گروہ ثوابت ہوں سیارہ ہوں	خوشنما خالتی ہوں تو جہارتی آنسو
برگ شعلی ہوں شہر غنچی گل انکاری ہوں	لاکھ رو بہر بدن جان سوز ہی گلگشت چمن
تیر ولد و زکا ہوں شہر تری ماری ہوں	آنکھ لڑتی ہی کشیدہ ہونی قوس ابرو
بی ضرر تیر ہی پانی میں انکاری ہوں	قائمہ اشک میں بخت دل سوزان دیکھو

تو ہوش شغل میں ہوتی ہی مری لکھنبر  
 شربت چول سی صفت مرض ہجر گھٹا  
 چشم ترسی میں نخل ہجر میں نیا و بجا  
 قابل ربط نہیں ای بت ہر جانی تو  
 جان نیا بہرین شوا نہیں اللہ شائین  
 ویکسی منزل مقصود کو کیونکہ سوچیں  
 پھول کی مہنی چھری کھائی تھی آج  
 نیل پڑ جاتی ہیں گیا علیہ بدن باز کی

ای پری ہم و گمان ٹراک کی بہ کاری  
 نوشدار و لب جان بخش کی نظاری  
 دل خزانہ ہی تو مرگان ہی فواری  
 ہم نیا بینگی مگر قون جو کچھ ہاری  
 تجھے دل لاری میں ہر ت تو نہیں ہاری  
 بار عصیان سی گر ان دوش شکاری  
 کوڑی ہو بات کی جیسے ہیں ہاری  
 سخت پھٹائی ہیں جیسے ال قمار کی

ای سحر ہجر کی شب ہی کہ کوئی دیو سی  
 دیدہ غول میں گردون سپین تاری

چار ہو جائیں او سن تی نظر کی این  
 لائی موشی سنجی کی نظاری کی آج  
 نہ یہ چتون پیشوخی نہ یہ گردش نہ بصر

چرخ پر جانیں جھپک شمس قمر کی  
 کسطح کیمینگی خالق کو مشر کی این  
 کیا ہوا گائیگ کس کو جو زر کی این

صاف ہوئی نہیں سٹنگری انکھتیں	مہر و شہسبھی مقابل ہو کر من سے
پنچی احسان ہی کروا ل نظر کی انکھتیں	آنکھ کھلاؤ نہ دیکھو نگاہ الفت سے
دیکھیں ایسی نہیں بجان بشر کی انکھتیں	حور عین آنکھ چرائی تھی ہی چوون سے
کپڑی اوٹتی نہیں صاحب کی انکھتیں	کیونکر گرس کی رہی آنکھ بھی گلشن
ڈھونڈتے ہیں تجھی شمع جاگ کی انکھتیں	آمری جان اب آنکھ پاپت را
ہیں شرم ہی شتاق سحر کی انکھتیں	دم بتنگ گیا اندر ہی ل شب بھر
لاکھ شتاق ہیں ایک نظر کی انکھتیں	آنکھ اوٹھا کر بھی عاشق کو نہ کیا
نظر آئیں نہیں ایسی تو اثر کی انکھتیں	آنکھ بھر کر جی مکیا او سے بیا کیا
پھوٹیں ابتہ کری کو نہ کر کی انکھتیں	خود نہا تجھ کو بنا مجھی خیر ان کیا

تجلی دم میں ہی دم بطنیں سبطین  
یا لہمی رہیں پر نور سحر کی انکھتیں

چرخ پر پروین چٹائی تھی ہنس شمع تاک	دیکھ کر عقد گہر زلف بت بیاک لہن
مردم عالم کو سر نہ فی ملایا خاک میں	گھر موی ہیں جان عشق ابرو شفاک

ہی شرافشان جو ہر دم آتش نگشا  
 خجلہ انگور سی کھانہ تھا بہت دم  
 سر پہ چشم بوسی لب لی تھک کو جان  
 آنکھ ہی جام ملاہل حب فیون خال  
 ہمت عالی نہیں جانیدا سیات خود  
 ہی خیال پہلو ہی گشت سلمان ہی  
 کان کپڑی و برو جسکی ستارہ صبح کا  
 خاک محبتی کرچکا ابر تر رونی کی وقت  
 او کی دل میں کہ حیر کیا اشرید اگری  
 عاشقان چشم وق دیدن قیامت و شہر  
 چھو جانی پائون قاتل کو یہ سو اس  
 بوسہ خال لب شیر لہا اور جان  
 کر ملی دست نگارین تری ہی قی طو

بن گیا ہی شعلہ خنجر پنجہ سفاک مین  
 تیسے ہی ندوین مین بہت لب کئی کئی  
 ہماو دونوں تیرہ کارون ملایا خاک  
 ایک کیفیت ہی قاتل پہ او تریاک  
 کب مین او تاو و نوہل خیمہ فداک  
 ہی پری کب ہی جڑا وکیل تری نک  
 جلوہ گر ہی وہ جڑا وکیل تری نک  
 نوح کا طوفان بھرا ہی فوٹناک  
 جان مین سکتی ہو او ولسر ہی اک  
 عطر فتنی کا ملا کسنی تری پشاک  
 عاشق کو کہی تمنا سر بند مین تراک  
 دیکھ لی تاشیر مٹی ہر کی تراک  
 ہوید برضیا کا جلوہ خیمہ دلاک مین

خاکساری این مهر کی لری ہی رست	آینہ کیسی جلایا تا ہی بلکہ خاک میں
ہو گیا بھرم بھی لقمہ دہان گور کا	بلکسی ہین کیسی کسی آسمان فر خاک میں
نقش مانی ہر وان کچھ پھین در جاوہ	دیو کی حیثیت شجر ہین شست حشت ناگ میں
گلابین میا ہی گرتجا کو امین گل ہین	پاسم کی صاف بو ہی بلکسی شاک میں
کس کا قد کو تر بیان پر ہو ہی فتنہ خیر	ہی پیشو قیامت خجنگا ناگ میں
چاشنی شہدب سی بگنی شاخ نبا	نیشکر کا ہو گیا عالم تری مساں میں

جب مصیبت میں لیا نام علی راحت  
کیا اثر ہی ای سحر حضرت کی نام پاک میں

لیکن تین تاب تو ان گشتان دوزون	مثل تصویر میں اودیدہ حیران دوزون
خون ولاتی ہین کیسی لختان دوزون	زخمی تیغ تبسم ہین دل و جان دوزون
مسی پان مون عزیز لب ندان دوزون	حلیکی ہون خاک سیہ گوہر مر جان دوزون
ہجر میں سینہ و سر سی کھی تھو تھو ہی بط	پھاڑتی ہین کھنٹی امان گریبان دوزون
گنج چرسن کہین گو کہ نگہبان لیسکن	مار نہن ہین تی سی گیسو پچان دوزون

چشم و گیسوئی کیا ز گیسو سبیل کو فریاد  
 جوشش اشک و جھلک دین غمی تر  
 و در تحت سی فانج کجوری قفس  
 قتل کو طالب دیدار کی خاک پیکر  
 سحر و خط کی جو کجی میں رخ نکین بہار  
 تیر ہی آنسو کی کیا مردم عالم کو ہلاک  
 قیس و فرات و مقابل ہو جی حشر میں  
 تم کچھ ہنسی نہ بولی نہ کیا پس غبار  
 کیا تری کشتہ حیرم کی تنہائی پر  
 چشم قمان میں یہ کی نہیں بننا  
 عرض کی ہی لیاقت کی موافق جو  
 کیلے میں بٹتا ہی فو صدق میں  
 کہ نہ دل میں ملا ہو خدا ہی

کیون نہوں بلوغ میں جیران و پشیمان  
 چشم مردم سی گرین قلم و معانی  
 ملک عشق میں ہر طفل و ستان  
 تیغ ابروی کج و شجر شرکمان  
 غم سی پال خان کن کل ریحان  
 زہر قاتل سی ہیں لہر زہر فنیان  
 چھڑا کر بھاگ گئی کوہ و بیابان  
 لیگائی خاک میں ہم سرشت امان  
 ایک گیسو ہیں یہ پوش و پشیمان  
 جوش حیرت سی نگہ شہت و بدان  
 ورنہ شراف بھی پچی ہیں لسان  
 کہ چہ ہیں اصل میں اک قطرہ باران  
 دیر و سجد میں ہی کہ مسلمان



جانتی امجد و حیدر میں مٹی بدین کفر	کہ رہوتی نہ اگر دیدہ عرفان و زنون
مجرورہ کی ہی گردش کا سبب نہ و	کہ شب و زہین سر پر تری تو زبان و زنون
کیا کرین سیر گل و لاله بات انگشتین	ہین سراغ صدمہ ہر ذرہ و زمان و زنون

جلد اب جج و زبیرت سی سحر ہونما

کہین پوری ہون الہی مری زبان و زنون

نازمرگان صنم تیر قضاسی کم نہیں	صاف امتون کی چکت قن بلاسی کم نہیں
آہ آت بارگر برق بلاسی کم نہیں	دود آہ عاشقان کالی گھٹا سی کم نہیں
قتل کرتا ہی واسی ندہ ٹھو کر شجی	آپ کو وہ بت سمجھتا رخت اسی کم نہیں
ہونٹھ پتی ہی تی ہی سیرن تین جان	کو سناتیرامری حق دین علسی کم نہیں
تیری باتو نہیں عجب نام اک لطف	کج ادائی تھی ہی ی بت و ہی کم نہیں
خون عاشق صرف دست پا کر و جای لگا	سرخ خون شونخی شاک خاسی کم نہیں
تیری گیسو طح اسکا بھی موزی نام ہے	یہ رقیب و سیکہ کالی بلاسی کم نہیں
مثل آہن سنگدل تھا وہ سنم پر لگیا	دل ہمارا جذبہ میں آہن باسی کم نہیں

سر چسبی که گریاسایه هواوه یا و شاه  
جان تازه او سنی بی خلق جگر هوا  
خط کی آتی سی هوا گو حسن می یایم

جو مرض نازی اچا نهین من تا کبھی  
سلطنت عشق کزنی پزین تین ملک  
چار انکسین شکل سی جو پزین دیگیا  
هجر جانان جاگزای کیا و دخی فایده

شک چشم غول بی هر اختر تابان  
بخل ماتم پزین نال ورنه شور آتشار  
دل کا آتش که منی جان حق تسلیم کی  
آه من اینی کیون شیر هوای پت بھلا

تیری دیواری صنم بال عاسی کم نهین  
آب شمشیر صنم آب بقاسی کم نهین  
عشق روز افزون مگر بیان ابتدا کم  
خشق اون بیار لکھو کجا کجا کم نهین  
وق کمنه بیان لباس آو شامی کم نهین  
گروش چشم صنم کچه آسیاسی کم نهین  
نوشدار و اپنی حق دین شکسیاسی کم نهین  
هجر کی تاریک شب کالی بلا کم نهین  
بنجی بیتا نسر ماتم سرنی کم نهین  
ابتدای عشق کامل انتھاسی کم نهین  
قاست خم گشته محراب عاسی کم نهین

نور ایش کل بصر و لگو نهین هرگز سحر

خاک کوئی دست مجکو تو تاسی کم نهین

روی وشن کا پری عکس گرانی مین

لب کلرنگ صفائی وندیاں تر

چشم مخور کو اوس ست فی ہونا جو

گرم ترچش گریسی ہونی آتش

زیب ترین و نی کیا آب ان کا جو کیا

رنگ اختر ہوا ہر ایک حباب دریا

ماہ کا اور تری عارض کا پراس جو

جنش موج سی صدمہ نہ کر کو پہنچ

آشنا و نکواری قتل اگر وہ انجھ

نہیں پھولوں پہ شبنم تری عارض

کماشیان موج ہونو شیکھنی پانی مین

کان مین لعل ہی شہزادہ گمرانی مین

ظرف مین ہو کیا ہر ایک بخون پانی مین

ہی تماشا کہ ہی و عن کا اثر پانی مین

شہر مین دیو کی شہر و قمر پانی مین

شب بھایا جو مرار شک قمر پانی مین

ایکجا جم ہو شمس و قمر پانی مین

نازنین ہونہ کھڑا تا بکر پانی مین

موج و گرداب مین تیغ و سپر پانی مین

شہر مین و گہنی مین گل تر پانی مین

مشکاف ہوا ہر ایک حباب کج سحر

باہل و سن شوخ فی و ہونی مین گمرانی مین

امی گل تر یہ نہیں نقش و نگار استین

تیری ساختہ سی ہونی و نی ہوا پانی مین

اشک خیز می می زنگین بهارین

زلف موزی و شمعین چون چاکر

سواد و ندان خرم این تقدیر بویا

شمع کو صدق اوار و با عدیر نو

جای می می چشم حورین جوان چو

کفش با او سوزاکت سحر بی با تو کا

بهری کا آبرو این تجو و عوی

هی رگ گلبرگ تر هر کایت

ایک ہی گر گل نعل و ایک

موتی ونسی بھر گئی جیت کنا

جامہ فانوس کو کر کی شاد

گرد و من اوس پری کی او غبار

ہاتھ بھی وٹھنی نہیں تیلہ ہی

غرق عالم کو کر کی اپنا

ہاتھ پر گل کھانی ہین اوس گل کی چھکی

ایمان نہیں کچھ حاجت نقش و نگار

ماہ اور ہر فلک و کہتی ہین

نوزائے ہو اور و سر کا دوا

ہنات ہین خون چہ چشم ہی ہم

دل مضرب چ کھانہ ہی کیا کیا

شب روز رخ کی چاک کہتی ہین

پس اب سنگ پر سر کا کہتی ہین

خانی جوتیری کفک کہتی ہین

کر کی جوتیری لچک و کہتی ہین

تجھی دیکھیتی ہین جو کھویر وینین مہو  
 ہماری طرح وہ بھی ہوتی ہین پیدا  
 ہونی صبح آیا نہ وعدہ شکن تو  
 اوٹھاتا ہی جب وی دشمن سی پڑ  
 تری منہ کو کیا دین مایو نسبت  
 ہی اک برق سی خرمین دل گرتی  
 جو کتا ہوئی کھویر وینین مہو

تو حسرت  
 تجھی ہر گھنٹہ  
 تری لگا ہر اب تملک دیکھیتی ہین  
 تنق نور کا تا فلک دیکھیتی ہین  
 رخ مہر و مہر بی نہایت دیکھیتی ہین  
 جو دانتوں کی نیری چمک دیکھیتی ہین  
 تو کتا ہی ہان چل سرک دیکھیتی ہین

سحر مہر وین کیا کیا بلائین  
 شرم سی سبج تک دیکھیتی ہین

جلوہ مہر نبوت سی جو ہی انور زمین  
 نور اہلبیت کی ہوتی نہ حامل گر زمین  
 وانغ ہی او کی غلامی کا جہین باور  
 جلوہ گر ہو با ہم پر اسی قباب برج حسن

ہی فلک سی لاکھ جی تبتہ تبتہ  
 مضطرب تجھی صوت کشتی بی لنگر زمین  
 کمرین بندگان ہی خسر رخاؤ زمین  
 کھنوی ہر زمین کر غیرت خاؤ زمین

بوسه از چهره بر چهره تا تو ماه و دو با شرمی  
 در حق افروزی جهان بسته بهی شکر  
 تو بین نیکویشان هی سکه داغ عشق  
 آه آشباری هوشی اگر رفتی خاک  
 مستجوی ملک چو پراپنی نکرستی حرا  
 در کتب همت غافل ملک گیر نیستم  
 دزد با خاک خشان مهر کب نفسی من  
 سند و قایلین سلطان او کی آگی خاک  
 جلوه وندین تیری سکه پائی تباب  
 بی تو خسته جان عاقل کو تو سنگ استخوان  
 رونق عالم هی عالی همتو کنی فیض  
 سوزان شمع نشان کای دوزخ و دوزخ  
 ست عالی ظرف یا کش که بهی جام افتا

با خسته تنی بانی محروم غاوری زمین  
 خنده آن می بهرمان چرخ چهارم زمین  
 بهی بی خوشبو شال تخته غنیمت  
 جوش بلبلان بهاران سی نهوتی تن  
 کون ای منم او حاکم لیکیا سر زمین  
 آج اگر بی نریا کل هوگی چپاتی زمین  
 بسکه جلدیستی بهی بهر و شال و زمین  
 تیری کوچی مین هی جبهه ای صم زمین  
 بنگی نه آسمان شکست و گون زمین  
 سخت پیش حالان هی گرچه تپه زمین  
 تیرین چرخ سی هی و زو شال و زمین  
 کیون نهولر آتش صورت مجر زمین  
 هی بطمی آسمان و برده ساغر زمین

خاک مین کیا کیا ملی خوشی و ناز  
 یونگی پھر ہم آبلہ پاشتی پھی جی خون  
 خواب است گری سنا تھو لنگ  
 سیریت بازار مین سو یوسف ہر غل غل  
 عکس کا کل جلوہ گر آئینہ عارض مین

مصر شاہی کوہی مستہی  
 تیز کرکھی سر ہر خار کا شکر  
 قبر ہی آغوشن ایہ دامن مین  
 واہ مصر مین ہی کیا لاکھوں کی زمین  
 خاک شکار میر کرتی ہی ملک مین

ہند مین بیاب ہی یہ خاک پای پوچھا  
 دیکھی گا یارب سحر کس دن جف کی زمین

تین کی آب شادی دہن ہر گل ہون  
 ستری پانون کیوں ہونہ لہلہ نہا  
 خندہ و چشم دکھا نورخ زلف سیا  
 کیوں نہ حیران پریشان مین ہن صبح  
 غم ہی کیا ہمسفر و مجھو تہستی کا  
 علم آہ غم خیل لم ہی چپ رہت

چمن جوہر شیر کا بیل نہ مین  
 سروتیر اقدو جوہر ہی سحر مین  
 شہاب مین غیاں گل مین  
 شفیقہ رخ کا ہون آشفقہ کا کل ہون  
 ساتھ ساتھ ہی لپی لپی  
 لپی ہر لہر سیاں تل ہون

<p>بوسہ چہ ہو ہی پوچھا ہے مرا          بوسہ لوجہا ہی سرونہیں پتی ہی با          واپسین لاکہی محبی جو گیا ہی سلم          تو جو ہی شمع تو پروا کہ جاننا نہ ہو          رات بکھینچ بھلا خواب شیرین          جانتا ہوں کہ یہ ہی گلشن ساقی          دم نہین ہا شاہرہ زید کہ دم ہی بیجا          عشق ہی عین جانی میں گھلا ہا محکو</p>	<p>اپنی عیال کی تو جانج باہل ہونین          کر رہا شمع کی مانند تحمل ہونین          اپنی صیاد کا مقتول ترناغل ہونین          تو اگر ہی گل شاداب تو بلبل ہونین          موبو محو خیال خط و کا کل ہونین          شمشاد شیشی سی جو آوازہ قفل ہونین          کر رہا آہ نامل آہ پیر و          بد کی طرح سی باہال تنزل ہونین</p>
--	---

ہندی سحر حضرت کاشی کی جگہ خالی ہی

قصہ ہی ہندی عازم سوائل ہونین

<p>مخل دل دایمین شہر گنہ پیدا کرو          شمع سان اک داغ جب الہی پیدا کرو          نخت دل ہن ہن دلین آؤ نغمہ پیدا کرو          خاتمہ کان پر گل نخت جگہ پیدا کرو</p>	<p>شمع سان اک داغ جب الہی پیدا کرو          نخت دل ہن ہن دلین آؤ نغمہ پیدا کرو          اسطرح نخل محبت میں ثمر پیدا کرو</p>
--	---



جوش بی برکاتین کز تابان پدید آید  
 گریه عشق و خون گشت کار پدید آید  
 عشق کوئی نغمه یں گریه زانی کب پدید آید  
 بیکسی مین پایتخت کی فاقه گریه  
 دلیلیں ست کی نہیں جا میری گریه  
 عشق چشم باری مین یہ انقلاب سخت  
 جو دالون پاتھ شل شایہ  
 تب بیان ہوو او سکی شعلہ خبا کا  
 سنگباران ستم چچی تواضع کم  
 دست قاتل سی ہائیک مجھ کو شوق قتل ہی

نخل خشک مین بر سر حال اور بیرون  
 غنچہ کی کسا ہلستی منہتی شست  
 شمع سان مین دوزخ کا بلانی سر پدید آید  
 دشت غریب مین کمانی سفید آید  
 سنگ مین ہر چند گشتا شہر پدید آید  
 سرنہ کوری ہو کر محل بصر پدید آید  
 کھال کھینچون بال کا او وہ کم پدید آید  
 جب بان گرم ماندا شہر پدید آید  
 ہمت ایسی شمشاد پدید آید  
 شمع سان جب قلم مین تازہ سر پدید آید

اسی سحر لکھون غزال دے نری آرتاب

اس مین مین اور نخل مار ہو پدید آرون

ہون و ہیل دلیر شمع باغ اگر پدید آرون

غنچہ کی کاشانہ بی در مین پدید آرون

بوسه جبین بطاگر پیدا کرو  
خون منی سیر پیدا کرو  
چرخ کون جگر پیدا کرو  
صاف انتون کی چاک لکھیا جی چاک  
میتون کے لڑائی گمروئی فرماید  
کر شربت قت کروں دست نون میں  
لالہ کا منہ تھوڑا جوروں یا  
دل گاکر متبای پنج ہو سکی بلا  
پانی پانی شجر کی گنجشکی کی

کفر و ایمان کھنچ کر پیدا کرو  
کیمیا کا خاکسار میں شریک پیدا کرو  
آفتابی دل سچانی کو سپر پیدا کرو  
بہر خیمہ رشتہ سلک گم پیدا کرو  
دلنشین ہی باتوں کا اندازو گم پیدا کرو  
دو ہر شب چھا کر روی سحر پیدا کرو  
مہ طالع ہو دل شب سحر پیدا کرو  
دیکھ کر زنا حق چلا کیوں سحر پیدا کرو  
جوشش اشک استدرای اتر پیدا کرو

ای سحر لکھون غزل سن سحر میں تیری  
بی بہا بحر مل نہی پھر گم پیدا کرو

میرم زخم دل محسوس اگر پیدا کرو  
میرم زخم دل محسوس اگر پیدا کرو

ہجر کی شب شام ہوتی ہی سحر پیدا کرو  
زہر مین سنگ جراحت کا شریک پیدا کرو

جوش حیرت کما عیان شد که پدید آید

هون و قانع گردی نیم پدید آید

لاغلیا کردی ای عشق کلبه و چشم

بال سی بر یکدلی کاش جسم ناتوان

خون قطره آن آرین جو بخشون بعد

زخمی تنگ نگاه چشم مست یار هون

بیانی بانی لبر بود یکی جو باران شر

باند هون جو را بال پیری میا کرد

وصل کی شب صبح کی صبح کی صبح کی صبح

صبح هوتی هوتی پھر ظاہر کروں آشیام

دل اعلیٰ ہون کہ شمع گر کردن

قتل گر محکو کری وہ عین محبہ نما

شمع آستان گلی ہر دم گلابیدہ ہو

اصورت قدیر پیر پیر

خاک دین کی عین غم کا ابرو

بال بیکر شیشہ و ساغر پیر

روزن ز یادین قاتل کی گھر دیکر

شاخ تنوع یار دین گلابی تر پیر

بھر بھر کشتہ تار نظر پیر

برق کا پی آہین سوچم تقدیر

شام کو پنهان کروں نور پیر

اسقدر ای جو پیر پیر

پیشتر خورشید تابان سی

جای سخن شران میں و جگر پیر

دین بھی پھر شوق شہزادہ

شام سی تا صبح سو بار پیر

<p>معدن باقیست ہی حسان گھریدا کرو شکل قفسیہ سبزین موسی شریدا کرو</p>	<p>پوسا جیسی کج بلیتی ہی اگر کی لون کھینچا ہیل کس ہون گرم لائے سوز و فراق</p>
<p>حشر کا سامان کجائی ہی چھی نام فراق کون صورت وصل کی میں آجی پیدا کرو</p>	
<p>پای قاتل پہ ہم اپنا و ہین سر کھتی ہیں وانغ دل کھتی ہیں و زخم جگر کھتی ہیں ایکجا آتش و آب ٹھہرے کھتی ہیں ہم سمند کب طرح آگ میں بھر کھتی ہیں غیرت خوشہ انگور جگر کھتی ہیں گرم آفتل و منظور نظر کھتی ہیں چھائی ہم غم کی گھٹا شام کھتی ہیں مازنین بال سی باریک کمر کھتی ہیں شعلہ آہ جہاں سوزی کھتی ہیں</p>	<p>ہمیشہ ہمتی کی قبضی پہ اگر کھتی ہیں گل لالہ کسطح مال گزر کھتی ہیں خوش آتش گاہ گھیراوی و لیش کھتی ہیں آتش عشق کی سینی میں سر کھتی ہیں سوز و فراق ہی ہم پہ چھائی ہیں سوز و فراق ہی موجود ہی تکرار ہی ہیں یاد میں کامل و خوار صدم کی دل پہ خوش گامی جہت کی تویہ معلوم ہوا خوش رہتی عالم کو نہو برق بلا</p>

جنگی ہاتھ آئی ہر گیسر قناعت ایل

دخت ز پرکھی پڑتی ہنسی کی کھٹکھٹ

اونکی ریت تلخی کیکہ کی اوٹی ہین

لشاک نموش آب ہین باینت جگر ہین

موشگانی جو بہت کتی ہین کدیر

رات ہن کس لب بیان جو رو کا رہتا ہین

کب وہ مال مکر و دنیا پر

پسرخ پوہ پوشیدہ نظر

زیر سر جو کہ سدا باش نہ کرتی ہین

مال دنیا سی ہم لعل و گہر کرتی ہین

کوچہ زلفت ہین شایدم گدگد کرتی ہین

چشم سخی ہم چو جان خون جگر کرتی ہین

ای سحر شام سی آج آنیکا کے ہن خیال

مردم چشم نظر جانب در زکتے ہین

جب جا اوس دل بانی چرخ ہلو ہین

ماہ نو کی پاس اک اختر تابان عیان

شمع سان رہتا ہی اسکی ہاتھ سی سو نہو گد

اشرفی کی پھول قطری ہین شہنم کی

پہنی ل کی ٹکڑی مین کھلاؤن یا جگر

دل کو ہر دم ہی چھوٹی چھوٹی ہین

خال مشکین ای صنم ابرو کی ہین

دشمن جان ہی مول میری پہلو مین

جلوہ گر ہستی غنی گردن کی گدگد ہین

کونسا کا بٹا کی شمشیر ابرو مین

بوسا محبت کجی کنی کی کجی کنی  
سراگ چندی نو طاق کی مین

بسی کشمکشین گین کی مین  
خا نرنگ خا نرنگ پر پروین

برج پستلہ مین ہی کی مین  
آج کل بیٹھا وہ شکست تراز مین

ہی جین پیش نظر اور بلبل تصویر مین  
طاقت پرواز مطلق اپنی بازو مین

ای سحر کو نیکر شبابت مین  
چشم بزم

یہ شرارت اور شوخی چشم آہو مین

ہین نہایت تجوین گوارا مین

بجز راجبہ گوارا مین

پھر ہمسایہ گریہ تنہا مین

پنہ میری خون سی پھر مین آب

یہ دل ہی کہ بیضہ ہے فولا و کا

شکستہ ہی کیون چاک شل کتان

شرابی ہمسایہ مین

بجی و ہریان مطلق ہمارا مین

کہ غیر از وصال سکافا چار مین

تو کیون لطف کا وہ شمار مین

ہوا نرم کیون دل تھسا مین

کہ سخت اس قدر سنگ غار مین

اگر رخ تر باہ پار مین

تری کان مین گوشوارا مین

نہیں دروہجران کا کچھ بھی علاج	کسی کا مت ڈر سی چہ را نہیں
کہا میں نے جب غیر آئی نیاسے	لگا کہنے تیرا جہ را نہیں
ہوئی تیری دوری نہ دیکھ کر	تجھی پسراب بھی ہمارا نہیں
ہوا قبر عاشق پہ کیون گل چراغ	اگر مار کا کل کا مارا نہیں
کیا آتش عشق میں کیون مقام	سمت در اگر دل ہمارا نہیں
نہ کیسی کوئی چشم ایسی ہے	ترسی نہ پھیل نظار نہیں
جو قاتل کو پہی شوق مشق جفا	تو بہت دہ بھی ہمت کو ہمارا نہیں
میں اپنا گریب ان کروں کیا فر	کہ باقی کوئی تار سارا نہیں
تم آئی نہ آئی کی محنت رہو	کسی کا بھی پرچار نہیں
ہی منظور شاید زمانہ کا خون	جو یہ سب جوڑا ہوتا نہیں
ہی جلی سی ناخن بدل لہ نو	خجل دُرسی تنہا ستار نہیں
کہ بھی تو مدد دے ہی ایسی ہے	فقط کیا دہن آشکارا نہیں
کئی عمر سنتی ہوئی ٹیڑھی بات	کہی سینہ سے جی ہی پکارا نہیں

شب بچہ برین غیر یاد سنم	کوئی اور مونس ہمارا نہیں
دم نزع آنا ہو تو آسج	کہ اب حاجتِ استخار نہیں
رہی ہاتھ کیوں پھیلی مرنی کی	اگر شوقِ وصلت فی مارا نہیں
ہوا موی کا کل کو کیوں پیچ و تاب	بتو شعلہ گر رخ تھرا نہیں
تر پنا سمجھتے ہیں دو راز اب	کبھی دم تیرے مازا نہیں
کیا نفعلِ زیت فی ہجرین	کرین کیا کہ کچھ بس ہمارا نہیں
بھی تو زلیخا کو یوسف عزیز	کہ معشوق سی کوئی پیارا نہیں
پھر ہی ہنسی کیوں آنکھ دلا رکی	جو غیروں فی او سکوا و بچارا نہیں
مین ہوں آشنا صادق ای ہجرین	تجھی تجھی زریا کس مارا نہیں
کی کر نہ اچھی آہ تیری سوا	کیسکا ہین اب ہمارا نہیں

سحر و امق و راض و فرادوس

کے عشقِ خوابان فی مارا نہیں

تو زرد ہو گئی موتی کی آبِ یاقین

نہایا ہو کی جو وہ حجابِ زیا نہیں



جواو ترا شام کو وہ بیجا ہے یارین  
 وہ دانت پکھ کی ہر گھر کا آب  
 نگاہ دیدہ مستانہ کا اثر دیکھو  
 تری نہانی سی اسی لہ موج حسن و جمال  
 لگا دیتی ست خانی نی اک پانی یارین  
 نگاہ سب سے دیکھا جواو سی جانب آب  
 یہ کسی حسن طیار کا محاسب  
 وہ مہ جو کشتی پہ جام شراب تھیں  
 یہ بوی جسم میں اس گل کی بھائی  
 نہیں سوار ہی کشتی پہ وہ مشہ فی  
 پنجوڑی بال اوں پیش نی غل کی  
 بہ کشتی کا کل پر خم پنجوڑی بل بیکر  
 دکھائی وہ بت مہر و حسن میرت

گمان ہوا کہ گرا آفتاب دریائین  
 صدف کا ہو گیا خانہ خراب یارین  
 تمام آب ہو اہی شرب یارین  
 ہوئی ہری و ہری کچھ آتے تائب یارین  
 یہ ابلی ہین نہ سمجھو حباب یارین  
 حباب ہو گئی جام شراب یارین  
 ہر ایک موج ہی تاج حساب یارین  
 ہوں ایکجا پہ مہ و آفتاب یارین  
 ہوا ہی آب برنگ گلاب دریائین  
 روان ہلال پہ ہی مہتاب یارین  
 نظر پڑا اگر افشان سما یارین  
 جو موج موج کو ہی پتہ و تاب یارین  
 ہو مشکل آئینہ استوا وہ آب یارین

سناهی کشتی پدوست گرمشن هی کج	بپا هی صحت چنگ رباب یامین
بشک سوزی رنجش کشتی	کھڑا ہو لکی شراب کباب یامین
تری بغیر تھیل لطف شیر آب میں	بنی ہی چین چین موج آب یامین
نہیں گنت دسی کم محبو حلقہ گردا	دکھائی نکھتین ہین سحر جاب یامین
خانی ہاتھ شرارت اسی سنی ہوئی	ہر ایک ہو گئی مچھلی کباب یامین

نہ بنوئی دیکھتہ خاک سوز ہجر سحر  
نگر ملاش کرون جابی اب یامین

مست الفت ہون لیکن می پروان	دامن عصمت آلودہ حصیان نہیں
زندگانی کا مڑہ بی صحت جانان	موت کا سامان ہجر یا کاسانان نہیں
کس غزل میں صفت مہر عارض ناان	مطلع خوشیدی کم مطلع دیوان نہیں
نصرتی کم سبز پشت لخت ان	کون کتا ہی سی لب شہہ حیوان نہیں
ہر نفس میں ہی دم نابو بہاری کاش	غنجی کہلتی لب گلگون خندان نہیں
پرتو خوشیدی قوت فی باقی تاب	لعل لب پرشونی ہرنی نگہ بان نہیں

دینا ایضا و سید ابراهیم  
 دینا ایضا و سید ابراهیم  
 دینا ایضا و سید ابراهیم  
 دینا ایضا و سید ابراهیم  
 دینا ایضا و سید ابراهیم  
 دینا ایضا و سید ابراهیم

دینا ایضا و سید ابراهیم  
 دینا ایضا و سید ابراهیم  
 دینا ایضا و سید ابراهیم  
 دینا ایضا و سید ابراهیم  
 دینا ایضا و سید ابراهیم  
 دینا ایضا و سید ابراهیم

دینا ایضا و سید ابراهیم

دینا ایضا و سید ابراهیم

دینا ایضا و سید ابراهیم  
 دینا ایضا و سید ابراهیم  
 دینا ایضا و سید ابراهیم  
 دینا ایضا و سید ابراهیم  
 دینا ایضا و سید ابراهیم

دینا ایضا و سید ابراهیم  
 دینا ایضا و سید ابراهیم  
 دینا ایضا و سید ابراهیم  
 دینا ایضا و سید ابراهیم  
 دینا ایضا و سید ابراهیم

در این روزها که در وقت است

در این روزها که در وقت است

در این روزها که در وقت است

در این روزها که در وقت است

در این روزها که در وقت است

در این روزها که در وقت است

در این روزها که در وقت است

در این روزها که در وقت است

در این روزها که در وقت است

در این روزها که در وقت است

در این روزها که در وقت است

در این روزها که در وقت است

در این روزها که در وقت است

در این روزها که در وقت است

در این روزها که در وقت است

در این روزها که در وقت است

در این روزها که در وقت است

در این روزها که در وقت است

در این روزها که در وقت است

در این روزها که در وقت است

در این روزها که در وقت است

در این روزها که در وقت است

در این روزها که در وقت است

در این روزها که در وقت است

در این روزها که در وقت است

در این روزها که در وقت است

<p>شب سخت خفته بود گویی بیدار خواب          و دهی گویی این معشوق کا به خواب          عریان در خوابت تن بدار خواب          ملک کو هر بسکه حسرت بیدار خواب          گوئی نه لعل کا هو خریدا خواب</p>	<p>اوس مهر و شکر خواب دین کیا بکنار          ای چشم تار و زنی کا کوئی نه عمر بھر          جاگی ہماری مدہ بیدار کی نصیب          رہتی ہی سوتی مین بھی کھلی چشم بھر          و کلائی اگلا جی قوت انگ انگ پ</p>
<p>خاموشی کی تحریک کہ دلی خواب</p>	<p>نا اونی تو نه فتنہ خوابیدہ کو</p>
<p>ہر تھی سافل ہی گرم بقراری اندون          پھر ہوئی سر سبز سر و جو بیاری اندون          ساقیا پھر آئی فصل نگیار می اندون          صورت تنہم ہی جوش نگیار می اندون          شاید اونی کان کی بجلی اوتاری اندون          پھر گئی کیا ہای پھر قسمت ہاری اندون          پھر گئی ہر غمی ہی جوبیہ ہاری اندون</p>	<p>چشم تری شک بر نو بہاری اندون          پھر حسن آں لہوئی فصل بہاری اندون          ہر طرف ہی جوش لب بہاری اندون          رات بھر پھر اوس گل فرشیہ کی یاد          نعل آتش ہی موم شوق مین ق طبا          نامہ بر جا کہ پھر ا تک نہ کو بی یاد          یار کی فرقت مین پھر ہوش مین نہ</p>

خاک و راتی چهره ای مثل گل  
 بدن چهره ای که نه چهره ای مثل گل  
 جانی تکی جو در این سر نهین چکا  
 درو چهره کامیاشون خرو و سارو  
 و دین بود که پایده هر کل سوار  
 یا و زلو آماهی ده طفت گذشته وصل  
 کیون موی چیک کی که گشته سوار  
 انتظار سرفروغ دین مثل نسو می  
 چهره کاره نی خیال غمزه ابروی یار  
 چهره صورتی لبان تنگ چشم است  
 سانس کی تی هی گرانی تن فیه صفت  
 عاشق آشفته سرهای سر سیمه راج  
 چهره که از چهره عشاق چهره

عشق فی بر باد کی می بهاری اندون  
 لاکه پنهانی کوئی رنج بهاری اندون  
 هر جربان دین یه صفت بهاری اندون  
 که کر می شنی هوئی زاهد کی ساری اندون  
 لایک آتی چین چین گرسواری اندون  
 واکر بائین گلی دین پاری پاری اندون  
 کسی بائین یا دین پاری پاری اندون  
 بهی دین موم گلی نکته دین بهاری اندون  
 چهره موای لیق بازه زخم کاری اندون  
 جوش پری شوشش یا و زار ساری اندون  
 زندگانی تی می عاشق به بهاری اندون  
 زلف مرغول دینی به شایسته اندون  
 زیبا دین چهره گلی هوئی کساری اندون

پھر لگا وٹ کر کی اونٹنی قتل گسا بایا	برجھی پھر برجھی گمہ کی دل پیرمی اندون
یاد میں مٹھس وٹس کی اوگنی اگھو نیہ	رات بھگت ہون میں شمس اندون
غیر فی اوس شوق کی مہندی لگانی ہی	خون دل ہوا جو پانی اگھو سی عاری اندون
وین ل صبر خیر و ہوش و آس را مہ خواہ	ہنگی ہنسی جد سب باری باری اندون
شیخ صاحب غنیمت کی لکھی گاہ چہ	دیکھ لی حضرت کی بھی پر پیہر کاری اندون
روی وٹس مجھ کو دکھاتا نہیں شک	اتھڑا لکھی کی ناساز کاری اندون
ہجر کا دن ہی قیامت شام ہوتی ہی	اہل دل بدکار ہون جینی سی عاری اندون
مسی مٹی کا ہر گویا شوق اوسن لدا کر	گوہر دندان کی چمکی آبداری اندون

ای سحر ہی بسکہ یا وقامت موزون  
 ہو چلی موزون طبیعت چہ ہمارے اندون

اسیر لطف ہون غل حلقہ زرخیر کرتی ہیں	بپا شور قیامت لاشکیہ کرتی ہیں
نقاب سی باہر چاند قیومی کرتی ہیں	دل شب ہو دیا مجھ تینو کرتی ہیں
کھڑی ہو باہر پر بہر تماشا تو بھی اتری	میرے ہون کو لکھی شمس اندون

دل بیتاب عاشق کو جدا کر سیر بولا  
 تراش ناخ قاتل مسکرتی بدلی ہی  
 پرینجامہ بنا دل کے صبح تیرے تصور سے  
 مرے حالت نہیا ہاتھ تنگڑیاں نہیں  
 خم شمشیر ہی محراب کعبہ اونکی نظروں میں  
 اسی کہتی ہیں نسیم مرزا بساوت قاتل  
 کہ نہ ہن سہی چل تھرتی ہیں چنگش کے آئین  
 منو امی کا پڑھنا تا غبار خاطر نازک  
 گنجر و حسن ذہبت خموشی و مدین تجری  
 دل سوزان لکڑی جو کہ ہین چشم گرہا  
 کیا ہی قتل تو اک بوسہ می خسار لکین کا  
 شگفتہ غنچہ دل موتی ہین کی عمر سے  
 لکڑی برچی لکڑی می منظر ہاتھ تیرا

ہم اس پریو اب خاکستر اکسیر کرتی ہیں  
 یہ ناقص ماہ کامل پر علم شمشیر کرتی ہیں  
 پری کو ہم منسون عشق سے تیرے کرتی ہیں  
 لہو آنکھوں سی جاری حلقہ زنجیر کرتی ہیں  
 دھمکی جو چہ تیرے شمشیر کرتی ہیں  
 قصا کا سامنا ہی را تو کبیر کرتی ہیں  
 حواس لیاوتی ہیں جب تیرے کرتی ہیں  
 خطاوس گل کو خطا کا لکڑی کرتی ہیں  
 نہ تار بگشت کو چہ بین وہ تقرر کرتی ہیں  
 ستر مرگان کو نوک شمشیر کرتی ہیں  
 بیت ہین خن ناحق کی نہیں تیرے کرتی ہیں  
 یہ عقد ہی حل تھاری خن تیرے کرتی ہیں  
 مقابل برو و مرگان کجاں تیرے کرتی ہیں



اسیری کی زبیر وادی حشت تہنای	رم ای صیاد کتب سب می پنجر کرتی ہیں
غم الفت سمجھو شیخ جی باریچہ طفلان	فراق یار کی کھڑک جواں کھیر کرتی ہیں
مرض چشم اوں جاوہر کا ہونکا ہین	نہ فسون کا گھڑک ملن شیر کرتی ہیں

تردین سحر کسو دماغ شکر کھتی ہے

جو کچھ کہتی ہیں پس خاطر تنویر کرتی ہیں

عارف لعل سیہم سی کچھ کام نہیں	راحت اجڑ ہی سحر و شام سی کچھ کام نہیں
دل کو یاد دیت خود کام سی کچھ کام نہیں	اب ہین سوس سدا انجام سی کچھ کام نہیں
وکیون اب گھر و صنوبر کو بر لیتی	قامت یار و لارام سی کچھ کام نہیں
عین و مشک کی خوشبو سی کس لگو خوش	نکمت لعل سیہم سی کچھ کام نہیں
جان کج حاجی تو حاجی نہ کروں بات ہی	کج بخش و لارام سی کچھ کام نہیں
بیمروت کی ہین آنکھوں میں شاید رو بو	اسلہی نرگس و بادام سی کچھ کام نہیں
دشت پر خار مصیبت کی فصلا بہتر ہے	چمن کوچہ گلاب سی کچھ کام نہیں
ان بتوں کی لپی کیوں کجی ایمان بیا	اسلہی ستاری نہ بیا ہم سی کچھ کام نہیں

ولین لاونگ کنیبت کا تصور بخدا  
 بنوفا صحبت لہ عین ارین تو خرمی  
 زابط ہو غیر کہ سلسلہ شوق کسی گریز  
 ساقیا فصل ہاری ہی و آغاز شب  
 اندون پاس نہیں جو وہ رخا نہ فرو  
 وورسا غمی و محبوب اور بر طرب  
 گور و کر طول جدائی کی کیا ہی چھا  
 ولین یاد او سکی ہی آنکھوں میں تصویر آو  
 عشق و سنت کا ہوا رہن بیان اپنا  
 اخلال کامل کی محبت کی چھائی  
 طائر زنگ جنا ہو نہیں اسیر ای صبا  
 رند و میخوار مجھی کتا ہی زاہد تو کیا  
 تیر ہی صحت گین رہو گانہ کو جہنم تر

اب مری کعبہ کو ہنام سی کچہ کام نہیں  
 یہاں غم ہجری آرام سی کچہ کام نہیں  
 سچ ہی اب عاشق نہ کام سی کچہ کام نہیں  
 جام دی جام کہ انجام سی کچہ کام نہیں  
 اسیر مہتاب لب لباب سی کچہ کام نہیں  
 گردش چرخ بد انجام سی کچہ کام نہیں  
 اب غرض نامہ سی پیغام سی کچہ کام نہیں  
 شیشہ سی کام نہیں جام ہی کچہ کام نہیں  
 دین سی مطلب نہیں اسلام سی کچہ کام نہیں  
 دانہ سی کام نہیں نام سی کچہ کام نہیں  
 فکر دانہ کی نہیں نام سی کچہ کام نہیں  
 بات جب حق ہو تو الزام سی کچہ کام نہیں  
 خاص سی کام نہیں عام سی کچہ کام نہیں

بهر طوف و برت چاهیں میان بڑے  
کافر حسن ہونیں اس تیرسانی کا  
جی ویں مینی ہین ہم اور تو بڑا کشتا

ای جنون جانہ اکر امی کچہ کام نہیں  
جل مراویں سی سلام سی کچہ کام نہیں  
باز آئی تری انعام سی کچہ کام نہیں

فکر شہرت ہی نہ مطابق نہ تعلیٰ نہی غرض

ہو نہیں گنہگار نام سنی کچہ کام نہیں

بسا خیال رخ گلزار آنگھو نہیں  
مدام نشہ سی ہی نو بہار آنگھو نہیں  
نہیں ہی غراب کی جائیں آنگھو نہیں  
نظر جدھر کو پھر پھر ہی نظر آئے  
چور الیا تری دزد خانہ فی دل کیسا  
دل اہل درد کی لیتی ہوا و کرتی ہو  
غبار خاطر مردم ہی خاکسار ترا  
ہی دست مست مین تیغ سیاہ کھنچے

سحر مدام ہی جوش بہار آنگھو نہیں  
شراب بہار ہی یا خمار آنگھو نہیں  
تجھ ہی بس کہ ترا انتظار آنگھو نہیں  
پھر ہی کرتی ہی تصویر یا آنگھو نہیں  
او نہ ہی کیسا غیلا چار آنگھو نہیں  
تھاںک ڈالیں صاحب ہزار آنگھو نہیں  
کب تک لہری جوشل غبار آنگھو نہیں  
نہیں ہی سر مہیلا آنگھو نہیں

شفق سحاب کی پہلے میں جلوہ آرا  
 صفایا تصویر ندان فی شک کو  
 یہ ہو لٹاک شب ہجر ہی معاذ اللہ  
 فقط قلاق سی نہیں آت ہر ہر موم  
 تصور رخ و خط میں ہون شیر سی  
 پھر اخیال ترا بسکہ شاہ کشور سن  
 پیا ہی آٹھ پر شور و کیش ارب  
 خیال کامل رخ پھر ہا ہی پیش نظر  
 یی ہون حبیب میں دنیا راع و لاج  
 پڑا ہی چشم میں خسار آتشیں کا جو  
 یہ کسی چہرہ گلنگ کا تصویر ہے  
 عقاب چشم کو تیری یہ تھی بس صید  
 ہوا اشارہ ابرو سی دل شہر شیر

نہیں ہن بخت جگہ شکار آنکھوں میں  
 ہی قطرہ قطرہ در آبدار آنکھوں میں  
 ق کہ و خل خواب نہیں مینا آنکھوں میں  
 کہ طفل اشک ہی ہن بقرار آنکھوں میں  
 نہونی بہار گل سنبہ خار آنکھوں میں  
 ق کیسی جانری زینہا آنکھوں میں  
 کہ خواب تک نہیں پاتا ہی بار آنکھوں میں  
 بھم ہی گر توں سیل و نہار آنکھوں میں  
 گھر بھری ہن برای شکار آنکھوں میں  
 ہم میں ایک جگہ فورنا آنکھوں میں  
 چن چن ہی شگفتہ بہار آنکھوں میں  
 کیا ہی مرغ نگہ شکار آنکھوں میں  
 نہ آنکھ مار کی اب تیرا آنکھوں میں

سحر کناری او تھار ہی جوت جوت  
بھڑاتی اشک بہن بی اختیار آنکھوں

پاس وہ رشک کتاب نہیں	ساقیا خواہش شراب نہیں
سرخ پرنور پر نعت اب نہیں	جلوہ برق ہی سحاب نہیں
رنگ بوین مجھل بہن گل تنے	کب عرق رکوشیں گلاب نہیں
تیری چہرہ سی کیا مقابل ہوں	نہرومہ میں یہ آب تاب نہیں
ناتوانی سی لڑکھڑاتا ہوں	مختبب نشیہ شراب نہیں
دل جلاتا ہی آب آتش رنگ	می سی ہو جہت سناہ نہیں
چاند پر چھپا گیا ہی ابرنگ	سرخ روشن تر نقاب نہیں
بل کوئی دی رہا ہی کا کل کو	سر دل کو ہو جہیچ وقاب نہیں
چھا گیا ہی خیال نہ لاف ایسا	شب بھر آنکھوں میں مغل خواب نہیں
وصل کی شب جو غور سی دیکھا	مانع گفت گو حجاب نہیں
باعث تنگی دہن سر مو	دغل و گنجائش جوت نہیں

بند کر تاسے منطقی کا طوق

پاؤں کو ہنر زہ کو وودیاں

پیر چھوڑیں سپاہ کاری کو

خواب و غور چھوڑیں خواب خیال

اوسکی زندگان صاف کی آگے

کہم ہوا دماغ عشق پیری میں

زنگ لب اور فروغ دندان سے

زبان و نیش و پاد پیکر سے

یو کہان سنبل و ہفتہ میں

دماغ دل کا چیب کی ہی قریب

تیرا حیاں ہی بلا گردان

کب پتہ ہی بات لاجواب میں

خط میں کیا کیا مری خطاب میں

اسی بہتر کوئی خطاب نہیں

نہوش و قتل تو ان کتاب نہیں

آبروی و خوشاب نہیں

دھوپ بھیلی ہی آفتاب نہیں

دروم جان میں آفتاب نہیں

ہر حال کی سیج کی تاب نہیں

شکست غم میں پیچ و تاب نہیں

صبح سی دور آفتاب نہیں

چرخ گردش میں حیا نہیں

ساری مضمون میں ہی سحر چید

کونسا شعر انتخاب نہیں

انسان کا دخل کیا کہ پر کیا گز نہیں  
 کسرات سیل اشک روان تا کہ نہیں  
 لاغر ہونے کا راز دین ہر گز نہیں  
 بنی فکدین نہیں ہوشنستان و ہرین  
 قاتل کی پیش چشم ہوا خود و دل  
 تو آسمان سن ہی چہرہ ہی آفتاب  
 پتیا ہی عکس آتش رخ کا دم خرام  
 اقتدری تجلی رخسار تشین  
 روشن بزرگوار ہی مین ہی صحن باغ  
 صبح شب وصال قیامت بیا ہو  
 ہی جلوہ گر حامل جو زامین ماہ نو  
 ثابت ہی جرم ماہ پہ ستیا رو کی چاک  
 نقدان جسم ہی صفت واجب الوجود

خلد برین سی کم ترا ای جو گھر نہیں  
 کب چشمہ سوئی جاگتی ہر چشم نہیں  
 نخل خشک لائق برگ و ثمر نہیں  
 افسر لبان شمع جو پایا تو سر نہیں  
 چلتی ہیں تیر و دستہ شرکان نہیں  
 تار شعاع مہر ہی موی کمر نہیں  
 بیوجہیچ و تاب مین موی کمر نہیں  
 بجلی ٹپ ہی ہی رخ جلوہ گر نہیں  
 کمر آج نخل طور سی کوئی شجر نہیں  
 ہی شور و خروش نالہ مرغ و سحر نہیں  
 تیغ ہلالی آپ کی زیب کمر نہیں  
 قطری عرق کی چہرہ دلدار نہیں  
 حیران ہوں کیوں تون کی زبان کمر نہیں

طی نپین کس طرح سخی ملک م کی  
گستره ز ملک پنج و گره و نپین  
اجی سر و لاله روع حق شرم سی ہی  
سراوین شک آب کب چهر عکس ہی  
پهلوی نقاب بین پروین ہی جلوه گر  
اندک سقد رشب هجران سیاه ہے  
زلف و داری ہی طول شب فرا  
جلتی ہر جلوه در دندان یار  
جاری ہر اشک شمع ہر سینه کی  
تو یکہ خال ہی لب بخش یار کا  
آہا میں لڑکی صورت پروانہ شمع  
ان شاعر و کی دیدہ انصاف کو  
نہ گس نہ چشم باری شبیہ تی ہن

بی زاد و راحلہ ہون کوئی ہمسو نہیں  
پانہ میں چکال ہی جو دوران نہیں  
شبنم کا چہرہ گل تر پراثر نہیں  
آئینہ فلک میں نمایان شبنم نہیں  
اوس شکست کی کانیں عقد گہر نہیں  
تار آگ آسمان پہ کوئی جلوه گر نہیں  
ماند خال کج و مہج شبنم نہیں  
ہر آہی یہ ولیم صدف کی گہر نہیں  
بارش ہی آتش گل تر کو ضرر نہیں  
اب ہر مار زلف خمی و ضرر نہیں  
پر کیا کروں کہ ہامی ہی بال و نہیں  
کچھ بچی حسن و قبح پر انکو نظر نہیں  
ابر و نہیں ترہ نہیں نور نہیں



صبح وطن ہی شام غریبان ہی مریغ

لوہ محروم و ش جویش نظری تھیں

رخت عرفانی پکی فی بار کی حاجت نہیں

رشتہ جہان جہان حاضر ہی بھر دینا

شوق ہی کوں مالی کاسر ہی کر

وہ مسلمان ہیں نہیں رشتہ جسکو کفر

اپنی گھر میں ہی مجھی پر گاربان جکر

جہانیش گمان بارے ہی کہ کتا بھی

حور و ش کی تری مائل ہی پر کیت دل

وصل کی شب میں پوچھو کیا ہی سیر

سینہ کو بی کی صدا یہاں غمہ داؤد

نام زہی چاہی نفرت ہی اہل دعو

وصل ہوتا ہی مسیروں نہ تو ماہی صلا

جسم و سر کو حلقہ و دستا کی حاجت نہیں

ای بت ترسا تجھی نار کی پتہ نہیں

ای تگر موتیوں کے ہنسی کی حاجت نہیں

انسا کی تسبیح کو زنا کی حاجت نہیں

دشت کی خواہش نہیں سار کی حاجت نہیں

سیر کی حاجت نہیں تلوار کی حاجت نہیں

نور کی شباق ہم ہین باکنی حاجت نہیں

راز دل ظاہر ہی کچھ اظہار کی حاجت نہیں

چنگ بربطار و و ہو سیتا کی حاجت نہیں

ہینان و و این شربت مینا کی حاجت نہیں

کوئی بڑائی تری بیاد کی حاجت نہیں

گوہر مضمون علی بن ابیوان مصحح آصف  
جدید و آلب زروز نگار کی حاجت نہیں

مین  
 پرسی که در عکس گل خسار دین  
 قدم با آتش جحر حبت مین نهین و در  
 بنابر هوئی هیت جیل اشک باد و در  
 لگی پانی مین آگاک و در قعر جرسی  
 سنائی کو جوا و تری ه بر مین او ده کاف  
 جگر خون کردی اسی گل تری و خانی  
 هوای بر جانی کو کب سار کان  
 بهار افزای سیل شک بخت و سوا  
 حای با تته ملکر و هوئی گرو چاند کاک  
 قهر و آکشتی مین اگر بر هوئی قاتل کا

کرمی هر موج پیدایچ و تابار دریا  
 شو بهر موج شاخ گل کلهی گلزار دریا  
 گذر تیراک کو بهر تانهدین و شوار دریا  
 خبرنا آشنالی و دوتا بهون چار دریا  
 شرافقان اگر هوا آتشبار دریا  
 بنی هر موج ووش آب پر ز نادر دریا  
 همیشه بچه مر جان هی کما ناخار دریا  
 شناکر تانهدین و دشتی خسار دریا  
 چراغان کاتاشا و کیه الی یار دریا  
 حباب انگاری بهون مرغ آشوار دریا  
 مرغی نکاهون که آگی بصری تلوار دریا

لذرنا بحر الفتی ملامت نه کن  
 اگر بوی پانی پانی گر چرخ کس در دین  
 رگهای چشم کی پر طبعی فانی شک جوشنا  
 اگر کشتی پیه دی حیرت افراستی موی پر  
 طلسم تازه و تر جوش طوفان صاف و کفانی  
 کبری بی عقل و بی تمیز قدر این چه کیا  
 ستم آباد دنیا کب همی جای امن و آسایش  
 ضرر ثابت قدم کو کیا نماند کی نورنگی  
 گر آن تر موی نسی قطره می کردنی آسایش  
 تفت کاشاک شانس می کشت چرخ خیز  
 تو کل جب هو کامل گوهر مقصود با کف  
 سبک روی سلی انسان حاصل راحت نماند  
 حباب سا اگر کھولی کوئی چشم بصیرت کو

این کشتی نهین جزینا این دنیا  
 صدت کی سر و گردی گری باز آید  
 سوا اسکین کی کیمین دیوار دریا  
 بهوشل آینه ستاده آب کبار دریا  
 هر اک میج آبگینی کی بنی وید  
 صحن کیامروم آبی در شوا و دریا  
 بی قهر آب تک نامی کو خورشید دریا  
 که زنگ آلوده کب به تیغه کسار دریا  
 آگهی دوشبانی خانه خمار دریا  
 بو آناخرین مه غرق کشتی دریا  
 صدت کی افاعت طمی در شوا و دریا  
 شنا و غرق هو پیری جو لیک بار دریا  
 نهین اک موج کا زاید و بیک دریا

رقم صنایع انگیزانی کیا ہی صنعت  
لکھا ہی ملک قدرت فی عجیب ترین

چڑھی ہیں ہم ازل سی ساتی گوشہ کی بیستی  
سحر شتی نہیں درکار ویران

ابر ہی کامل سیاہ نہیں  
برق ہی جلوہ نگاہ نہیں

ہر پہلو سے زائسب نہیں  
صبح بان ہی تو شام گاہ نہیں

پیش روہ رشک مہر و ماہ نہیں  
لگے کون دن مثل شب سیاہ نہیں

خلدین ہیں شراب کی نہرین  
زادہ ایک کشتی گناہ نہیں

رخ پر ہی مثل شمع جلوہ نور  
پردہ کچھ مانع نگاہ نہیں

سیر پر ہی ہلال جلوہ نما  
سر پہ کج گوشہ کلاہ نہیں

لب جابجاست برتری ساتی  
خضر خط کو ہنوز راہ نہیں

جان جاتی ہی وہ نہیں آتے  
جھوٹ ہی دل کو دلسی اہ نہیں

ایک عیار ہی تو عمر شکن  
قول وامت برابر نگاہ نہیں

ایک ہی میدان مال لاغوسم  
بان ہو تیری زبان پخواہ نہیں

کاش مین تیغ مغربی ای یار	بزم خربزه بزم کاسین
الف دست دایک کما ہی خیالی	بی سبب شغل شوق کما جبین
تیر خاکی بین سرمه سناقرگان	آبگون و شسته ہی نگاہ عین
پھونکی دیتا ہی سوز فرقت یار	بی سبب حال دل تباہ عین
ہین نظر مین شہار و تابہ گرم	ہجرت کی سبب نجوم و ماہ عین
کیون نہ یاو آئی صحبت شب و روز	جگر بلاقات سال ماہ عین
خود سر وشی پہ یار مائل ہے	ہم کو ہیہات دست گاہ نہیں

سحر اوس مہروش کی فرقت مین	
صبح کب بشل شب سیاہ نہیں	

ناصحو ہجر مین احت کاسر انجام کہاں	تکو آرام مبارک بھیجی آیدم کہاں
ہجر ساقی مین سرت کاسر انجام کہاں	مین کہاں باوہ کہان شیشہ شامان جام کہاں
نئی احباب کی صحبت ہو مبارک	اب مرا فرست کہاں بھلا آیت خود کہاں
محو یا درخ و کاکل ہوں نہیں مجھ کو	دن کہاں رات کہاں نہ کہان شام کہاں

<p>یار شیش منتصیحی ز فزونی شکست شبنمی نیلای ز جوی چو شست ایک بجای از محبت دین جان تک لای</p>	<p>چین آرام کمان عاشق ناکام کمان لب شبنم دین و سیر لب بام کمان میری جان کی پوئی کیا بنام کمان</p>
	<p>جان لی باد رخ و زلف صنم فی آینه بزم نماند کی سحر صبح کمان شام کمان</p>
<p>ایستاد زینت دست مغرور غلام کین عارض کی نهان طبع و کف غلام کین تصویر زری و حسن کی شعلی کی حامل چھانماهی می ناوک بدوزنی سینہ پوشیفه و اعط کی نعل مین کین عین چھوٹی کی بھلاہی کین کین حسن کین</p>	<p>صد و نسی ہوشیار دل چور غلام کین اک چاندنی لی ہر شب بچو غلام کین مثل کف سی چھانماہی ز نور غلام کین دل ہی صفت خائے زینور غلام کین یان شیشہ می ہتھای مستور غلام کین فردوس مین بھیگی گئی کوئی ز نور غلام کین</p>
<p>یار کین شبنم پس مرگ سیکو فردوس مین بھیاہی لی حور غلام کین</p>	

کبک کو شوخی ز قمار تری یاد خود فراموشی مین بهوشی ز فتنه تری میری قاتل کو بتاوی کوئی انداز اوستمگار کردی دل مین اگر کو نوا قمران چار طرف پھرتی بهین کو کو کتی صفی دل به دو کما تری تصویر کار	دلم به مت رعنا کو فی شادان جان اپنی بهیں بجان جهان یوین ابھی کم سن ہی ایسی طرسم یاد قابل حم بهو نہیں لائق بید نہیں بلغمین آج جو وہ غیرت شمشیر مگر ز فوس ہی مانی نہیں بہراوہ
--	--

ای سحر کو چہ کامل مین ہی یاد نہیں دل کمان بھو لکی آیا ہونہیں کچھ یاد نہیں
--

دل فوطا نظر بین بسمل سی کم نہیں تلخی ترع ہجر مین ہی شربت عیات تربت مین بعد مرگ سی ہی رو ہاروت وارامین بقید مین دل ہزار کہتی ہین لوگ میری ٹپنی کو دیکھ کر	ناکہ کشی مین لاکھ غنا دل سی کم نہیں آب حیات مجھ کو ملا ل نہیں کم نہیں وانغ جاگہ لڑامہ کامل مین سی کم نہیں چاہہ دو قمران را چہ بابل سی کم نہیں یہ بتیرا طرہ بسمل سی کم نہیں
--	--

آنکسین اگر بدین فرستمان فراقین

اگر بوی کج سپیدین نوشی حسین

عشاق مرگنی بدین لوتھو کر تھو کر

جی یار زندگی ہی سوا مجکو موت

خشکی یمن لب مری لب ساحل سی کم

رخسار نازنین مہ کامل سی کم نہیں

اوس بت کا عشق بھی فاصل سی کم

آب حیات زہر بلابل سی کم نہیں

عاشق ہی ایک سر و گلستان حسن کا

نالہ سحر کا شور ناول ہی کم نہیں

صبح کی تاری گلوں پر دنیا کی خال تین

ہی مرد سبزہ خط ہونٹھ و نوں لائین

بارش رخسار برقرگان سی آنکسین لائین

چھوٹا مشکل ہی قید الفت صیاد

آستین یار بہر اشک شوئی تو نہیں

روند تار ہی دل حسینو کی ہی حرور

آنکھ لڑتی ہی کون مرغ دل و اناپنے

چاند کی ٹکری تھار سی رگی سی کالین

یہ چین و انتونین نہیں فرخفت ہیں بالین

خس ملین گارنیاں ہیں فہم میں لائین

ایک مرغ دل ہی زلفوں کی دھڑکالین

آنسو نوشی سہیتی رومال پر و مالین

غنی و گل سبزہ بیکانہ سان بالین

وانہ ہی تلی کاتل آنکھوں کی وری جانین



<p>چرخ و تاب عشق کامل فی کمال هر شب اپنی طلعت یابد که تا هر صبح</p>	<p>استین برین باطنی باطنی خسرون منون من کوب اقبال</p>
<p>چارسو سیاهی سحر کالی بلا کاسا</p>	<p>مبتلای عشق زلف چشم و خط و خال</p>
<p>جهان نشسته ترا هم ای پریشان کردی جو بدین هم خیال قامت آزاد کردی غزلان خنک و آکی اپنی صبح هوشی وطن چو پاسبان یا دشت بیتا کی خاطر نہیں پایہ سی بھی اپنی ہرین چارفتا جو معنی فہم اپنی رعین طلبت پہونچتی ہیں یہ دیکھو خوبی قسمت عجب لٹا زانہ ہی ہی مملو صفحہ دل مشق تصویر تصویر نہ کاٹایا غبار قبح سحر خوابیدہ گلشن</p>	<p>بنای خانہ از شاہ گداز کردی ہر کارون سرو او کی آہ لیں کردی جو یاد چشم میں ہم نالہ و فریاد کردی ابا کی حضرت ان کی بین کیا ارشاد کردی طلب کم حوصلہ ہم نہیں اپنی کردی وہ تیری بیت ابرو پر عیشہ صبا کردی وہ اول کات نہیں ہی ہرین باور کردی بہر خیال پناہ سینہ میں ہم اسجا کردی کسی پر موسم گل نہیں ہرین باور کردی</p>

تصویریں اپنی بلاتین تیری لیتی ہیں  
ایسی صورت دل نشا کو ہم شا کو تپن

سحر ہم جکی خاطرات بھرتی نہیں  
غضب ہی خواب میں بکھو نہیں یا کو تپن

منہ تیری طرف اوبت ترسا نکرو  
سودانی بھی ہو جاؤں تجھ پر بھی  
گر دم بھی نکلیجای تو ای شکر کسیرا  
منہ خواب میں بھی ترے طعن کر کی نسو  
تو آنکھ لڑانی پہ رہی جان لڑا  
آنکھوں سی تیری کی گل تر ہو جو شاہ  
گر آپ سی نہیں تو پروا نہیں مجھ کو  
گر ہجر کی غم میں ہوں جان جدا  
جلالیش پہ عجب کی کھون ہی یہ گوارا  
منصور صفت دار پہ چلے ہا ہی گوارا

کعبہ ترا کو چہ ہو تو سجدانکر نہیں  
زلفقون سی تیری سلسلہ پدا نکرو  
احسان سی ہو ٹوٹکا گوارا نکرو  
وہو کی سی سی در پہ گزارا نکرو  
وہ آنکھ چو اوں کہ اشارا نکرو  
نرگس کی طرے باغ میں دیکھا نکرو  
مر جاؤں تو مر جاؤں مر اوا نکرو  
مانی کی کہی تجھی مت نکرو  
قرگان کا تصور کہی مہلا نکرو  
نظارہ سر و قد رعش نکرو

یہاں بل ہی بستی کا ذکر کر ہی کر خلوت  
 ٹیڑھا رہوں جبک اوسے یہاں گزرو

<p>جیمین ہی ک نیا ہر کی ملاقات کریں          کر گئی کوچ وہ دن اپنے بہن گالی          کعبہ گروہ ترا کو چہ نہ کریں ہم سجدہ          بہت باز بسی کمین ہم بھی کنارہ جز          جام جم کاسہ دریوزہ سی بلین کبھی          سنتی بہن یاری معان کہ میں ستاں</p>	<p>آئی ودم ہونو چھ چستی کہی بات کریں          بہر اغیسا زہوان آپ سید غایت کریں          بت پستی میں کہی صرف اوقات کریں          استہی طرح کوئی بات بی گھات کریں          بادشاہی کہی شیری گدا بات کریں          دل ہی بتیاں کہ کس طرح ملاقات کریں</p>
---	---

<p>ای سحر جب بہن یاری ثابت نکلیا          کونسی بات یہ ہم فخر و مباہات کریں</p>	
---	--

<p>ہوتی ہی صحرات اب بھی جب نہیں          خاتم کی قدر کچھ لو کہہ بن نگین نہیں          کہتی ہیں لاکھ ترک محبت کیوا سطے</p>	<p>اب تک نہیں کم اپنی ہوتی نہیں          کیا زیب اس کاں جہین کی نہیں          کیا کہی اپنی دل کو کہ انجام نہیں</p>
---	--

اونسی فاکا ہکو گمان ہی یقین نہیں	ہمسی و خلیق فاکا یقین کی بات نہیں
یتوری چڑیا کی کہتی ہر مچ کی نہیں	گھر جاتی ہیں قلیوں کے چپے چتا نہیں
او کا جواب میں مری کہنا نہیں	کہنا فرما کر مجھ سے بھول جاو گی

ان دونوں باتوں میں جو بلا ہی سحر کو

تاخیر بھولنی کا وہ ای نام نہیں نہیں

ہی جہاں دشمن کیو مہربان پاتی نہیں	حال دل کس سے کہیں رہتا ہے آتی نہیں
کونسی شب کیسے شو شرنگ یا داتی نہیں	بھر کر پیچ و تاب دل سی لہرتی نہیں
جان جاتی ہی شکایت تلک لاتی نہیں	یہ ہمارا ہی گلیجہ اسی تباہ سنگدل
واہ دیدی کی صفائی آشیر ماتی نہیں	بیمروت ایک بھی عہد نہیں ہوتا وفا
کسکو ہی پروا یہاں کی پری جاتی نہیں	میں جو کہتا ہوں کہ مجاؤنگا تو کہتا نہیں
پاتی ہیں تلو ار گروہ تو مجھی پاتی نہیں	کیا کہوں میں کہ قدر پیاسی میں ہی جاتی نہیں

لاکھ بھجاتی ہیں اوٹکو شیوہ و طرز و قفا

اسی سحر وہ حرکتوں سی اپنی باز آتی نہیں



و یکینا کشید جادوی نگاه یار کو  
 بیایع بین کهنه کی ریجان خط خسا کو  
 کسی دیم باز می کشانی لوس خسا کو  
 ستره می بران کیا تیغ نگاه یار کو  
 لب په کچه شیرین و البها بی شکر یار کو  
 همچوین کیا لطف عشرت محو چشم یار کو  
 ہی کدورت بد نما اهل بنهر کیوا سط  
 زگر و سنبل بلا گردان من چشم وز  
 کسی سکه لانی شرارت گرمی شونجی چا  
 خوابیدم شمع عقل که لانا نهین یو  
 کیون نه می سی قاتل منی ندان  
 چهل افزونی مال صد مبه بیم وال  
 تو میری افتادگی بر چانه امی زبان یا

ناز کی چتون سکهانی روزن میوار کو  
 یکفکرم کرد شکسته سبزه گلزار کو  
 چکیون من ہی ورتا عاشقان زار کو  
 عین محبوبه بنکیا ہی نگه اس تلوار کو  
 تلخ شد زندگی ہی تشنه ویدار کو  
 تلخ بی می زندگی هوئی ہی مهر خوار کو  
 چاه ہی آینه سان دل صاف جوهر کو  
 نارون کو قدیه وارون سپهر گلزار کو  
 تیری چتون کونہی کو بات کو ز قمار کو  
 طالع خفته ملی ہین دیدہ بیدار کو  
 ملکیا ہیر اسپس اس تیغ جوهر کو  
 سلطنت ہین بھی نہیں آری مہنیا وار کو  
 پچاند جاو ن سایہ سان منی پھر یار کو

ناتوانی سی گر آن ہی جابتہ ہستی مجھی  
 مثل تصویر آشنا کتب پکات یان ملک  
 مجسی بولویانہ بولویاں وانیہ ابو  
 خط کی آتی ہی چینی لٹ سیکہ رہی  
 یاد دیر ہو گئی غالب خیال لٹ پر  
 ماہتابی پر رہا گرم تماشا شب وہ ماہ  
 آفتاب برج خوبی وہ سپہر ہی  
 طور سمجھی مین بلب دی کو جو بام یاد کی  
 ایکدن میران نہیں ہنی کا حواری چون  
 بت پرستی ہی شعار کفر شک نہیں  
 ویکہ تہ بیج سلیمانی تو یہ عقدہ کھلے  
 ایک ہی سفاک قاتل تھ منہ ہوتا نہیں  
 سر فرازی کا ہی تمغا افسر داغ جنون

طہری اک تار سر کو کیا کر دلی ستار کو  
 آئینہ رو کو کیہ مشق جہرت دیدار کو  
 پر گناہ و موہ نہ آنکھ دو دور چشم کو  
 کر دیا اندھا زمر کی چپکے لٹ کو  
 ویکو بچھو پی سہینہ ان بھگیا مار کو  
 پھل ٹھری سمجھا ہمار ہی آتش بار کو  
 طرہ سوچ کی کر ان کا چاہی ستار کو  
 وہ تجلی جانتی مین جلوہ دیدار کو  
 حق رکھی آیا دو ائم عشق کی سرکار کو  
 دخل کیا امر بد ہی مین بھلا کار کو  
 پیش وانا پی علاقہ شک سی نہار کو  
 کر نہ لی چورنگ جب صبی دم ہزار کو  
 رخت عریانی ہی خلعت عاشق ناد کو

ای سحر مشهوری تو عبد شاه بت شکن

تو بتا چکر کیون بنین اپنی بت پندار کو

نفیر سی نہ علاقہ نہ شاہ سی ہکو

نہ دیکھنا کہسی ٹیڑھی نگاہ سی ہکو

گوا یا یار فی ایسا نگاہ سی ہکو

گلا یہ ہی اثر و و آہ سی ہکو

ملا طرقتیہ تو بہ گناہ سی ہکو

لگا و پر چھپی نہ تر چھی نگاہ سی ہکو

ہین وضع دار ہی مطلب ناہ سی ہکو

جو انفعال ہو اچھہ گناہ سی ہکو

سحر غرض ہی بت شکن گناہ سی ہکو

سجی کی پھر نہ ملاقات سید ہی بتا

ساحل خاک بھی سحر کی نقش پاک

نہ زور بجز کیریش آسمان کو خضاب

وہ رند ہیں کہ لیا کام خضر شیطان

کہان سی لاو کی پھر آیتا کو مینی لا

وفا کر و نہ کر و ہم نہ تھکو چھوڑینگے

خدائی اپنی کریمی کی شان کھلاوی

یہ آرزو ہی سحر یا شیخ کو سراہ

بلالی غیر ہی کی اشتباہ سی ہکو

تراشویں کھلم کھلم ہر قلم ہر شاخ طوباکو

کہ وں شکر اگر مدین صفت قدس و بالاکو



و کها دی گروه نور حسن خا صفا  
 و کها دی وی نور دیده شادان  
 خیال بوسته قوت نزع ہی بنارشیدان  
 غلام بنده کردیتا ہی عشق پاک لاکو  
 تری نازک دلی کا پاس آتا ہی محبت  
 هوا حب عشق یکسان بتو کا ذکر و یاد  
 بھر اہی جو پیش الفت ایک بحر حسن کا  
 پر پوش فی جو پہنی موتیوں کی جہاں کا  
 ندیکہ گیکہ کبھی جنت میں ہر خسار جو رو  
 چڑھی ہی بعد مدت اک پر وخت  
 جہاں میں کی ہاتھ تھی جی رہا لی  
 نظر میں قمر یوں کی گلوشتن از ہوجا  
 زینش شید روی یار ہی پیش نظر سرور

عہد کی طور پر موسیٰ کہی بہی شجلا کو  
 بنا دیتی تانی موسیٰ بہر اک موج شجلا کو  
 لب جاشن سی کو ز زندہ اعجاز شجلا کو  
 بنوا بور تو سچ حال محمد و ولی شجلا کو  
 بلا و لیلۃ دل سی بھی شجلا کو  
 سلام اب ہی جہاں مسجد و میر و کلیا کو  
 کیا ہی بند بنی نہ کینا کو زیدین و ریا کو  
 مقابل بد کی و کھلا و باعث شجلا کو  
 پریر و جہنی دیکھا ہی سی سنگ کھٹ با کو  
 خلل و الونہ صحیح بنوہ کوئی با کو  
 ید رضا و پا حق فی جلا کو نہایت سی  
 خرا مان باغ میں دیکھیں جو اول اعجاز  
 کیا ہی اور عشر ہجر کی شہماں لیا

تراوی کتابی صحت نظر آیا

دین کو ہر دم سچا ہین تو دابر وی کیا

سچ کیا نکلو بدین کو باطن کو تفاوت  
نہن معلوم روز و شب ہین اصل فرق اعجاز

چشمیں ہی روشن ہوئی اس دن ان میں  
اشک کی بہت کہ دلاؤ خوشی  
گورا گورا جسم شیک محل کا شان  
سججا بانہ اگر وہ شیک ملتا وہ  
نگہیں چشم خارا کو دگر دیکھ پکے  
سر جھکا دیتی ہین سچ بدین ہین خشتیا  
باز آتی ہین عجب چشم خونریزی کی  
دیکھنی والی جو ہین گلزار حسن یاد  
بہشت بخوابی دلبر ہی چشمیں چشم

عشق ہی قائم کیا ہی گ پسیا کی  
منفعل دل کی طیش فی کردیا سیما  
منفعل کردی سمور و قائم و سجا  
زرد کر دیتی ہو کپکپو شبنم  
نیند گھیری چشمہائی گس بخواب  
دیکھتی ہین جب ہم ابرو کی ہم محراب  
کہینچتی ہین چشم دریا بارسی سرخا  
زرد پٹا جانتی ہین مصر عالیا  
خواب ہین دیکھا نہیں کہ ہونے خواب

کس فرسچی لیا مانند فرادای سحر

# آب شیرین سمجھی تیغ مار کی ہم آب کو

آب روان ہو باغ ہو جام شراب  
 گراوس پی کی ہاتھ میں جام شراب  
 وہ رشک مہربان ہو کر پیٹھ پر  
 وہ رشک مہربان ہو اگر سحباب ہو  
 تھریشوق وصل کو نامی ہر دن جو  
 گروا ب میں بھی وصل میر ہو یار کا  
 ہی بادہ غوار غیر و غنیمت شمع برہم  
 ویکھوں جو دست غیر میں زلف باد  
 الگ سی لگائی ہی ہنہ میں عشق نئی  
 ایسا و طرفہ ناز کیا ہی یہ شوخ نی  
 کیا ناز کی ہی وٹھنے سکی دست پیر  
 وہ رشک نہ نہائی جو دیا میں نکاح

ہا تو ہو چوک فر ہو شام تپا ہوا  
 کیا رشک سی کی ہر دن ان قصاب ہو  
 غیرت سی صبح نور و رخ آفتاب ہو  
 تو آفتاب رشک کل آفتاب ہو  
 کہتوب ہستیاق مجھ کتاب ہو  
 سنتی شب فراق کی آرام خواب ہو  
 مل کیوں جل کی آتش غم کسی باب ہو  
 شنگے سی لگو کیوں پیچ پاب ہو  
 سیاہ رولگو کیوں منظر آب ہو  
 بائیں کسی سی عام محبی پر آب  
 ساغر اگر حباب ہوشم شراب آغوش  
 ہر موج کھٹکان ہوتا ستار احباب ہو

پروردگار خانہ ا لہت خراب ہو  
ایسا نہو کہ خانہ مردم خراب ہو  
کیا لطف وصل میں جو حب الیا حجاب ہو

بیگانہ اک جهان اسی فی زمین کیا  
ہنسیل شک تھکنی کل چہرہ کیا  
تکسین بن نہ کہ نہ کھلی اور بن

دنیا کا عیش پھر بھی غیسر ہو کجی

سین شباب پر نہ کہی دستیاب ہو

مازنین جسم سی تی ہی سمن کی شو  
نات بینا وہ آہوی شمن کی شو  
شک عنبر ہوی کافور کفن کی شو  
پھر تقویت دل سینہ قن کی شو  
سار جی پاکوتری بے ہن کی شو  
شمع کی گل سخی یان چمن کی شو  
آج مہکی ہی جو گلہای چمن کی شو

زلف لہار میں مشک بختن کی شو  
غیرت خط ہی دست بختن کی شو  
کا کل شک نشان آنی بخت بختن کی شو  
مرضی بے ہن بیار تہنا کو سنگھا  
ایک کلن میں کرمی شک گل کی شو  
اتھن ہی جو تہ کات کھ پیکل کی شو  
دیس گل غدا کی صبا الہی کی شو

زلف ساتی کا پری کجی ساغر میں

فی کلفامین ہو مشک ختن کی خوشبو

چمن ہو بادہ ہو چھانی گشتا ہو  
 بتو بیرسم ہوا وریو وفا ہو  
 نہ کیوں دل خال و خط کا بتلا ہو  
 پھرون ہمراہ تو سایہ ہون بنتا  
 بھلا اوس ماہ کا دل مجھی پھیرا  
 حباب آسا دم آنکھوں نہیں گرہ  
 دہن میں آب حیوان آنکھ میں نہج  
 ہی ضعف اب سدراہ کوی جاننا  
 قداوسکا ہی قیامت کا نمونہ  
 تصدق رخ پہ تیری شعلہ بطور  
 محبت کی نظر سی دیکھ پاؤ  
 نہ لائی بوتن گل پیہن کی

ہر ساقی گلگون قبلہ ہو  
 ہمارے جان کو فخر نہ دے  
 نہیں مسئلہ جو قسمت کا لکھا ہو  
 بلا تین لون تو کہتا ہے ہلا ہو  
 رقیب و سایہ تیرا برا ہو  
 تو ای تو تالیہ مراعت رہ گشتا ہو  
 حلاوت ماروا الحب کو چاہو  
 تو ہی امی آہ دم بھر کو عصا ہو  
 چلی تو شورش محشر پاپا ہو  
 یدر بیضا کف پا پر مہر  
 شفا ہو جانی لیکن تم ہو  
 صبا گھر سی ہمارے تو ہو

وہ رخ ہی غیرت نور شید محشر

وہ دیوانہ ہون کر جان بے سواغ

جو دیکھی آفت زبک غارض یار

بر تھیں گطارہ سیاحت مجھی رخ

سب سوخ جاؤں میں دین دار کی پا

کوئین میں جھانکی کر شیریں شام

پڑیں کانٹے زباں میں وقت تیر

کبھی جستی نہ روز بد ہو دیکھا

جو او سکی کوچہ کاکل میں ہوتا

کیا تیغ نگہ سی و گلو مجروح

قیامت کیون قیامت پر خدا ہو

تو مون رنگ گل رخسیر پا ہو

گل خود شید مھر پر ضیا ہو

تم آہی آنکھو مری حق میں بلا ہو

رسانی پر اگر سخت رسا ہو

پنیں پانی تو شربت کا فرا ہو

تری شرکان اگر کاوش فرا ہو

ہمارے جسم کی پروا او سکو گنا ہو

تو عنبر نیز دامن صبا ہو

نمک چھڑکی تو اک تازہ فرا ہو

بلاسی گر نہیں وہ صادق القول

سخنرم بات کو اپنی نبسا ہو

بعد پر چین سنم سلسلہ پا پھر ہو

دل پہنچی دام بلا زلف کا سووا پھر ہو

طائر جان گل خسار کاشید اچھر  
 دل کدین آنکھون پر اوس کشتیدا  
 عشق چشم اوس تبت سا کا جنون اچھر  
 چھر وہ آتی وی صحبت ہی نقشب اچھر  
 غمزدہ خنجر ابرو خاشاک اچھر  
 تو خزان مین جو بہار گل عارض کھلا  
 صبح ہوتی جو تری لعل مطلع لایا  
 اوٹھ گئی آپ جو پہلو سی ہی جان  
 تو اگر قتل کری ہاتھ سی ہی محکو  
 دل مجروح کو ہی زخم دگر کی خواہش  
 ہون وہ پروانہ جان باز کہ گردن جو  
 خود فروشی پہ جو وہ یوسف ہر قیل  
 پھر بہاری چشمتوین کن خلق سی م

ہر غم دل قری سیر قد رعنا چھر  
 نہ جگمگائی عشق بی دو بال اچھر  
 پانوں مین ساس نہ کھینچا چھر  
 می کشی بزم طرب مین لہو سنا چھر  
 دل مین خنجرۂ ہار کا کھٹکا چھر  
 فصل گل موسم دمی مین چن اچھر  
 رو رہو دیر ہی سبکدل شب یلدا چھر  
 آپ چھر آئین تو جینی کا سہارا چھر  
 جیون سوار تو مرنی کی تمنا چھر  
 جان جان گوشہ ابرو سی اشار چھر  
 شمع سان سرتن پر سنو سی سدا چھر  
 مشتری ایک جان مثل لہجہ اچھر  
 بیکسی یار وطن گوشہ صحر اچھر

خار بستر ہی چو اس شک گل تر کاو  
 پتھر بہا آئی گل داغ و خون  
 پتھر ہی تھو تھکا خدا گر بیان کر  
 لعلی حشت دل پھر سوشت خار  
 باہم پرچہ ہستی اور ترقی ہو بہت چہر  
 چشمہ آب مین پھر نخت جانم کرو  
 خاک سی میری بنائی جو کوئی سست  
 وہ مسیحا نفس آجای جو پھر بالین  
 جی و ٹھون لائی جو پھر تو میری نگاہ  
 خود فرشتی کا تری گرم ہوا پھر باز  
 رشک شیریں لب شین کا جو پھر دہشت  
 ہر دم وصل سی مجروح کو پھر احیا کر

ہی یقین جسم مر اسو کہ کی کاٹا پھر  
 کو کچھ شہر مین یا انوکھا غوغا پھر  
 پائون کہتی ہین کہ چل باو یہ پیا پھر  
 خون نشان دیدہ ہر آلبہ پیا پھر  
 حشر برپا ہی نہ عالم تہ و بالا پھر  
 عین یامین چرخان کا تماشا پھر  
 دسترن تھہ تک اس سست اپنا پھر  
 کشت خیمہ تغافل بھی زندا پھر  
 قاصدا بہر خدا میرا سیحا پھر  
 ہی یقین اس نال شفتہ کو سوچا پھر  
 کام جان چاشنی وصل سی مٹھا پھر  
 بوسہ لب ہین زخم کاٹا کا پھر

پڑہ غزل و سرحد کی قوافی تبدیل



## محفل اہل سخن میں سخن آرا پھر ہو

پھر بہار آئی جنوں کا سر بیان پھر ہو	گلن گل پرانند مرا چاک گریبان پھر ہو
یاد دنا نہیں می چشم جو گریان پھر ہو	واسن بھر ہر اک گشتہ و اماں پھر ہو
دستی نمی ست جنوں چاک گریبان پھر ہو	مددی قوت پاسیر بیابان پھر ہو
پھر کھلی رہنی لکی سرو سخی کی بال	مثل سنبل دل آشفتمہ پریشان پھر ہو
سوز فرقت سی ہو پھر ہر ہوش معشا	کثرت دایع قی سر و چراغان پھر ہو
چاک ہوش کسان پر ہن ہستی غیر	جلیہ گر گھر می گروہ متابان پھر ہو
صاف انو کی چاک ہنسی دکھا پھر ہو	برق غیرت سی دل صاعقہ نوان پھر ہو
تو گیا جسے یہی حق سی قمر کی نما	رونق باغ وہ شمشاد و خرامان پھر ہو
تو جو آئی تو میری تن میں ابھی جان آجا	غم دل و رہو پھر عیش کا سامان پھر ہو
نظر و نہیں بی رخ روشن ہی انا تار	محر و ش آئی تو صبح شب ہجران پھر ہو

پھر تمام آہ شب وصل ہوئی یا رچلا

صبح کی ساتھ سحر چاک گریبان پھر ہو

مهر و شبنم بی پره کوهی چرخه آید شام کو  
بختی شریفی بیهوشی قیام کو  
نزد و دین بی نوید این بزمین گمانین  
بمنع دل پیچ و خم کامل بین جایی  
گریه مونس ناله همدردی مجرم غم فراق  
هون و هست سگین چشمی هر دور  
بنکی پروانه فدا شمع قد موزون پو  
کیون و هبت می نه دل نمی می آید  
شعله خوار آتش کد کجلا بی نقاب  
یا تو هر دم و کیتی تنی بدست می کلام  
هی بهار صحبت یاران منم منم  
همچوین هر دم بی هر مرگ نشد ندگی  
همی و نازک این و می چشم ساقی کا خیا

صبح کا و هو کا و او هر لکب منع بام کو  
جای می سری می شمع ساری جام کو  
کیا تری انگون نسبت گن اوام کو  
آشپانه جانتا می حلقهای دام کو  
همه و کبریا خست دل آرام کو  
دور ساغر جانتا هون گردن لایم کو  
و یکله دل قوی اگر ای دل و سینه ام  
شوق بی قوس آواز می نام  
کردی شک طوری برقی تجلی بام کو  
چشم و گوش و بزمین تنی نامیه پیغام  
دور جام آغاز کراتی سبوح خجام  
خواب خور می کجا بخت عاشق نا کام  
کیا پس کتا شمشیری این و تاراجام کو

کیونک زلف سیدین حسن نگو فروغ	آسمان پر جلوہ کر موعتی تہن شام کو
ساعتی لکھتی ہین نگاش گل	زلف کاکٹ جاکتی ہین باجر کو
ترک چیم یسی کرنی لکاتھا ہر	تیر ترکان فی مشک کئی یا با دھرم کو

سرخ چادرین خمپائی یارنی زلف تھی	گردیا پوشیدہ دامن شفق میں شام کو
---------------------------------	----------------------------------

کیونک خوشی وچ افزا فضا کی	رنگ انعام سچا ہی ہوا ہی لکھنو
گلہ نشی بوستان ہین چہ با می	کیونک دل مانند بوس ہو فدا ہی لکھنو
رنگ رخ و غیرت غلمان ہین گلچ ہر	صحن جنت کی روش ہین چہ با می لکھنو
حور عین پر بعد مگر کی نہیں پڑی آ	باغ جنت ہین کمان ہین شادابی لکھنو
اوٹکی جاتا کیا کروکتا نہیں ہین با	ولیم جوش شوق ہی سر ہین لکھنو
شہل جنت لکھنو وقت ایک دم ہی آ	کس رخسار پہ قہر ہی فضا ہی لکھنو
درود لسی ہر گھڑی کو نکیر نہ جات ہی	ہنی خیال دلبران جوش وادی لکھنو
جس طرح مرغ چین ہو نفس میں جن طرف	دل ہی یون بتایا سینی ہین لکھنو

عم بھر کا فریون سب گریون چھ	ابلی باری گر خدا بھکو دکھائی لکھنو
یا نکین شوخی گر نہ ختم ہوا	کیون نہن سوچی سی قربان لکھنو

ای سحر اس گلزمین میں فرمہ پرواز	کر چکا ہی محمد لیٹش نواسی لکھنو
---------------------------------	---------------------------------

اوس جانید کی ٹکڑیاں جو اک ات گز	پر نور مرا گھر غفرت سچ دست ہر
جب تک جہا تیغ شرمگاری ہو	ممکن نہیں امی کہ محرم عشق کی تیر
مضمون می انوکھا اگر پیش نظر ہو	ہر کج کار کا دہن دوشہوار سی بھر ہو
اللہ کر می امی دل اوس بیت کا کشتی	تب ہر غم حجر کی لذت سی خبر ہو
ہو باری مضامین ہر تنگ کی	نایاب ہو جو بندش تعریف کہ ہو
اشعار مری سنتی ہر جہ کان لگا کر	جو عصر نہ کیٹا ہو وہ اک سلاک گز
اسد کجھی ہر می لکھنویں تر گان	ناسفٹہ نہ کیا کوئی شکون کا گز ہو
وہ رشک قمر ایس ہی اپنی نہ عا	یار تب شفق صبل کی تا شمس سحر ہو
لندری قاتل تری چٹکی کی صفائ	دل تیر سی چھ جانی سینہ کو خبر ہو

بتیابی فرقت میں کہوں کہ مودہ شہا

فولاد کا دل لائی جو نازا و سکی و شہا

سوئی جو نہائی پہ کل انعام سہر

ای ماہ تری کان کی بجلی کی ترپہ

تعلیم او اکرتا ہی خوش گناہ

و کھلا محبی اوس مہر جہا تبا کا طوہ

دل بچہ گیا یہ سہری گریخت

ای غیرت یوسف می جانکی جا

کیا رخت بدن پر ہی نقطہ زور نا

فرقت کی شب ہی کھتا مار نہ باقی

صحت ہی غریزہ وہ آزار ہی محکو

کیونکہ کی اوس کو دل بتیابہ ٹری

مشاطہ جی خوف ہی کر دیکھی لگی

جو مصرعہ برجستہ ہو بجلی پوش رہو

پتھر کا کلیجا ہو بہا راسب گرو

پیدا گل تصویر میں نبوی گل تو ہو

مثل یہ نور برق بنی باخج بگر ہو

آئینہ نہ کس شکل ہی منظور نظر ہو

ای آہ سحر تجہ میں اگر کہی ہو

کیا دور جو ہر رنگ میں نشو و شر ہو

بندہ میں تیرا اور تو خرد یار و گر ہو

کچھ کام کرای دست جنون غیرت اگر ہو

ہو شام کا دہن کہ گویا بزم ہو

اوس غیرت یوسف کا جواز تو نہ ہو

جسکی نگہ گرم سی بجلی کو حذر ہو

ماہو نہیں نہ سپیدہ کہیں ماہوی کہ ہو

<p>خوش آتی نه کیون فکونه نه می تکت          گهیرتی می و می غنیمت کیون اشکات          نهی دایمی بو کونه نه شفق ابواب کا</p>	<p>وہ کون بشر ہی نہ ہی خواہش نہ ہو          بارش کی غلاست ہی بانی بین قمر          سمای سحر و عطا نخل تن کا کاش</p>
<p>وہ شک قمر بچ مہیا می سفری          نعت کیون بجلانگ سحر مثل سحر ہو</p>	
<p>نہ کیون نہر کا عالم نکل شب قمر ہو          جایا بکوا اور طلاق نہ کی اب کھنجر          بہا حسن کمال فونہ پراغت اس سار          ہزاروں خراب کین سار ہون تیغ          بجلایا دنی اورانی مطلق خبری          ہمارے سار سوزان کا عالم نہ پائی</p>	<p>مری چشم تر و کیون مری ان جگر ہو          ہمارے و سوزان کا فرایا و اثر ہو          نہ چشم غیر کی اب تم پہ پوچھا نظر          نہیں نہ نہ زبا ہون نہ میر جگر          یہی قرار تھا ہستی اصحاب حمر          کہی مغل میں گرا نہ شمع و جلا اکبر</p>
<p>شب وصل اور سکا ہی ہی نہ پیکار کل و گہا          کہ گہ پتیر و کی مجکوار کھا و کی سحر و کیو</p>	<p>شب وصل اور سکا ہی ہی نہ پیکار کل و گہا          کہ گہ پتیر و کی مجکوار کھا و کی سحر و کیو</p>

عشق ہی لکھو مری چشم بیکار کی تھیں  
 چشم ہی گریہ ادا ابرو خدا کی تھیں  
 جس طرح پھول ہوائی سی جدا ہوتی ہیں  
 دل پر داغ مرا نکل گیسو کیوں ہوں  
 غل کی سیان تا بنین بھگو سلسل کو  
 ہند و زلف کو ہی عاشق رخ کی بنے  
 چرخ ہر چند چڑھی ماہ مگر نہ کیا ہی  
 دکن انجم کی ہی بند آکھ تو خوشید کی آیت  
 باتین کر تا ہوں میں غافل سے صیا  
 میری ان اشک سلسل کا قرینہ ہی نیا  
 روح و قالب کی جدائی بھی ناخدا ہر  
 عمر اپنی اسی حسرت میں بسر ہوتی ہی  
 پھول خیار سی شرمندہ بچن شمشاد

انس بیمار کو ہی مردم بیکار کی تھیں  
 عشق ہی ترک شرم کا کو تو اکر کی تھیں  
 لخت دل حاشی ہین یوں کہ شہر بار کی تھیں  
 رہ بٹھاؤ کس کو بھونکا نہیں ان کی تھیں  
 مین بکھلاؤ گا زنجیر سی جھنکار کی تھیں  
 بعض کا فکرو نہ کس طرح ہو ویدار کی تھیں  
 کہ مقابل ہو تری جا پڑ سی خیار کی تھیں  
 کوئی جا گاہ مری دیدہ بیدار کی تھیں  
 گرم بازی ہی گر قتار گر قتار کی تھیں  
 یہ وہ سچ ہی جو وابستہ ہی نار کی تھیں  
 عاقبت موت ہی تا بھی غبار کی تھیں  
 ایک سب فی گلی ملک تو دلدار کی تھیں  
 نہیں نشینی ہی حسن کو گلزار کی تھیں

شع کیونکر تری چہر کو کہیں ای تری	کور ہی نور کو تشبیہ جو دی نار کی سی
اہل غیرت کو بڑیا بس ہے نہ او کو پنا	جو حشمت کو بھی گرائس ہو دو چاکر کی
آگیا دامن بت پرمن پہ خدا خیر کری	سست بخود کو ہوا سابقہ شیار کی

یا آئی سی جلدی سی شجبت مین پہونچا  
عشق رکھتا ہی سحر حیدر کرار کی

کہ ہاتھ بندھی بانٹ پی لکھی رہی ہاتھ	وہ شوخ جیلہ ساز نہ آیا ہماری ہاتھ
کس آفتاب کے بیچ پیاری پیاری ہاتھ	مرجان کے دونوں پنجی مین ہیر کی ساری ہاتھ
مینی جولین بلا مین بولی وہ ناز ہاتھ	اونو بی تھلاط کی کہی کناری ہاتھ
ہم سچو مین کیا ہے سو جیتی تھی ہاتھ	بیوقت کہ کہ او نہ رکھو کناری ہاتھ
لاچارانہ نقد و مل عاشقان نار	کر تی اگر نہ دوزخا کو شاری ہاتھ
ہم کس سی ادخواہ ہوں انصاف کی	ابن سبہ و کا بتی اک تھاری ہاتھ
سیار کا فرغ تری ناخون پہ	لائی مین توڑ عرش علی کی تھاری ہاتھ
پنچہ می آفتاب تیلی جی پناہی	ناخن کی بدل یا کو آئی تھاری ہاتھ



<p>ای شوخ ماہ نو کی کلافی اوتاری تھی          تا آبروی پہنچے مر جان اوتاری تھی          گلہ مستہ بنگنی مری کیدریت تھی          بہتی ہین جو دیو سیس پائی جا تھی          کیا او بھری بھرمت تھی کیا پائی تھی          تو ہاتھ پر رقیب کے ہسبات تھی          اسی ضعف پیشانی تھی اپنی تھی          بستر سی اتوا دھتی نہیں سہا تھی</p>	<p>پنچہ گرا آفتاب کی پچی کو پیردے          منہ دی لگا کی اوزن کو بستی تھی          او غنیمت کے چھٹی بھی تھی ہین تھی          ہی تجھی ہکانا جو ہونی کا شہیت تھی          کیا لہنی لہنی مال ہین کیا صاف تھی          ہسی زبانی ہی نکری وعدہ وصال          زنجیر کو سمجھتی تھی اک تار عنکبوت          اسی غیرت سیج تری ہاتھ ڈھلے</p>
---	---

دشمن ہو ہی ہین شدہ خون میں اہل شام

عزت سحر کی ہی شبہ مروا تھی تھی

<p>او کی بند تھی جو کچھ یار کی تھی          کبھی اس سے کھاتی نہ تھی یار کی تھی          پڑتی ہین پاؤں تھی مگر تھی یار کی تھی</p>	<p>دل کو ہم پہنچتی ہین یار و فادار کی تھی          صاف ہین قتل میں جی می ہونے لڑکی تھی          کیا بلا رقص ہی سہل ہونی ساری محفل</p>
--	---

آنکھ کی زہر کا تریاق بچا لے  
 برق مٹی منبت لہی آنسو جو وان بیتی  
 بولانزل کی بچان کنی خود بین  
 کیلیسی دل لبت حساہ و شرم گیسو  
 کیا بیان صبح شرب نعل کی وداو  
 پائون کیا کبھی بہتا نہ میری کھن  
 اسی تواج جو چاہو وہ ستم ہمہ کور  
 پچھو بکلی سامان نازک جو پور پنا  
 گمانی چاند تیری تو شامی دن  
 مجلس گمان تری آئینہ عارض نہیں  
 کیون عاشق ہون بجلا تم نوکانی  
 کشمکش میں می محرم ہی لزار سی  
 تیری کبھون نہیں ابرو خدا جھکی

طرفہ نسخہ ہی اگا آپ کی بیاہ کی ہا  
 آبرو ہی مری اب چشم گہ بار کی ہا  
 بلی اگل یہ کس طرح سی و چار کی ہا  
 ایک دیو صفا بہت بکا چار کی ہا  
 وہی جانی جو بکا ہو کسی عیار کی ہا  
 سیکڑوں وعدہ کی تھی گویا مار کی ہا  
 منصفے شکر کو ہی ایزد قہتار کی ہا  
 شاخ گل و لچا پنی لگی دلدار کی ہا  
 اگیا تھی جو خورشید سی شسار کی ہا  
 دامن گل پہ درازانی نظر خار کی ہا  
 بنو جو یوسف بھی تو کجا تابی و دار کی ہا  
 بانہی جاتی نہیں پشت کنگہ کار کی ہا  
 ساغر می کیطوف پہلی مہین چار کی ہا

غیر غم کو پہنچن آتا ہی خریدار کی ہاتھ	جس الفت ہی ہی بازار جنہیں کیا
خاک لے لیکہ نہ سفاک ستم کار کی ہاتھ	خون عاشق جو بہا یا تو ہمت کی
پای خم چو تہا ہون سا فی طائر کی ہاتھ	می پرستی میں یہ مجہد کی کیفیت
باند تہا ہون میں کہ جسے سنی غلام کی ہاتھ	کہ سہرت ہو گردن مینا میں کہی

ایک چیدہ کی غلامی مجھ کی فی ہی سحر  
بندہ کو رنگ ہی جو کی چار کی ہاتھ

حاشا شتاب ورمی ناب سب گاہ	پہنکی ہی بزم صورت متناہ سب گاہ
بہتر نہیں ندا و مست خواب سب گاہ	پیر می غفلت می لانا داغ ہی سب گاہ
بیشک نہار نہ ہی مضر آب سب گاہ	بی بوسہ کیا مفرہ ہی صبوحی کا سب گاہ
شیرین ہی آدمی کن لی خواب سب گاہ	پیر سیمین حرض ہستی ہی غفلت پسند
ٹھنڈا ہوا آپ سراغ جہا تباہ سب گاہ	اوس مہروش کی گرمی بازار و سب گاہ
کھرا رنگ سبزہ شاداب سب گاہ	شبہم ہی بھر خط عرق چہرہ صبح
اوڑتا ہی رنگ صورت متناہ سب گاہ	کیا لطف عشق میں وہ مہروش نہیں

<p>بسمل ہوا ہوں برو ساقی کی یاد میں  یادِ سخنم نہ میری تعقیب کر یار  کہا کل نہی تیرا نام مقابل ہو کیا مجا  لکھی سی پانچ شفقِ شام رویا</p>	<p>خنجر بنی ہی موج می تاب صبح گاہ  اسی شیخ ہمسی سیکھ لی آداب صبح گاہ  ہمسر گلی سی ہو یہ نہیں تاب صبح گاہ  خطا سی ہی زرد سبز شاداب صبح گاہ</p>
	<p>چھپتا ہی روزِ آخر شب ہی سحر وہ  مین ہون تیل و شہ نہ ہی تاب صبح گاہ</p>
<p>وہا یہ آہ کر ہم جگر سی جوان سنا  نسبت کہتی نیکی جو بہن راہ رست پر  فرقت میں یاد رہتی ہیں کیسی غریب  ہی روشنی ویدہ اہل زمانہ تو</p>	<p>گننِ صفت ہو ہی رخ آسمان سنا  نشان ہی تیری مانگ خطِ کمشان سنا  کیونکر نہ پیش چشم رہیں دو جہاں سنا  مردم صفت لباس کہہ یجان سنا</p>
<p>طبع رسا کو ٹوک نہ لکٹی ہی امی سحر  ہی حاسد ان تیرہ درون کی زبان سنا</p>	<p></p>
<p>سیر کی حلاجِ بوش تیر فخر کی</p>	<p>عرش سی ہی شان بالاعید کرار کی</p>

ہر جلاوت نہ در دست قدرت غفاری  
 بیخ و بن سی منہدم کنو کنو نہ بنیاد  
 کیون نہوں را و سکی شمشیر و سحر  
 پہ پہچانی ہر ملک رستی ہر گنبدین جور  
 یوسف مصر نجف کی ہر باریت خوا  
 متی بہریش جسم و جان محمد اور  
 احمد و حیدر بن مہر ماہ چرخ دین حق  
 شیر باد سی کیا روز تو لکد بہت نواب  
 ہی نہی شاہد فضائل کا رتی قرآن گو  
 کیون نہ کرتی مکت بہت طالبان ملک  
 ہی غلامی حل بن مصطفیٰ زوج قبول  
 عمر و مرہب کیا میدان میں پویندین  
 شاہ وریا دل کی ہر صفت پہنچا کہی

پشت ہوئی ہی قوی کج احمد مختار کی  
 آب ہی پہنچنا شہا بہتر ہی تلوار کی  
 ضرب قہر حق ہی ضربت حیدر کر کی  
 واہ کیا تو قیود و عسرت ہی نئی توار کی  
 آرزو یہ ہی ہمارنی دیدہ بیدار کی  
 ہی مونی یان کفر گنجائش کمان ہی چار کی  
 چشم احوں کو نظر آتی ہی صورت چار کی  
 تازبان چو نسی اوسنی احمد مختار کی  
 دشمنوں تک ہین مفرطت نہلن کمان  
 ہتی میان تو قیور کیا مغلن نروا کی  
 اوسکی ہوئی کہ اطاعت چاہی اغیار کی  
 خاک میں شوکت ملائی فرقہ کفار کی  
 معج کی مصرع ہین لڑیان گو شہر حوار کی

انت سنی گر حقیقت میں ہی قول  
 قوال احمد سنی الفت دلیل خلد ہے  
 بہتہ اویں لسنی ہی شینت پرینک تہا  
 ہو سکی رونندہ کلاس ہی جوفیہ مندیل  
 واہ کیا پر تو بدین گلابام رونندہ تمام  
 تجھے پوشیدہ نہیں مانی انہیں لسنی جان

آب حیدر کی ولایت میں کسی کار کی  
 اور عداوت بی تکلف اہ سید ہی  
 ہوئے حسن ولین محبت حیدر کرار کی  
 سیر و کھلائی عیالی غلدی گلزار کی  
 خیرہ ہو جاتی ہیں انکے میں مروت سار کی  
 اسی شبہ حاجت و حاجت کیا ظہار کی

دل کی ہو طلب سحر کی میں انہیں بڑا شہاب  
 چکاو ہی سو گند روح احمد مختار کی

پہلو ہی غیہ میں سنم گلزار ہے  
 ہر دم خیال کا کل و رخسار ہے  
 گلشن ہی زہم عیش لب جو پیار ہے  
 نرگس کی انکھیں میں پتی مٹی لگی  
 کس شمع و کاؤ کر ہی روز بان ہوا

مجرع خار رشک دل و انداز ہے  
 دل بہت لای گروش لیل و نہار ہے  
 ساقی ہی جام باوہ ہی بر کناز ہے  
 کس سر و قد کی آنکھ آج انتظار ہے  
 سوزان زبان میں میں زبان شہار ہے

روشن ہی گو تیرے عشق ماہر و  
 کہ کتا تھا ہر سر کی رخ ہاں خیال  
 کیا سبز چوڑی پوشی ہی سہ سیر کشت  
 کس طرح ہونہ سوکھ کی کاٹا تن زار  
 گل موج چرخ عقل ہمارا نہ کس طرح  
 حاضر ہو لیکی آرسی کیونکر نہ ہر حجر  
 کاٹا ہو جلد ہو کھ کی امی جسم نالوا  
 دم آ رہی آنکھوں میں اب غیث سیح  
 سیراب کیوں نہیں ہمیں کرتا شمع  
 چپتا کہیں چپانی سی ہی حسن شعلہ  
 آئینہ فلک پہ ہی نگ کفک شفقت  
 کیا خاک منہ مل ہون لہ مضرب کچم  
 سودا ہوا ہی اس نال شفته کا دو چند

سینے پہ دماغ بجز چرخ مزار  
 شعلہ انسی سنی شمع کا پالامی دار  
 از تو توج کیون جنون ہو کہ جوشن ہاں  
 مرگان کی یاد ولین مری خار خار  
 ہر وقت یاد زلف بت گلہ از  
 خورشید آسمان ترا آئینہ دار  
 منظور چشم دشمن بدین مین خار  
 تیرا ہی تطفار دم احتشاد  
 ہم تشنہ لب ہیں اور تری تیغ آبدار  
 فانوس نوشمع کی کپ پردہ دار  
 غوشید عکس کاس زانوی یار  
 یابن شکپاش نکمت لہ نگار  
 جسد چشم زلف دو ماسی دو چار

قائل کی دلوں کو جب کہ ذوق فیکار	لبز مرغ دل شریک ہی ناول کی شہین
دامان کو ہمار نہیں لالہ زار ہے	ہر شکبہ صیدی سر کی لہو چوٹی ہی
دست دعا چار کی ہر شاخسار	ماں کو خدا میں جو دین سوختہ جگر
پیر میں کانویش تیرا کو سوار	بام تیار نکس ہی بالی کا پس منج پر
ہی آہ سرو و اشک وان جو بیاں	کہ چہ جی آباغ مری اغ تن میں
دیوان ہمارا باغ ہمیشہ بہار ہے	کلبانگ ہی سر قلم مرغ خوش نوا

پوشیدہ کیا کندہ ہو سحر کوئی دست بینا

دربان کی چشم روزن دیوا ہے

دفع عاشق کو گر گلشن میں نچی تاک	لبان می ہی پیچ میں لفت بشتاں کی
سیر گلزار ارم کرتی ہیں نچی خاک	سکھئی دیوانی جو کہی بت بیاں کے
ہم تو منت کش ہیں اپنی نڈر نڈر	ولکینی کو بام پر پاوہ سیر خوشیل
کیا تن لا غم را قابل تنہا فقر اک	لاکمی زیر دام چکا خاک پر صیادو
ہوں بونہ صید جو قابل نہیں کان	پا چاقو تک بانی جی جی کی محال



صبح ہونیکا نہیں کچھ ہوشی کا ادا تو ہم  
 بعد مرن ہوشی ہم مستون چھوٹا مکیلا  
 وہ مسیح آتا ہی گئے رغریاں کہ طیرت  
 مرگتی پر بھی ہی گشتہ دو چرخ  
 لطف شمع بوسہ اہلسی کہ چہ تم  
 بوسہ خط مٹی فی صحت دل بیا کو  
 حشر کی دن بھی ان کی ہرین لال  
 جاوہ قاتل تہ شمشیر و کیا خوبا  
 ضبط جوش اشک مکن ہوشی مرگاشی  
 خاک چھانی ریت بھر چہین زخاں  
 نیک نیت تنجا کوئی نہ کہنی نہ نہیں  
 عشق اونچ شعیہ و کا بسکہ تربت

شکر ہا سرفی ایسی بو مری قمر اک  
 رہتی ہین بیز مری ہوشی ہر خاک کے  
 سخت جاگی بھدیت کاں خاک کے  
 کیسے چکرین گولی ہین جا ہی خاک کے  
 سانپ پیدا ہو تھشی نو شعیہ خاک کے  
 زہر ہی ہنہی وٹھانی فایدہ تراک کے  
 کشتہ ہین غنچ گلک تہن ہی شکاں کے  
 مرقی دم ارمان سبکے دل غمناک کے  
 سیل کتیا ہی وکی سی خوض خاشاک کے  
 ہم گلی کیا کیا کرین گشتہ فلاح کے  
 محتسب نام ہو گا دخت زکوٰۃ کے  
 رشک از تنگی زوری ہارمی خاک کے

ای سحر استی سبکہ ہوشی کا سامان دیکھو

ہاتھ میں تلواریں آج اوس بت خاک کی

بہن ہی عشق میں لگے ہر جگر خسار  
خواجہ چین جسے کیسی اوس رخ و لہو کار  
تیرے ہر ہنسی گان سن بت خوشخوار  
نہ شمع جگہ میں ترک چشم پیر کے  
شک آبِ نیل کی پانی ہی تیغ تیز کا  
حق بجانب ہی ملیں کیونکہ نہ ہر دم تھم  
تو قیامت چشم آفت جنبش ابرو غضب  
پیشہ روشن ہیں فی مثل کسان نہ تیار  
عکس وی مہر و شمس یں گلیا خنجر ہلا  
کفر و ایمان ہر نقیصہ میں نامی و بد  
آئینہ سہی کی اشاری میں ہی سبکی چھینٹا  
ماہِ نو کی یاسِ حیران میں سہا ہی جاوے

سہری لالکی چڑھا تو قبر پر گناہ کے  
صدقہ ہوتی ہیں ہم اپنی طالع بیدار  
باڑہ کی ڈوری ہنریں رسی چشم ستار  
پھول ہوں پھولوں میں اپنی گنہگار  
زندہ جاوید ہیں کشتی تری تلواریں  
جبکہ دیکھیں ہاتھ تیرے ہاتھ میں ان غبار  
شورِ محشر زانسی انداز میں زقار  
رشتہ بامی سنجہ ہر اک زخم دہندار  
تاری ہیں جو ہر مثال کھمکشان تلوار  
جمع کتب میں دانہ تسبیح بی زنا کے  
دلبر میں تہکندہ کی کہو تو اوس عیار  
قل ہی یا پہلو میں او سکی ہر و خدا کے

خطمی آفری سیمون قدر افزون  
 حسرت بداره ای جلدای شکسج  
 خوابین شی سکل کور اما نهین <sup>جالی</sup>  
 قبرین آبا گل وی صنم کاج خیال  
 ایک بت کا ویکینا تو ہی محال <sup>مست</sup>  
 سرور و تریاق کیا کرتا ہی وہ غرنا  
 ہی مرنویشی <sup>مست</sup> کجی اپنی کجی

ہیں ایت کا کہ جان دین تیغ  
 زندہ کر <sup>مست</sup> نہایتی <sup>مست</sup>  
 ہوتی ہیں <sup>مست</sup> کجی <sup>مست</sup> عازمی <sup>مست</sup> چو بیدار  
 تختہ ہای قبری تختی <sup>مست</sup> نگین <sup>مست</sup> کابر <sup>مست</sup>  
 کوگی کیون <sup>مست</sup> چال <sup>مست</sup> ہوی <sup>مست</sup> اندی <sup>مست</sup> وید <sup>مست</sup>  
 سانی <sup>مست</sup> نصین <sup>مست</sup> کلکی <sup>مست</sup> موتی <sup>مست</sup> ہین <sup>مست</sup> مھر <sup>مست</sup> ہی  
 ہجر <sup>مست</sup> شین <sup>مست</sup> و <sup>مست</sup> قبر <sup>مست</sup> ہین <sup>مست</sup> مجک <sup>مست</sup> کف <sup>مست</sup> ہی <sup>مست</sup>

رشک اب تو رفتہ رفتہ یہاں تلک پہنچا  
 ویکہ کتا پاسن زلفو نکو نہیں بخار

وہ باز نہ آئیگا جہ سے  
 گلشن ہین جو وہ چلا او سے  
 پامال <sup>مست</sup> سدرام <sup>مست</sup> ہون <sup>مست</sup> بن <sup>مست</sup> انا  
 بیان <sup>مست</sup> خورہ <sup>مست</sup> وہ <sup>مست</sup> لب <sup>مست</sup> ہین <sup>مست</sup> تشہ <sup>مست</sup> خون

ای دل کیا فائدہ بکا سے  
 گل <sup>مست</sup> جلکی <sup>مست</sup> رشک <sup>مست</sup> نقش <sup>مست</sup> پا سے  
 بتو <sup>مست</sup> نیز <sup>مست</sup> مزا <sup>مست</sup> نقش <sup>مست</sup> پا سے  
 خوبی <sup>مست</sup> ہین <sup>مست</sup> مری <sup>مست</sup> لہو <sup>مست</sup> کی <sup>مست</sup> پیاسے

ہی کیو اسلی وہ سفل  
اگر کہیو کہیو  
اسی بیت یہ غزور و کبریا  
مکرمون کرتی ہو دروس طیبو  
نیکو نامی سوطی نہی نیک  
آئی مری گھر تو غیر کی تھ  
کلی نہی منہ پہ بال چھوڑے  
گنشا ہون نما مہ رات تار  
نہی تری چوتی ہی مہ روم  
اسی حال کیا غضب ہے  
بھو کی تری جفا کی قاتل  
تو دن کو ہی مہ رات کو  
ہی بات یہ انتہائی تفت ہے

کرتا ہی طلب ہوئی کاس  
واقعہ ہی تو دل کی دعا سے  
کرتا ہی شہر و خدا سے  
اچھی مہ ہو چکی ووا سے  
غزری ہی کر شمی سی ادا سے  
کچھ مہ نہیں یہ کرم جفا سے  
مسیروانی کیا نہی اوا سے  
وہی ہی جو پارہ لقا سے  
جہلما ہون مین شوخی حنا سے  
کرتا ہی کتا رہ آشنا سے  
آب و دم تیا کی مین پیا سے  
روشن ہی جہان تری دنیا سے  
ہم مہ تی مین تم پہ اپنا سے

پیری مین بی خال و خط کامل  
سو پھرتی ہین مہی بی سپا  
زلفین جو بہٹا کی مدد کو کھولا

ایک لہجہ یہ بوڑھی منہ مہر  
او کی پشت پر ہاتھ دلا  
جانی چاند لکھلکھٹا گھٹا

جاتی ہو سنہ کو باگ رو کو  
مل لوسہ شکستہ پاستر

جلوہ حسن خدا واداشکارا چا  
چاندنی کی لکھنیشکو بولیا چا  
تیری وری فی ہین پہنچا دیا نرویا  
قتل کرتا ہی تو پہلی چہرہ رنگین دکھا  
وقت تسلیم و رضا ہی کفر ایدل غلط  
سہ جہین بامہ نوی ہنی سحلی کان کی  
قتل کو میری نہیں کہ چاہتیں <sup>شان</sup>  
صوت طاق نہیں جانکی نا کوئی صنم

پروزی سی سی کھروٹس تھجو کنا راجا  
نور کا سلما تاریکا تاراجا  
اب حم اسی صنم ہمیر خدا راجا  
خونہا اتنا ہی اسی قاتل ہا  
خنجر قاتل کی نیچی دم نہ مارا چا  
تھوشتہ پروین کا تھجو گوشوارا چا  
ابر و وشرگان کا اتنی قاتل شارا چا  
ای عصای آہ کچھ تیر اسدا چا

ہر کجی یا نادان دل شکر آہ و زاری  
 ہر کجی یا نادان دل شکر آہ و زاری  
 ہر کجی یا نادان دل شکر آہ و زاری  
 ہر کجی یا نادان دل شکر آہ و زاری  
 ہر کجی یا نادان دل شکر آہ و زاری  
 ہر کجی یا نادان دل شکر آہ و زاری  
 ہر کجی یا نادان دل شکر آہ و زاری  
 ہر کجی یا نادان دل شکر آہ و زاری

جان بکلی تو جانی و مہ نہ مارا چاہے  
 جان بکلی تو جانی و مہ نہ مارا چاہے  
 جان بکلی تو جانی و مہ نہ مارا چاہے  
 جان بکلی تو جانی و مہ نہ مارا چاہے  
 جان بکلی تو جانی و مہ نہ مارا چاہے  
 جان بکلی تو جانی و مہ نہ مارا چاہے  
 جان بکلی تو جانی و مہ نہ مارا چاہے  
 جان بکلی تو جانی و مہ نہ مارا چاہے

دوست دشمن ہیں یہی صیبت ہیں کہ اور کون  
 اسی سحر مشک کشت کو اب پکارا چاہے

جسے مشک ختن کہنا خطا ہے  
 نہایت حسن کا مریغ ہر آہ

دل و س کا کل کی نکلت پرند آہ  
 بہار سبزہ خط خوشنما ہے

دل شفته سی خاطر ہی پریشان

سوال و سئل پر ہونا مکدر

بہت گل کہانی اوس گل و سی چھکے

ترا ہنسا بگڑنا منہ چپ انا

جو آنا ہی تو اسی غم نہ ہن آ

ہوایہ زلف و کولہانی سی ظاہر

دیا دل چھو چھو دشمن طبع

کبھی پوچھنا نہ حال دل ہمارا

جو ہم نامہ ہی عاشقان سے

تجسلی طور کی ہی نور رخسار

لب جان بخش قاتل کی ہشت

مجھ کو کون زلف کا سودا ہوا

جواب نہ دیا

میں کتاب داغ دانی کلمہ سب سے بنا

عجب ہی غم نہ ہن پریشان

ہمارا دم نہ ہن پریشان

کہ وعدہ غیب کی آئینا کیا ہے

عجب نقشا ہی طرفہ احمر

یہی اوس بیروت سی ہمارا

قیامت کو ہی خانان دین بیا

یہ بیضا شمع بار نقش ہے

نیسا سی ہمارا خون بہا ہے

اشاری کی ہی طاقت نہیں ہے

سحر یہ خدیف سی نقشہ مرا ہے

خوشی زری گل رنگ کاشن	خوشی زری گل رنگ کاشن
آواز کبوتری خوشی	آواز کبوتری خوشی
بازی تباہوں کا بھی نشان	بازی تباہوں کا بھی نشان
کچھ رانچ سب بیاہیں	کچھ رانچ سب بیاہیں
سنگ لہری ترانچ روشن	سنگ لہری ترانچ روشن
قبرین چاندنی جو پٹی ہے	قبرین چاندنی جو پٹی ہے
کر دیے بندر ہستے جسے	کر دیے بندر ہستے جسے
لاکھ بار آزما چکا لیکن	لاکھ بار آزما چکا لیکن
قبر عاشق پہ شمع ہی بیکا	قبر عاشق پہ شمع ہی بیکا
کشتہ زلف یار کی زیبا	کشتہ زلف یار کی زیبا
سیر سیلی تاف دم ہی جلوہ	سیر سیلی تاف دم ہی جلوہ
کعبہ و تگدہ مین کب ہی خدا	کعبہ و تگدہ مین کب ہی خدا
چشم انصاف سی جو غور کیا	چشم انصاف سی جو غور کیا
خوشی زری گل رنگ کاشن	خوشی زری گل رنگ کاشن
آواز کبوتری خوشی	آواز کبوتری خوشی
بازی تباہوں کا بھی نشان	بازی تباہوں کا بھی نشان
کچھ رانچ سب بیاہیں	کچھ رانچ سب بیاہیں
سنگ لہری ترانچ روشن	سنگ لہری ترانچ روشن
قبرین چاندنی جو پٹی ہے	قبرین چاندنی جو پٹی ہے
کر دیے بندر ہستے جسے	کر دیے بندر ہستے جسے
لاکھ بار آزما چکا لیکن	لاکھ بار آزما چکا لیکن
قبر عاشق پہ شمع ہی بیکا	قبر عاشق پہ شمع ہی بیکا
کشتہ زلف یار کی زیبا	کشتہ زلف یار کی زیبا
سیر سیلی تاف دم ہی جلوہ	سیر سیلی تاف دم ہی جلوہ
کعبہ و تگدہ مین کب ہی خدا	کعبہ و تگدہ مین کب ہی خدا
چشم انصاف سی جو غور کیا	چشم انصاف سی جو غور کیا



<p>سپن سوز درون سی کلشن</p>	<p>ول جلاتی ہی آتش فرقت جب سے اوس بت سی آشنائی کی</p>
<p>اک</p>	<p>امی سحر نائمہ بیکر روز پکار بھگو بوشن</p>
<p>خال آب ہر بھی کمر آبدار کی اندھ کی قبت تے سی گوشوار کی یکسان ہو قدر خاک بھلا نو فلک مویات تقرنی نہیں کلن تی کی خبر شیر لابی بار کبھی شاخ واری تا شیر ہی یہ سایہ دیوار کی تکنتی ہین راہ آید منسل بہار کی قیمت دو چند ہی ہین سرخ یار کی تحریر ہو صفت جو رخ کلفدار کی</p>	<p>پھکی جو برق گوہر دندان پار کی خیزتے خیزتے پیر دل سپین چاک پار کی وہ مہر خیزتے ہین اوپری کمار کی جعد سیاہ مار ہی مہر ہی گوشوار کی ظالم کسی سطح ثمر مد عالمے وحشی ہوا وہ کوی پریرین جو گیا مانند گل گرنگی گریبان کوتا تار کی جوابات اعلیٰ لب میں یا قوت ہین ختر نقاط ہون خطا مطر خط شعاع</p>

شادی و غم جہانین ہم ہیں گل	سب کاش روئی آنکھ سے جا ببار کی
ایں غم و غم کہ آس نہ جو	بر باد کو خاک ہمساری نزاری کی
بہلی وہ بھیم پر غم کا کری تدارک	تو تصویر کھینچے جو مری جسم نزاری کی
انہی کے کبریا ہونے کی گلیاں ناز کا	انہی عند لب ہر مریں لای نزاری کی
اوس گل کا دیکھ پانی اگر قامت	قمری کو قدر سے وہی شکل داری کی

پھر مٹی عیش باغ کی نزدیک چین  
پھر کاشن جہانین ہی آئند ببار کی

یسا تری فراق میں ام محال ہی	ای غیرت مسیح برا اپنا حال ہی
ای ماہ ستغایہ تیر جسم ال ہی	جب حسن عارضی ہی تو اکدن ال ہی
کیا فوٹو سنم تو ہی چہرہ خال ہی	پیدا جہان میں تجھ اسیر خال ہی
پیشانی زہرہ منہ ہی اماہ چارہ	موندان صاف تیری مہر ہی ہر پار ہی
کاشا ہوا ہی کھ کی فرقت میں جسم نرا	خار مڑہ کی کاوش پناہ بال ہی
روشن جہان سیاہ نظر میں جو ہو گیا	کس شکستہ کی زلف کا ہر خیال ہی

لو کجما ہی جب زلف تابانین دل

دندان صاف دین بن سرخ سی عیا

کیا ہی مان سرخ و خط سبز کی بہا

خوبان ہرین جو وہ ہوش ہی

گنتی ہی تری گنتی ہی گنتی تمام

دین لبت دین پش و صل کسطح

ہر قدم پہ پانہی ہر کام پورا

قائل کی انتظار میں دیک گ پون

حالی زمانہ آما ہی مردوں اب

ای بت قسم خدا کی جد آری ہی

نیرنگی جہان کا تماشا دلانہ کج

تو جانتا ہی جس لیے آیا ہوں تیری پا

کرتا ہی ایک بات میری کی تمام تو

ہر ایک بل جسم کو اپنی بہال ہی

یا دہریہ

سید شاہ حسن پہ کیا مٹا لئی

بندہ بھی عاشق نہیں ہو لاشع

سونامری فراق میں اب خیال

اس آئینہ کی سانس پہ چما محال

سے نرالی او کی غم چا اہال

سہ بار روشن بان بن کہ لبت

یہ عسیرہ ہی جی کہ قسط الرحا

وقت میں ایک دم بھی پیا محال

یہ دہریہ شبات طلسم خیاں

ایجان جان فقیر کی موت سوال

پوچھتی ہو کلام یہ کسکی محال



یہ ربط عاشق و معشوقہ میں ہے  
خطا معاف ہو اب ہم سب ہی ہوں

وہی مری ہو اور کھانا مالج جانی  
نہایت دل میں تجا رہی ہے

شب فراغ میں بکھیرا ہوا موت  
سحر ہی مجھ ہی بس انفعال ہے بتا

جان باجیوں کی بازیگری اعجاز  
حشر یہاں ہی سہی قدم کی خرام باز  
ول کی پاپال قونی قصہ کی انداز  
کیا تماشا ہی جلا و انگوٹسی میں تو خوش ہوا  
وادی کامی تب کی باغ میں فصل بہا  
طرز تیری چشم صید انگن کا کیا کوئی  
تو نہیں تو نہ غم شرت ہی مجھ ہی تیرا  
ہاتھ اگر ہیں خچہ نور شیدا ہی شکستہ  
وگر کیا افشای دروغ عشق ہو غیاہ

یہی مریو کیونکہ حسن کی اعجاز  
سحر ہی جی وکھی اجا پیش کی اعجاز  
جان شستا تان جلائی شعلہ آواز  
حال پنا کم نہیں بناؤ اس شکار  
بی پرواہی سی جبہ بزم گہی پرواز  
کہ شاہین کھلی کتبت کلمات تیار  
طبع میان با سا بیوتی جی ای سکار  
نقش یا شیک یہ بنیا ہوا اعجاز  
کمان تاک پیش جیت تھو ان گلی

<p>زنی حصول مطلب دل و دلوں طمان</p>	<p>جو پر پروا پنا سہ اپنی پاس کر فی ہدی</p>
<p>اسقدر پر ہیز کیا ہی عاشق جاننا</p>	<p>شربت پیدار اس بلال الفت کو پلا</p>
<p>جلوہ گرفتاروں میں پشیم کا نوچی</p>	<p></p>
<p>یا عیان ہی ساعدیہ آستین ناز</p>	<p></p>
<p>بنگنی تہی لبش خورشید محشر چاندنی</p>	<p>بن تری جانسوز ہی ہیکر چاندنی</p>
<p>اوڑ گئی کا فور کی مانند کیسے چاندنی</p>	<p>محروشی فی جہاں لارہ ہی شوقی نقاب</p>
<p>چنگ بھڑ بھڑ سائی بادہ غور چاندنی</p>	<p>سیک بخت کیا نیا تھی سیلان نہیں</p>
<p>ایوین پامال غیت آج کیسے چاندنی</p>	<p>چمن گل گشت ہی بخت شکر سیلا</p>
<p>نکلت تربت میں بھیلی ہی سر چاندنی</p>	<p>کو کسے خلق مایہ دہی و زو شب</p>
<p>بھوگی شفا و شل آب گوہر چاندنی</p>	<p>اچھوہ دہان ہی چکا شکوہ سننی ہونو</p>
<p>بڑی پڑ چائی کہین مجھ پر چھک چاندنی</p>	<p>میں تین کلمہ ہون ہی شربت آب حبر</p>
<p>سووہ الماس می محکوی بڑ چاندنی</p>	<p>یا وند اندین شبت بازین ہی جاگلا</p>
<p>وہ پک چائی کام کرتی شکوہ اکثر چاندنی</p>	<p>روز روشن جیرین شکات شبت سوچ ہی</p>

گر نہیں ہی جستجو میں تیری ہی پر وہ

تیری گی ماہ کی منہ پر ہوائی چھلکے

اوس یوسف لقا کی جھیر میں آنی

زرد کو سی فی اوس و ش کی سنا

ہی نقاب سونی سی یں عیان نور

خنجر غنچہ بزرگ غنچہ ہو صد پارہ

بیجابی دیکھنا لہری نور لطیف

شکوہ گلشن میں جہانی سیر کو وہ مہر و

سبزہ ہوزرین گیا عکس طافی رنگی

عکس نشان کا ستاری یہ قامت شہر

چاندنی کی سیر کرای جمن میں چلکی

دن کو خاک آستان پر چہ پہاڑی قنار

شمسہ اوسکی قوس کا ہی مہر اور گلخانہ

شام سی با صبح کیون پھر فی ہی کر کر چاند

جلوہ متا پچان نق ہو نیکو کر چاند

ہا ہی کلانہ اخوان نہی باہر چاند

پھر دکھانا منہ نہ ہو ہی باہر چاند

جلوہ گر ہوا بر ہی طرح چھنکر چاند

بن تیری دیکھوں جو ہی شک گل تر چاند

گھر میں بیٹھائی وہ مہ پھلی ہی چاند

مہ بچھائی بہر پا انداز کیا

نقش باسی غیبت فرش شجر چاند

بدر چہرہ جلوہ رخسار نور چاند

چاندنی کی پیر کی خچی چھا کر چاند

چو پتی ہی شک اوسکی در کا پتھر چاند

مہر خاندین ہی روشن کامر چاند

<p>شب تصویر عالمی لہجہای شیریں گیتی          خرم و مریخ شب جلا و متاع کوی محرو          مایک مهر شبنم بی وہ شکر مہراج</p>	<p>اقل تری جام شربت ماه شکر چاہی          میکنی گزاف تانی پر چھپ کر چاہی          شکوہ کر چمکا تری طالع کا اختر چاہی</p>
<p>گشت اسی سحر شب نام کو آیا وہ مہ وہام          خورشید سی ہر طرف پھیلی نثار سر چاہی</p>	
<p>زیب جسم نازنین خست بکتر چاہی          شمع جہیل وصل کی شکت و لہر چاہی          تیغ تنی الفت سپاہی کو مقرر چاہی          خورشید امی یار جسم نازنین مجھ کو گھلا          جان ہی ہی عشق تائیک ماہ کار چاہی          تو ہی سوچ تجھ کو یہ باجوہ بنی ہو چاہی          بوسہ مای عمل لب بزدن شہید شہادت          منہ دکھانی کی عوض باقی قاتل فوج کین</p>	<p>پیر ہر شبنم کا بجکوا می کل تر چاہی          چاند کو بی پردہ حسن ایماہ پیکر چاہی          صاحب جوہر کو قد رابل جوہر چاہی          عشق بین تلی کمر کی جسم لاغر چاہی          چادر متاع کی تربت پہ چادر چاہی          چاند ہی تو گوہر انجم کا زیور چاہی          سنات بت کی لپی مای قوت احمر چاہی          تشنہ دیدار کو کیا آب خنجر چاہی</p>



پہلو خوشیدین تہا ہی تاراج کا  
 ابرو و شکر کان اشاریں کہیں عالم کو  
 تار ہی لازم ہرین ہی ہر سپہر  
 سبزہ و گل ہر لب جو ہر شب متاب  
 لعل نقش گلبدن ہونشان بالائی  
 غنچہ آستجوزیایا تینک پست  
 کیون نہ پیا ہوساوس سر و گلہ

کان کی بالی مدین پیش کی ہر  
 فی نسان در کار ہی تمکو  
 تیر ہی پیشانی پر افشان ہو  
 ساقیا اسدم می گلگون کاساوتیا  
 تربت عاشق کوان پھولوں کی چاوتیا  
 رخت تن صدا چاک مہوای گل تر چا  
 لالی کی بچہ اونچہ ناز و نیر

خواہش حاوہ سلیمان شکوہ بسم نکر  
 اسی سحر ہمناشی سلمان و قنبر چاہتے

اپنی بیکانی سبے رشاک چھن کے  
 چشم و حشی کی جوشوخی تیرگیو بھی  
 دیکھ کر پھول سہاڑی ہی ہی سر و چان  
 محو تہ پیر یہ ہوی دیدہ نقاش جہان

دشت غربت یہ خوش آیا کہ و طبع بھول  
 چو کر ہی ساری غزالان جن بھول  
 بابل خستہ کنو گامای چمن بھول  
 جوش حیرت سی کی غنچہ بھول

<p>کھدیا یو قلم جابی کمر نیشان          چارہ یں مین بسای غنچہ یں          سالہا سال کسب سج و محن کس          بزمینت کی پیش کا چلن کس          جب دیکھی اوب پتان و دشمن کس          روشن باز کا ملاوس حلن کس          کہ مری کل بھی یاران وطن کس          ہماؤ و ترعدن لعل یمن کس          و یکا تیری دوپی کی کرن کس</p>	<p>کھدیا یو قلم جابی کمر نیشان          چارہ یں مین بسای غنچہ یں          سالہا سال کسب سج و محن کس          بزمینت کی پیش کا چلن کس          جب دیکھی اوب پتان و دشمن کس          روشن باز کا ملاوس حلن کس          کہ مری کل بھی یاران وطن کس          ہماؤ و ترعدن لعل یمن کس          و یکا تیری دوپی کی کرن کس</p>
---	---

اندون بسکہ ترودہی بہت و لکوس  
 طبع موزون نری طر منحن بھول

ہین جو لبہای جرحیت آشنا کس  
 مرتبہ اعلیٰ ہی مری خا کا کس

رخم کھائی ہین کس محض نہا شیشہ  
 اسی مہووس مدین ان کشتہ اک طلائع

<p>همسری تصویر کو کیا صاحب تصویر روشنی شمع جھوتی ہی دن گزیر زندہ ہو جاؤں انجان بخش کی تائید صفوحہ کاغذ پر بنیا ہوا تصویر سونا ہو جا تا ہی تانبا چرطع اگر کیر فائدہ پایا یہ ہنسی قتل کی تائید بات یہ بھی کجی کی غالی نہیں صورت تصویر مٹا دی ہو تو ہی تفریق دورن اوسی نہایت ہوتی ہی وہ تصویر</p>	<p>مہر کو تیری رخ پر نور سی نہایت شعلہ رویہ نکو ہی اکثر تیرہ جھوٹی فاتحہ تربت سپر ہی پڑھی عیسیٰ رومی و شن کی تجا کی لکھا مینی جو خاکساری مس و لکھو بنایا یوں خوب کچھاروی قاتل کا تماشہ شکر ہم سمجھتی ہیں ہی عیار یان ای حلیہ جوش حیرت ہی اک آئینہ روغن شکر شرم سی ماہ و دو ہفتہ گشتی بنجانی ہا</p>
--	--

طور کی سرہ کی تجکو ہی عبت نہ آہ تھ

چاہی کحل صبر خاک و ریشہ است

وست مشاطہ بعدینہ یہ بنیا ہو جا

چشم ہر خبر فلک یہ موتی ہو جا

چشم آئینہ جو پر نور تجلا ہو جا

شکوہی پروہ جو وہ طور کا شعلہ ہو جا

رہنما سوسے جنون کرت ترسا ہو جا  
 جگر چو تھی لب جان بخش تو مرد ہو جا  
 سپر تو نکلن جو ترا چاند سا کھر اہو جا  
 پہنی بالاتو تر آحسن و بال اہو جا  
 خضر سان نہ نہ جلاوید جو جو سو جا  
 سبزہ خطسی بڑھارو سی کا جا  
 مکیں شکر شکر شکر شکر جو ریابین جا  
 روی روشن ہی جو شہین چھا دی تو نقاب جا  
 چاند ہو پر تو رخ سی گل متا بہر جا  
 یافو ندان مین گہ بار ہو گر ابر مر جا  
 چشم ترسی ہو گر بہشت شطع فان جا  
 آسان نام ہو متابی بی منزل باہ جا  
 برق ہو کان کی بجلی تہ ابر کا کل جا

سلسلہ سلسلہ دولت چلیا ہو جا  
 جادو و سلمری عجا ربیہ ہو جا  
 جو ہر آئینہ ہر ایک تارا ہو جا  
 جلوہ برق طیان چاند کا بال اہو جا  
 آب شہین لب طیان کا پسینا ہو جا  
 سیم کی قد نفرت تری جو دنیا ہو جا  
 کت وریا صفت عنبر سارا ہو جا  
 صحن گلزار فلک کچھ شگہ فاما ہو جا  
 کھکشان تاک ہر اک خوشہ ثریا ہو جا  
 قطرہ اشک جو کھلی در کیا ہو جا  
 پاٹ و من کامری و من وریا ہو جا  
 شب کی بی پروہ جو چاند سا کھر اہو جا  
 عقد و پر تو عارض سی ثریا ہو جا

وام خطی کی اگر طائر ول چو بوجی  
لکھوی بونہ غلاب لب سب فتن  
کیا نر گسہی جو بوسی کا تصور  
خود فروشی پہ جو وہ یوسف غنیمت  
پری زاهد پہ چاوس کی مکی کی  
آئینہ ہی نہیں کچھ سائے حیرت نہیں  
سکلی بل سبیل سپان کا جو دیکھی نحر  
طالب بوسہ کی گالی ہی غنابو کو  
روندی کیا سبز گلزار و ناگوان  
مجلو گشتی ملک سلیمان با خدا

ساتھ زان سے ترم باک پندار ہو  
بلور پارہ رخ لب لب لب لب لب  
نیل آس آب اعلین تر ایلا ہو  
ہی یقین مردہ باز کو سو واد ہو  
نیز زشت زشت زشت زشت زشت  
دیکھ لی جو تری تصویر جو سا ہو  
کج روی قدسی کرنی شمشیر  
قد برامان تو حق میں مری چھا ہو  
برگ آج بے پاریزہ مینا ہو  
دستیاب سے نشانی ہو چھلچھل

بوسہ زلف جو مانگوتی وہ کہتا جی  
دشمنوں کو دیکھیں آپ کی سو واد ہو

صافقہ سوزت قوت میں لب بزم  
وان و ان رشیدی خستہ حال جی

ہونین چرخی کی طرح گزشتہ روز چرخ  
 چرخ منہ رخ میں کیا سوز و گداز کو  
 کیا حسینہ کو دینی ہرین داغ تیری حسن  
 عین قت میں کسکی سرور کا چہرہ  
 کیا تیرا بے رحمی ہوتا ہی چمن  
 ماہ نو ابرو کج ہرین برق خشان بجلیاں  
 آگہ پستی ہی دل سرور ہو جاتا ہی پا  
 قتل عالم قبضہ میں ہی نمان چشم کے  
 کر دیا سوز و رنج کیا تاشا گاہ خلق  
 یاد میں نہ لٹ سیاہ و رو آتشاں کی  
 سخت باتوں نے اسی بت شیشہ دل  
 ابر ہی ٹھنڈی ہو جانے میں حسین  
 سیاہ بابل تہی سیاہ زرقن سی آب

داغ سر کی نظر میں شعلہ جواں کے  
 شام تہی صبح شاک آنکھ ہونین لہر چٹا  
 پیش ازین جو گل تھا باغ و بہار  
 ہنچ آتش کا ہر قطرہ بزرگات آہ  
 قطرہ شبنم لب گلبرگ پر تیرا  
 منہ نہیں ہی چاند بالا نہیں ہی نا  
 نیزہ غلطی ہی یا اوس سرور کا دیا  
 پیچہ مرگان میں خنجر سرمہ کا دیا  
 تیرا تشارسان اگلز نشان ہر نا  
 ابرو و آہ برق شعلہ نشان نا  
 ریزہ میناسی نازک لکھ ہر پر کا  
 چارہ سالہ صنم ہی باوہ کیسا  
 چشم جاووسی خجل ہر ساحر کا

یونان زلفین گری و چری کی نہیں ہیں  
چاند کو گمیری ہو یا جان کین دلا

گرم بازار فریب و لرزائی ہی ملیم

زال دنیا بھی منہ کوئی زن دلا

نازک ہی جسم خست گل تر خست

تین نگاہ و خنجر ابروی پیکر

کیا منہ ہی بد رکا جو تری آئی و بر

گلگشت کو نہ جا کہ وہاں ہو گا بدنام

کو چہ ہی تیر سلطنت فان ای پر

یوسف ہی چہ اور لب بخش بہن

تشبیہ نگ لب ہی مثال تہہ

بہن یا باغ نمکدہ بلبل ہی فوجہ

لبقش عصار پیران کہانیا

ہو سوز آہ گرمی میری وہ خاک

مخل بھی گلبدن تن جی تی کا خست

دل چاک چاک ہی تو جگر خست خست

ایساہ چاندنی تری ہوئی کا خست

امی گل صد سالہ بلبل کی خست

سنگ ابل دل کو سلیمان کا خست

آغاز سبز و شبنم خست خست

پتھر ہی اصل سر و سہی کی خست

شبنم بھی شاک شیر گل سر خست

ایمان مایان سلیمان کا خست

پتھر ہی پتی یادہ دل ویت خست

کیا انقلاب طالع و اثر و انجمن

بدیا چشم زای ہی خوابیدہ بخت ہے

چرخ بختی وہ مصرعہ بالا قذیا

موز و انجمن سر و تہ تو مصرع و بخت ہے

جانشین انقلاب ہی متناہی ہے

فرقت کی ات و زرقیاست سخت ہے

بانع میمنہ است بلبل ہے

گل خوشبہم پیالہ دل ہے

دل اسیر کند کا کل ہے

رشتہ عمر تار سنبل ہے

سرو ہی قدیار رخ گل ہے

چشم نرگس تو زلف سنبل ہے

شیشہ روتی ہیں شو قافل ہے

کیا تریست عشق کا قل ہے

حیرت افزا وہ روی کا کل ہے

سحر و شام کا تقابل ہے

تینوا و ان گل خندان ہے

شبنم تر سر شک بلبل ہے

و بدین چشم مست سناقی کے

جی کی حریت میں کیا تامل ہے

وعدہ وصل کی فراموشی ہے

جہل کب ہی فقط تجاہل ہے

بھولنا جان چھو کر محب کو

عسارفانہ ترا تجاہل ہے



یار آیانہ عذرا برش سے

اشک و ران سرین جاری ہیں

منہ جو ساحل پہ پہو ہا ہی مہ گل

گل کھلایا ہی عکس عارض نے

پانی پانی صفای رخ فی کیا

شیشہ می سہ را حی دار کلا

کیون مبطول نہوشب فبت

جان جاتی ہی قاصدا آ جا

ہو ملاقات دیکھیے کیونکر

عارضی ہی بہار عارض گل

فوج درد و الم علم نالے

راکب ووشن شہسوار براق

انکھ میں روشن ہیں عشق حیدر سے

رائیگان اشک کا تسلسل ہے

یہ نیا دورا تو تسلسل ہے

آب شک گلابا بگل ہے

بلبلوں پر ہجوم بلبل ہے

آب آئینہ کو زلزل ہے

چشم مخمور سا غزل ہے

کا کل یاری تو سل ہے

میرا دشمن تراقتا ہے

ہیان ہی غفلت بان تھا گل ہے

ہنجران کنش مارے گا گل ہے

اپنا وشت میں بھی تھل ہے

ہی وہ جس ہی بھی تو سل ہے

تو تیا خاک پائی دل ہے

مین بحر خواجه تاش کاشی ہو

ہند فیض قدم ہی آمل ہے

شبنم لبت مغیری شکرین ہو جا

حبیبو دیدہ گریان سی شبنم ہو جا

جو یب باغ و شب شادمانین ہو جا

جو انس پر چہنی کو چشم کی قرین ہو جا

نقاب موی عیان و می شکر لکین ہو جا

جو غم صید کہی چشم وحشی صیا و

سوا و لطف کاساری گوئین سودا

مسا و ن باریکی و پر نوشت قیمت

لکھی ہن صفت سہی قاتبان کار خا

خدا کی شان ہی ہیر ہو کاشی پدا

سہا گئی سب کی ہو کہ چاند چو دھوین

خطا او خطا مقابل مشک چین ہو جا

توسیل اشک کتاب رخ زمین ہو جا

تو نہر و خشک ہو اور زریا کین ہو جا

رگ سحاب ہر اک تار استین ہو جا

شربتاق کی پیدا سحر کہین ہو جا

نظر کند کلاوی غزال چین ہو جا

عجب نہیں جو خون شک مشک چین ہو جا

کہ روئے و سچ کہ زائل خط جبین ہو جا

یقین ہی شک گلستان گلزمین ہو جا

صدت میں پانی کا قطرہ دھین ہو جا

چو بی نقاب بن یار جبین ہو جا

جو بوسہ ی بت شیریں اتوار ہا	حلاوت لب شیریں رنگا پین ہو جا
حنو کی لب شیریں قرب ہی ہی یقین	پسینا چاہ زرخیزان کا انگبین ہو جا
اگر تری لب شیریں کی ہوں تم آوق	ہر ایک نقطہ شکر بارہ امی حسین ہو جا
دوات کو زہ مصری قلم ہوشاں نہا	مداوشیرہ جان کا نڈا انگبین ہو جا

سحر کو آئی غمشا وہ ہوں تھیب ملکبر کا  
جو بی نقاب ہر خسار لاشیں ہو جا

ہجرین دل زندگی سی سیر ہے	گل منو شمع حیات انہ پیر ہے
راست بازی ہم کرین وہ کجروی	یہ مقدار کا ہامی پیر ہے
منہ دکھاتا ہی نہیں وہ شک مھر	اب جہان پیش نظر اند پیر ہے
جای گل تیوری چڑھانی چاہیے	عاشق شوریدہ سہرا دہیر ہے
دل مشک ہی جگر ہی چاک چاک	تیرہن ترکان نگہ شمشیر ہے
باغ ہی ساقی ہی می ہی ابر ہے	اک نقطہ آئی کی تیری دیر ہے

ای سحر کیا خوف رو بہ نصیحتان

# شکیر اپنا خدا کا شکر ہے

<p>انکس کی تیلیوں کو عشر کا تارا کرتے</p> <p>صبح محشر کی گریبان کو پارا کرتے</p> <p>سنبھل و مشک کو صدقین تارا کرتے</p> <p>راست باز سی سہر مونہ کنارا کرتے</p> <p>ہم مسلمان کچھ تو ایمان بھی پیدا کرتے</p> <p>جان تہی کہی ورنی گوارا کرتے</p> <p>مور انبان سلیمان کنارا کرتے</p> <p>سہر فدا پانچہ قاتل کی وبارا کرتے</p> <p>جان تہی ہین ہین رخ کا نظارا کرتے</p> <p>مردم انگشت شرہ سی ہین ایشارا کرتے</p> <p>خط سبز و لب لعین کا نظارا کرتے</p> <p>قائم انداز ہین اس لوٹی سی پارا کرتے</p>	<p>سجین رخ روشن کا نظارا کرتے</p> <p>اسی فلک ست بنو کو جو ایشارا کرتے</p> <p>کر تری کیسہ شکون کا نظارا کرتے</p> <p>زانت کج شانہ تر گانسی سنا کرتے</p> <p>پاس کر یہ بت ہمہ چار کرتے</p> <p>یہ پر زیاد اگر پاس ہارا کرتے</p> <p>حیرہ خوان قناعت جو گوارا کرتے</p> <p>آرزو یہ ہی تر خاک تری کشتون کی</p> <p>قتل عالمین ہر سر وہ نفاک جہاں</p> <p>توسا بروسی جو پیہ ہی ان ناو ناں</p> <p>بہوتی تسکین ہی اطمین دل حیدر</p> <p>شعلہ ہمار جوتی ہی عاشق اکثر</p>
---	--

جوش میرے جھپکتی نہیں تاروں کی  
 بادہ بی جلوہ مستانہ ساقی ہی حرام  
 ہر لبِ خم سی کشتوں کی دعا ہی قاتل  
 تھوچھ کتا ستم اچا جو زخموں پر نمک  
 بحر ہستی سی کیا تیغ جہاز ہی پانی  
 ڈالتی عکس ابرو کا تم امی جبر جا  
 شیخ جی پھینک کے سبھی کو پھینکنا  
 بوسہ بزمین جو بدتاوہ کسی کی سی  
 آبِ حیوان نہ انفاش سی ہی کام  
 جان کو جاتی مگر اکی عشاق غمو

رات بھر میں ہر لمحہ کا اٹھا کر  
 عین دوس میں کشتوں کی کتا کر  
 لاکھ جانیں ہی ہر لڑپا کر  
 غیر کی ہاتھ سی ہتھ گوا کر  
 آہنا کو ہر سی گھاٹ و تارا کر  
 بارہ تلوار کی وریا کا کنار کر  
 اوس بت بہرین کجا جو نظار کر  
 جیت اپنی ہی تھی ہر او جو پار کر  
 تم جو بوسہ لب جانچش کا پار کر  
 خضر عیسیٰ کا نہ حسان ارا کر تے

کیا سحر عقدہ کشا نام ہی مو لاکا تر  
 سب مصیبت میں علی کو ہرین بچار کر تے

ابرو پہ زمانی کی لگی جان بکھلنے  
 بیعت تری تلوار سی کی بوسہ چلنے



<p>و از غم فروخت زیند تو را مارا همین پیو ده لوری و مبدل</p>	<p>هی چچی دوران هم اعجاز زمانی یه محفل زندان هی نهین سینه اهد</p>
<p>رہتا ہوں ہم آغوشِ سحرِ شام سی شہب تا صبحِ اوس کی کرب و نہین تیا ہوں لہجہ</p>	<p>ہی سعادتیاب مہرِ شمسِ تھی تھالی ماہِ نوکُستایِ تیغِ پنجہ قتال</p>
<p>بچی حل خوشیہ کو لبِ قبالت بذکرِ کما میدہ ہی تیری کشتابی مال ویکوہی کسبِ نفع و ان چشتابی اتشمال ہر قدم ہی لٹنی انی کی سہ خال بنگیا ہی چاند ہر گل تکیہ ملکر کال پانی پانی ابرہ ہی گوشہ روال آکھو کوہی شیش چشم اور کلاہنت مال تنگ غنچ ہی سہی ہین باز کمر ہی مال ہی خجل منع سلیمان یکیش سہ مال</p>	<p>ہی بال جان بچنا گیسو و جال حاکِ مین پتی ہین اہلِ دید تیرِ حال واہ کیا پر نور ہی چہرہ ترا خورشید ہو مقابل کیا سمندر دیدہ ترسی مر کیونکے افیونی گولی مجکوساتی ہی کی زلف ہی سنبلِ چمن کل ہین شرننگال وہ خبر بقیس کے لایا یہ اوس سنو خط</p>

عطر کی شیشی محل ہی تھی کی مثال	کما تے تے کچھ بھی ہو
نقد عیش زندگی ہی جامہ لالہ	کھنکھاتی عالم شہین سودا شہین
ہی گزہ کا کہو نہ کل نہایت بال	عمل ہو کیا نوک بان بنی عقدہ و
جیسی ہو مونی کو حالت نعمت تو	نہ کی تیری گفتگو یوں روح کو پوتا
بن گیا تھال مونی نعمت تو	ناچناک پر نکنا وہاں این پیش
کیا آگیا لاف بر گل بان لال	ہم سہی لعل لب یاسی تیری محال
معجزہ اولٹا ہی وں گین کی چال	کرتی ہی دو نکو زندہ شوخی رفتار

ناتوان بینی فی کھو کہی ہی قدر پہا  
اسی سحر اس و زمین بدتر ہی تھم نال

یاد اب کیسے کا قد از کو رینگے	گلازار میں نظارہ شہ شاد کو رینگے
کعبہ کو پتوں شی ہم آ کو رینگے	سب مشق تصویر سی دل آ کو رینگے
برخیہ ز او بن کیسے کو رینگے	دل بند علاقہ سی آ کو رینگے
بنالی نہ موزن ہی کچھ ایسا کو رینگے	وہ کعبہ کو کا کو کا جو بھلو



چو رنگی پرستی صنام برین  
 حور و عین کمان باز و اصوات  
 توبه کمان کعبه کمان بر روی بیت  
 چو شنگه چو پاندی گیسوی تپان  
 شکین ایی دینگی ز کس غرض چشم  
 ده غیرت شیرین کرگیا کبھی تفر  
 ساقی نہ کی دوریہ موسم غنیمت  
 بھکرینگی حسین پیش آید لاون  
 ہم اشک است سی جہا دینگی جہنم  
 دل قریب سی پال کرینگی جوا و بھا  
 اگر قاتل مردم ہوئیں خوشی تکیہ  
 ہم فاک نشینوں کا ستانا نہیں اچھا  
 کو منہ سی سکا اینگی ہم حریف شکایت

ناموس صفت  
 جنت میں بھی نیا کی خبری

اب ترک یہ نہ ورنہ خاک کرتے  
 بندی رہ خالق میں کرکارت  
 نظارہ گل بان نا شاو کرتے  
 گو کہ کئی صحت فریاد کرتے  
 پیری میں بانی کی فریاد کرتے  
 دیوانی سی خوشیت پر نیا کرتے  
 محشر میں گناہوں کی اگر یاد کرتے  
 دامن جوا و بھوش کو یاد کرتے  
 رزم ہوونکی سایہ سی یاد کرتے  
 بل جانتیگی افلاک جو یاد کرتے  
 ضبط آہ و فغان ای شکر ہا کرتے

<p>بہر دیدہ زلفش زلفش زلفش زلفش          وینک زلفش زلفش زلفش زلفش          زلفش زلفش زلفش زلفش زلفش</p>	<p>زلفش زلفش زلفش زلفش زلفش          زلفش زلفش زلفش زلفش زلفش          زلفش زلفش زلفش زلفش زلفش</p>
<p>زلفش زلفش زلفش زلفش زلفش          زلفش زلفش زلفش زلفش زلفش          زلفش زلفش زلفش زلفش زلفش</p>	<p>زلفش زلفش زلفش زلفش زلفش          زلفش زلفش زلفش زلفش زلفش          زلفش زلفش زلفش زلفش زلفش</p>
<p>لکھی ہنر میں موسیٰ جو ان تر شجہی          پناہ تہنگی زرخیز درہای کلیسا          پناہ تہنگی زرخیز درہای کلیسا          غرض ہی کیا کی جو بی طلب زیبا          اگر بی منت مخلوق ہونان جوین حاصل          ہم ان گزارہ گریہ کی پہلی سی ای          پریشانی ہی ہنر کی طرح آئینہ سان حیر          ہنر کا تو چشم آبا کی بندہ تانی ہے</p>	<p>چراغ چشم روشن ہی چراغ طور سینا          جنون بین بھی چو ٹی سلسلہ راجستھا          اراوت مجکو ہی طای سی بہت شاہ دنیا          ہمیں کیا کام اہد طاق محراب صلا          وہ ارباب قیامت کہ ہی بہتر تر سلوا          سفر و پیش ہی جانا خالی ہاتھ دنیا          محبت ہی کی لٹ دوتا و روی کھیا          کھانکوں کھانکوں کھانکوں کھانکوں</p>

کناہ جوہین ساغل و عانی طرفین

پیاج ایک ساغریب کے مضمون کا

لبوں پر جان کی تیرج خلقی نہیں جانی

ہی نازک و ست قاتل تو کمی نہ نایہ اسی

کیوں نہوں جو ڈاک طور کی شعلی کی

فرغ ہر عارض سی سا رہ نہ گینہ ہے

کیا کار خطوط جامہ

خدا کیو علی اللہ

وہ شمشک شانی ہی پھر اوی قید لفظ

ہو ہر صفحہ شین کتب پر نور موسیٰ

نہیں کہم و کہہ گی اسی جید بقدر

سحر کیا کیا بہا عیش باغ انکھونین پرتی

وہ گل سی گل و ہر گس سی گدین قہ وہ ہوتا

پریشانی ہی چ و تکب شفقہ مالی

بدن پر ٹھیک مثل حق قبا ہی پریشانی

غل و بنجیر کی غل فی پیرین او کالی

کیون شاخ مرغان آج غلام کی

پیالی کی عود بچہ نو زمین بھی کی

بلا سو و از لفت پیر کیا سر پڑانی

کیوں بسا یہ ہو قدر احمد سے مالی

بہا آئی ہی چھوٹن خون و ہونہ مالی

او وہ پڑ پڑی پانی لاکھی کی لائی

افس کی بعد بھی شوق شراب پیکانی



فراق ما هر و دین سینه ساعد پر کل  
 خنا کی طرح غش نشو خطان بگین یون  
 بهیچ میسکیده و شرف و مع حسن قتی  
 تشوین شته قمرگان قی تاج و لای  
 هری ہی یو خط سبرین کشتن لای  
 لگی ہی بر قمرگانی جعفری شکست و کم  
 و فو رشک سی ہی بر چشمان شتی کی  
 سعد پر تیری آمد کا کیو نکر منتظر دل هو  
 ر با اس نام سی مرگ مرغ دل نہیں تیا  
 حظیرہ میری بت کا کیو نکر آشیانہ ہو  
 گنجی بین سر کی شادی و غیا کاکو نہیں  
 لہو چا ہزار و سکا تری تلوار بی قابل

بسان سبز و نور شہ صوفی  
 کدو اسو کیو نکر قمر چرخ  
 ہمایون اسید پادشاهی  
 زخوت پامالی ہی نیم شکسالی  
 مری گھون میں تیر پو اسی شکسالی  
 کمی با زبان حمت کی شامی  
 قیامت لکدن ای قند لکیر انو بی  
 بلای جان جھکا لکیر کتر کی جانی  
 ہمای مغفرت کا دامان و بی کی جانی  
 میستی متو لکون پھر جی سنبھالی  
 سنین پیر شیر نوا بی کی تک پشانی

سحر اعدای حیدر کا ہی کشت و زنج



مثل خیمه مو جانی هم سر کی بل نوا  
 آتش آتش هم جانی بولی طهارت کوا  
 سکه سکه زمین بزمین کسی کی غیا  
 پتھر زمین ہی شمشیر معنی و ان کیا  
 آوارگی بین صاحب بزمین ال  
 دشوار کیا ہی و کسی بان کر کا و  
 ای کو کین مجھی دروغی ہی تنگ  
 مضمون در لکای کینا ہی غیا  
 دیوانگان عشق کی سایہ سی بکنا  
 عود است یاری ال شاد و  
 نواش تو ہی سایہ بیت ہی خوشیا  
 تیری ہی چشم و کلبان بطن ناکان

کیا اور جو کو و شوق و جمال است

محسوسا بزمین شوق کو کینا  
 سیدہ ما زانہ میر گنہ گار  
 غار کصای مومنی و شوق  
 روزان اکھین و بطن ناکان  
 مین کاتہ پین ان بطن ناکان  
 ناکان ہر ایک تیشہ طشت کوا  
 دریای صخری فکر کا شوق کینا  
 ایہ ان رحم و کرم کینا  
 پیمان شکم و شوق ہی و غلات  
 نساک کجا بزمین صبا و صاف  
 کینا ہی شوق بزمین و کربلا





کجاست سر نهنگ لیکتی و هرج و مرج  
 کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست  
 صداع عشق کاکل نکلخی سی کم نمین  
 تجوی بی شکایت زمین و بی سحر کجاست  
 لکاهی یار کی قدیونسی عجاوینسی  
 بلال لخن موش مع نوی این اعلی  
 کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست

کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست  
 جلا کیا با کجاست کجاست کجاست  
 سوگند ما به کجاست کجاست کجاست  
 کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست

جلا ما به کجاست کجاست کجاست  
 خنای پیچیده روشن پیچیده روشن  
 او تر می قوت کجاست کجاست کجاست

کیا بی پان لاکھی فی دل خون را می سحر اپنا  
 جلا بی گھر مارا آتش با قوت احمد

بی جوهر کاک ابرو و این و نین و نین  
 تن قد و بان چشم عارض کی بهتر  
 خط و قطرات رخ دندان است شیرین  
 رخ و ابرو نگه عقد و نشان بی شوق

قره خوریز تر بی سی بر چمی بی شوق  
 سمن بی و بی بی بی بی بی بی  
 زردی لری بی بی بی بی بی بی  
 قوس بی بی بی بی بی بی بی

بی تو یار ساینی شکریه و غیره  
 او ایلم و غیره و بر و غیره  
 اینک که در این ساقی و غیره  
 بشیر کی جب چو طبیعت کنی  
 رناع و دل پشایان و غیره  
 ترقی مخبر آنکس و غیره

نوروز با جوت سر و سینه بی سی عمر  
 کما اینی چیری میخ و چینه و دانه  
 گنک می طربون انوشی می  
 طلب گنکین قنچی می سرگی  
 خیال شکست می و می بل می عمر  
 گل با دم می بو می نام می می عمر

سحر ہی چشم آری دل سوزش طالع ہے

مکتبہ اسلامیہ کراچی

جان آئی تن میں مہر مہر کی بات  
تلمیٰ شرع سے نہ عنایت نجات کی  
کیا بات آپ کی لب شیریں کی بات کی  
آیا بھی تو گلشن میں بسا رہی اس کی  
پایا نہ خط سبب نشان ہاتھ رنگ

ہر اسبیدی ہو چہ پند کہ چہ دانت کی  
کوئی کو بات کہی تھی نہ بات کی  
پہنچی جو بات ہی ٹھولی ہو بات کی  
عیار میری تھو عجیب فی کلمات کی  
بتلائی راہ خضر فی آب حیات کی

کیا ذکر خواب دیدہ جسم کو آہین  
 سیر خوشی و لای اوتار  
 اون پر یون کیا آہین دیوانہ چشم  
 ہر گل ہی خار خار خزان سی جگر کا  
 شیرین ہی بوسہ لب نشین سی کام جا  
 طالع بخش دولت دیدار گنج حسن  
 ظلم و جفا سی اکو معشوق جمجم  
 وندان صرخت ہین آہان ہی شد  
 تا چند ای تباں شتم پیشہ چشم چشم  
 بیخود ہون یا وعارض کاکل ہین شام  
 آیانہ گھر ملک مرغ غیبت پری  
 مستی عشق چشم ولت خط و خال  
 زادہ نہ منع کو ہین شرب مداہم

بود کی جنت فرقت موش و نبات  
 یہاں تیر ہی برات نال سنجات  
 امید ہنسی تھی گزشتہ بہت کو  
 دیکھی بہار اس حین فی تبت کی  
 یوز زبان فی پانی حلاوت نبات  
 کب سیتن عاف خدائی نہایت کی  
 کیفیتین صفات نعلی ہر ہین ات کی  
 گویا زبان بنائی ہی شائع نبات کی  
 حسرت ہی لہین اک نگاہ لشت کی  
 دن کا بہوش ہی خیر مجکرات کی  
 پھونکی فتنی نقش جبر حاضرات کی  
 اوڑتی ہی خاک کو ٹپ نہیں سبکرات کی  
 پانی سی زندگی ہی ہر اک حیات کی

مرا بھی آسمان پہ چکنا چور نہیں کی  
لکھن میں صفت اوجھٹا خال غنبر  
مستی میں جلوہ گر لب بخشش راز

کیا غور نہ آج سیاہی ہی رات کی  
از مشک سی اور مرکب و دیانت کی  
انست نقاب ہی رخ آبِ حیات کی

اوس مھر چرخ شرع کا انداز ہوں  
خلقت ہوئی ہی جسکی سبکدوشی کی

زندہ ہی منہ لب پہ آہ سر دہے  
مطلع پیوستہ ابرو میں  
ساقیا آتی ہر سار سیکشہ  
جو مصائب میں پڑی ہر قسم  
یار خانی ہی جہی کہتے ہیں دل  
اسی جنون بخشا عجب ملبوس خاص  
شعر کہتا ہوں ہوا میں یار میں  
تاک چکی پیش روی یار چاند

تو نہیں پہلو میں لیپوں دروہے  
مصرعہ پر حسب تہ ذوق  
ابر چہرہ سالیامی ہوا میں سر دہے  
پیش از یار چہرہ دروہے  
موسم غمخوار ہی ہر دہے  
رخت عریانی بدن پر گروہے  
جو ہی منہ من گنج باو اور دہے  
چاندنی افشان کی آگ کی گروہے

حق فی بخشی سجود کیا فی کی شان	دو تیر خوں بین تیر و قوس سب
محر خوں بین صلور حسن گویم	گرمی بابا یہ سنت سرو سب
گرم تر ہی حسن و زافزون باق	بانع میں ٹھنڈی بہار پوسب
بلبلین کہتی ہیں بابا لگ خاک	آتش گل اعلیٰ اب سی سرچ
سیوٹی ہسکی ہی لالہ و غنہ	نیلگون بوسن ہی گر گنہ رو
رحم کیا عشاق پر آئی اوس	بیم حوت بیو فابید رو

وہنگ بکڑا رفتہ رفتہ امی سحر

پیش ازین آمدتی اب و رو

ہنسی برب و روشنی رخ بیشال کی	اک بدر پہی جلوہ گر ہنسی بلال کی
آنکھوں میں جان ہی سی شفتہ حال کی	صورت کوئی نظر نہیں آتی حوال کی
افزون ہی محرومہ سی تمی جمال کی	والت تجھنی انی عطایہ وال کی
الفت مال جان ہی تمی مال کی	حالت ہی غیاس مال شفتہ حال کی
اسد رجبہ لی شوخ ہی محل سگیال کی	رنگت ہی ہسکی سرچ ہی سہ شال کی

شوق بی ہوش ہوش مند حال کی  
 بینی پہ کتب و سیاہی خیال کی  
 جہشت کی گیندیں ہیں ان شہیدِ حال کی  
 ہرگز ہی میری سجاوٹ طلب ہی سوال کی  
 موزوں قطع ہر شے اور نہیں ہال کی  
 کیا حادثہ اس کی صفحہ کو خیال کی  
 چھبانا بعد قتل ہی قاتل تر سنگا  
 یوسف ہی حسن تو ہی ہی تیریں کلیم  
 نہ ہا کیوں نہ تو جو ہے اجمال کی  
 وصف کہ میں نے لگی شو گانیا  
 ہوتی اگر نہ دماغ تو دیتی بہت  
 ہی لمبیں و ضبط افغان کیا پائین  
 خیمانہ فراق فی توڑا ہی بند بند

کشت حیات اہل نظر پامال کی  
 گلہ نہ تہ حرم یہ ہوتی جاہل کی  
 چشم سیاہ شوق میں مہر غزل کی  
 و لگو نہیں تباہ تباہی مال کی  
 کھاتی ہیں قد کی قسم موچال کی  
 تفسیر فی نقطہ ہی خط ہمال کی  
 ہر پوچھ گچھوں کی مری ڈھال کی  
 جامع ہی تیریں ات جالِ مال کی  
 ممکن نہیں تفسیر عہدِ امثال کی  
 بار کیوں کہ تیری ہی ہمال کی  
 کب ہی بھائی و بھائی کو گال کی  
 تکلیف کیا ضروری مر محال کی  
 مستی تھی میری خمار شرابِ حال کی

نیزنگ کارخانہ دنیا ہی بی ثبات  
 حسیب اپنی خموشی ہی دلیل  
 سبکدوشی کی دست خانی کی فریاد  
 آباد مہنی وادی مجنون کو پھر کیا  
 جس سیڑھی آگے چھٹا سکا ورنہ  
 ہی گرم خندہ میری مہر پر وہ گل  
 آنکھیں بھائی دی ہن پی پید خوب  
 دیوانہ عضو عضو پہ ہون غیرت پر  
 محشر میں خرویدیں ٹھوگا وہ رو  
 فانوس سی ہوشیہ کی افز و رو  
 ورتی نہیں اسی تباہ ستم شعاع  
 توبہ پہ توبہ ہی تو گنہ پر گناہ ہے  
 گو ہوں فقیر پر نہ کھلی لب پٹی طلب

ہستی ہی اک مظلوم خیال کی  
 اشیا حصہ یہی ہی صفت سوال کی  
 پیدا ہوئی عبیر میں نکتہ گلاب کی  
 جاگیر پھر جنون فی ہمارے مجال کی  
 رکھتی ہر شے میں شہر کی ترکیب حال کی  
 تاثیر آہ میں ہی صبا و شمال کی  
 تقصیر کیا ہی مہنی اگر دیکھ بجال کی  
 کیونکر بائیں لون ترے بال بال کی  
 گواہ میری خون کی دیت پایاں کی  
 پردیسی قدر ہستی ہی حجاب کی  
 ان غافلوں کو فکر نہیں کیا کی  
 قوت ہوئی ہی سلب مگر انفعال کی  
 مٹھی مایہ بند ہی دست سوال کی

آنگاہ کب ہی جزو دل تو بشکون کنی لذت پس لنگہ جو ہی انفعال لی

صبح و وطن سیاہ ہی غربت کی شام  
یاد آئی سحر بلا ہی خط و زلف خال کی

ترکیب بشر کی عین شر ہے	شر جزو عظم بشر ہے
منظور جو اوس صنم کو بشر ہے	اپنی اللہ پر ظن ہے
دل ٹکڑی پڑا بلکہ جگر ہے	نخل الفت کا یہ ثمر ہے
کیا غم ہی صنم اگر ہی غافل	اللہ تو حال سی خبر ہے
بیتابی دل کا کیا بیان	سیاہ ہی برق ہی شر ہے
شمرگان ابرو سیاہی چشم	خنجر ہی تیغ ہی سپر ہے
بہیشل ہی رومی روشن یا	نایاب وہ نازنین کمر ہے
سکندر احاط دل وہ بولے	بیہودہ بکونہ درو سر ہے
سپاہ کنطرح دل ہی بیتاب	کیا سبزش ہجر سیہر ہے
چیچک کی نہیں ہین داغ مند پر	تارون کا ہجوم چاند پر ہے



افشان نهین ابرو و جبین پر	تا تی زین بال تی آفرین
گرد پس کاروان بزن ای روح	ولیب آما ده سفر سنج
مستی بشباب ای گل اندم	ماند نسیم زین و زین
یا و رخ و زلف مین مین جیو	کیسان مجبی شمار او رسو
دن کی هی خبر نه رات کا هوش	آوه غیبت به و و مکه چو
او هشتی کس سی مین ناز حیا	ایکمان مانی به بهر سب
وحشت مین بهائی مین به آشو	اکو سون و اما ان وشت تیر
بنیچسا مین مین فقیر بو کر	یکید او سبت و ناز
رکده یار و نیکست ای دل زار	بنی یار سینه نهین تیر
او سکا دل سحر نغم کر بو	ای آه جو چینه مین کپا
کس مرتبه شعخ هی و عیتا	آیا نشیب بهایی گریست
رخصه کا گھڑی گھڑی پی لب	به ورم سو آسمان افسوس
اکتای کوی چیت یی ازا کر	بیانی و و کنج به کج

کے لئے جس کی سحر بیاوی ہے

پیش یہ سحاب طبع کرتی

اور انہیں خوشگلی سے

پہ پہن تاج سدا ہے

کیا عشق کی راہ پر خط ہے

کیون نہیں کرتے ہتھکڑی

بجلی کی زبان پر لکھ ہے

بدلی تین چاندیوں کو گر ہے

چشمک زین آفتاب پہ ہے

پر نور و نفاہی رکھ ہے

بہ فترہ ستارہ سحر ہے

کنیا مال بقیہ بد گھر ہے

لازم مری آہ سی حذر ہے

ان ہی جہنم آہ یہ ہے

چوچہ کا مٹھی پندو گر ہے

بہر عید ہی صند ہے

دیوانہ تراویں اسی پر ہے

سواران ہی یہ آہ شکار فیلان

اوڑھائی دوپٹے و سخی ہوا

سایہ سائی کی کسین ہی

لاندہ بچی منہ مگر غافل

خاک تیرا سپید بخت

تہا کی جوہر ہی ہوئے تباہ

بجلی ہون بقیہ و سید

اب تک لذت بین پرست	اللہ ری بسے کی حلاوت
مصری ہی قند ہی شکریہ	ہر بوہ لب ہی ہوج پر ۱۰
شامین گھما تہ نہ پرست	ادنی ہی شکار طائر جان
غنچون کی گروہ میں شست	مغلس کوئی گلبدن بکریا
مخل غبار کی سر جو تہ زہب	راحت وہ موزیان حسین ہین
اکل و امین یہ مجھ بھی ہے	سرونی مین کب ہی دیر قاتل
پر نور و غایت ہی گہ	اللہ اللہ تجلے حسن
بجلی ہی جوشکات ہے	کو کب یوارون کی ہین وزن
ہر و ما اعمال پہ نظر ہے	آنکھوں ہی وان ہین اشک حشر

ہی وٹمن جان سچ اپنا

جینی کی امیا کب سحر ہے

خاک سر پٹی و تاپن ہوا کوئی	حال کر تانہیں ظالم ہی اپٹھا رکھنی
اکہ ہی ویر تو رہتا وہ گزرتا کوئی	اکہ ہی صبا کو کہہ خبر دار کوئی



<p>تو ساقی ہو کر صافی ہو جانے کو          پیچ میں نہ لے جانے کو          کہتو قاصد کسی پر دین کی طرف          نہ دل لایین جا کی نہ جلاغیر کا گھر          کیا اوکھتی ہو جا رہی مل سودا کی</p>	<p>یونہی ہی رہنا ہے جو چاہے          ایسے باہرین الہی نہ کرتے کوئی          طالب غلو کسی سے ہی کہہ کر          کرتے تائید نہیں آہستہ بیکر          جاؤ دیوانہ کی منہ لگاتے شکر</p>
<p>یار فی قول کا چلہ ہمیں بھی سحر          یعنی اب وصل میں باقی نہیں مگر اکوئی</p>	
<p>مردہ گریسا منی اللہ کی تہت ہو جا          روک کر جان لگتی تھی فراموش ہو جا          جب علم تیغ ہو گشت شہادت ہو جا          شوہر ایک مر آئینہ مت ہو جا          سو رہا یا نہیں آپاوت ہو جا          جسکی اندام سی شوگر کی نیت ہو جا</p>	<p>نوح سی پر وہ جواوٹھا تو قیامت ہو جا          ہو وصال آ علیج تپت ہو جا          قتل عاشق ہو سرافراز شہادت ہو جا          روح سی صحف ناطق کی شفاعت ہو جا          جی اوٹھوں آئی منہ منع جو وہ شکست ہو جا          اکب ہی آرائش ظاہر کا وہ گلہ محتاج ہو جا</p>



کیا نزاکت ہی اگر قصد ہو گا ہار کا	ہی خناسخ کند دست کی لبت ہو جا
کسطح حال رخ اربیاں پایہ ہی	لب اگر اوہوانی باکو و ہر گنت ہو جا
شان خالق تہی می حسن علی ہر کو	قد مانع سبب بی زینت ہو جا
کیون انسان کو مسخر کر ہی حاضر با	طلول سبب سی تو حیوان کو محبت ہو جا
مثل ساغر مجھی جگر ہی مدام ہی نہ	دوست نہ تاک پڑھ جیسی تو محبت ہو جا

کیا عجیب سخن سی و نرغ کی بچالی ہو  
 جسکی ارشاد سی خورشید کو زعت ہو جا

کسب نیا کرین جو رخ بی نقاب	نہ تو یار زمین آگہ نہ آفتاب
چمکی جو صبح چہرہ انور نقاب سے	حدیث نہ آفتاب لہائی حجاب
نکلی جو منہ وہ چاند سا بر نقاب	صورت چہ پای بہر زای سحاب
محفوظ کر ہی صند سنگ عتاب	نازک ترا با شیشہ نول ہی حباب
ہی جوش اشک چشمہ چشم پر آب	اک بکتر مع زن نہ بیان حباب
قاصد جو کامیاب ہو خط کی جواب	ہم چشم ہو ہمیر صاحب کتاب

فاسد خون که بر روی لب	بوی خوشی از لعل چهره صاحب کتاب
برال ایستاده زینیا بوی	توقیر و بوی از کتاب میوه آفتاب
بوی خوشی بوی کاس	بوی خوشی از خط اموج شراب
نوشه بنویس بوی	بوی خوشی از عطر و کلاب
از بوی خوشی بوی	از بوی خوشی از گل آفتاب
بوی خوشی از بوی خوشی	ظاهر ترا و بوی مر آفتاب
بوی آب تن و بوی	بوی خوشی از بوی خوشی
آبی جو قهر عاشق	بوی خوشی از بوی خوشی
آسودگان خاک	بوی خوشی از بوی خوشی
کر و زانو شکلی	بوی خوشی از بوی خوشی
گر و زانو	بوی خوشی از بوی خوشی
یسان	بوی خوشی از بوی خوشی
بوی خوشی	بوی خوشی از بوی خوشی





کہ جس نے یہ دیکھا ہے  
 شہداء کے لئے ہے  
 جس نے یہ دیکھا ہے  
 وہ کہ دنیا کا بہتہ دلیقہ ہے  
 جس نے یہ دیکھا ہے  
 اس کا کہی ہوئے ہے  
 تیرے لئے ہے  
 قبول نما کسی ہی مرد و درویش  
 کہ اس کو جو جانی ہو  
 کہ اس کا حجاب اسی غیبت ہے  
 وقت میں غیبیہ ماں عشاق کیا  
 کہ اسی وقت میں کیا کیا لہجہ کیا  
 کہ یہ کہہ نہ رہا ہے  
 کہ یہ کہہ نہ رہا ہے

کہ جس نے یہ دیکھا ہے  
 شہداء کے لئے ہے  
 جس نے یہ دیکھا ہے  
 وہ کہ دنیا کا بہتہ دلیقہ ہے  
 جس نے یہ دیکھا ہے  
 اس کا کہی ہوئے ہے  
 تیرے لئے ہے  
 قبول نما کسی ہی مرد و درویش  
 کہ اس کو جو جانی ہو  
 کہ اس کا حجاب اسی غیبت ہے  
 وقت میں غیبیہ ماں عشاق کیا  
 کہ اسی وقت میں کیا کیا لہجہ کیا  
 کہ یہ کہہ نہ رہا ہے  
 کہ یہ کہہ نہ رہا ہے

پهلوسی او بھ گیا ہی پو

ثابت قدم ہی سوار محرم

اک شعلہ روسی ہی

اک بوندہ می کوہ پین سکین پون

اعمال گرچہ بدین نہیں منفرت

خالی مکان گوشہ دوزخ سی

ادنی کا بھی وقار بڑھا ہی

روتا ہوں کسی گوہر زبان کی

سودا می لب یاریدیش در ہی

کیونکہ نہ دل ہویشنی

کیا خاکساروں ہو پری پکیر و ملک

ہر دم ہی مستی تالیج ملک

بی خاں

نہایت

اک شعلہ

اک بوندہ

اعمال

خالی

ادنی

روتا

سودا

کیونکہ

کیا

ہر دم

مطلع پیرمہ دل کی توانی و دانی

بدرجای من ترا ماه نام  
منست مکنی حاکم برده اکو  
کعبه بی قسریه مراد و شکر  
و مندر فی نقاب بالای بام  
لایک سینه نقاب لاله نام  
کعبه بیکی مراد و دیار کاه  
آلوده سی و ده لب اهل فام  
نیم بن حرا تیره و آب و عیار  
گردان پاوکی بی سیه کامقام  
زیر و زبر جهان بود و طریقه انم  
پیون کاه و شیشه و ان می تمام  
اندر نگین صاف و بیان کلام

دوین و پنج کمره شکر شام  
یاره کوشک کاه بام  
چشم پر آب فرم بیت الحرام  
موتای صاف و هویت او صبح شام  
خورشید جلوه گریه دامان شام  
دست بومی سیج بهار اسلام  
یا جلوه گریه شفق ته دامان شام  
یاره مینی گهر مری ماه صیام  
حیرت فرامقا با به صبح شام  
فتنه هی قدیار قیامت قیام  
کنده مری نگین پایان کاه نام  
ولیش هی جوهر مری پاند نام

عاشق کشتی تر

تینغ قضا محاربی سرور  
رخشان چین یار پر افشین  
ناجی ہی جو وصی نبی کا غلام  
ہی تیرا چشم کو پریکان ہر کشت  
محبو جلا ہی دین قیسان رویا  
جہکتی دین گاہ نشہ دین گہ رشت بہت  
رکشا ہونین میروم و اناسی التماس  
پوچھو تو منکرین امامت سی اک ذرا  
مجمع مکلفین کا بی پیشوا رہے  
نص سول و حکم خدا سی میان خلق  
او کی سوا جو شور ہی کا صنوعی ہوا  
ای مرغ صبح ہجر کی شب بیدار کی

عاشق کشتی تر

تینغ قضا محاربی سرور  
رخشان چین یار پر افشین  
ناجی ہی جو وصی نبی کا غلام  
ہی تیرا چشم کو پریکان ہر کشت  
محبو جلا ہی دین قیسان رویا  
جہکتی دین گاہ نشہ دین گہ رشت بہت  
رکشا ہونین میروم و اناسی التماس  
پوچھو تو منکرین امامت سی اک ذرا  
مجمع مکلفین کا بی پیشوا رہے  
نص سول و حکم خدا سی میان خلق  
او کی سوا جو شور ہی کا صنوعی ہوا  
ای مرغ صبح ہجر کی شب بیدار کی

سہو کا بھونکنا ہی سہی	سہو بکیر بکیر ان کا جوڑ
کناشیں سچا ہر وار پلا رتہ پلاں	گہوڑا ہمارا سچو کھوڑا ہمارا
غوثا سلطنت قیامت میں گزرتی ہے	پیمانہ ہوشیہ چلتی ہی گزرتا ہے
کونیا بان پاشہ کی شدت میں بول	سچ سالکوں کا گول ہی سی حرام ہے
کہتی ہیں میری پین شیریں گلے سے	بازار مصری بھی فروں از حرام ہے
جہی و صفت خال مالک کا کل دراز	یہ قصہ مختصر وہ مطول کلام ہے
نامہ شکرانہ سی بت نچلے آب جہاں	ہی تنگ تر و بے بین جابی کلام ہے
ورنہ کی حلقہ منہ نگہ کی ہریشیاں	سیا و لاکھ لاکھ یہ ہیں راکٹ ام ہے
مقبول بابگاہی اندھا کسارتین	انسان کا ملک سنی و ن اختار ہے
بیت اللہ خیم خیال تباں نکلے است	دل خانہ خدا بنی و کجا مقام ہے
زلفہ خدیجہ بھی ہیں انچہ و اف شہا	دوشن ہیں چراغ و والی کی شام ہے
چمکی تجلی نہ روشن سی لہف یا	روشن چراغ غلو بھی بت کی شام ہے
رنگ سی سوا پیر شہ نہ دیدار محو	صداؤں کو صبح سی کہیں محبوب شام ہے

<p>ابرہہ زود و الفتا کو تو نہ قرار          قدر تخیل خیر قیام نہ نیام          آواز اولیہ ایک کنیز ال غلام          کتب تجلی کتاب کو تشبیہ ہر          یہ پیروان شیر خدا کا مقام          اس میدان میں شیران کا قیام          تصویر چاہے تخت و تاج سیام          پھر فران کو اک بوشین شام</p>	<p>ہر تین میں یہ چہرہ قلم و کلام          کلبک سی لونہ ہی نگاہ سی لک          دعویٰ آویس سون سر و زمین          گرمی تو ہی نکات میں بازو این          ہی ہیرا کو شوق سرور بانی          ہر روبرو دشغال سمجھ کر قدم          پتلی کا عکس نان صنم میں ہی جلوہ          افشان فی حسن لبت کو چمکائیں</p>
<p>حور و قصور حصہ لائیں اپنی بہن امی تحر          سولہ ہمارا فاسم دار السلام ہے</p>	
<p>نقش گویا بنگائی دیوار کے          دیکھتے تیری سو فار کے          گل کی سپہدین میں کوٹلی خار کے</p>	<p>پاگل بہن محسن یار کے          کشتہ بہن عینی نگاہ یار کے          قرب و لبر تک بہن جورا غیار کے</p>

کوئی تامل مسلح قنشات ہے  
 تو مری پیو پیو نہیں آتا نہیں  
 پختی تاکلی کی بندھی دین بست  
 شیع تو ایجان ہی پروانہ بین  
 دلو لائی پتچ بین چو فی تری  
 چکپان لین لین ابلی سٹین  
 جو جو رم فی نوازی وہ پری  
 شہ آواز سی سوزو گدا  
 پانی پانی سخت جانی سی نہیں  
 وانع ہی باغ محبت کاش  
 غاری کستی بین گل ہوتی نہیں  
 منسل گل آتی ہی افونون گدا  
 چٹکان خاک کی کستی بین نہیں

روز کستی بین گل و دیار کے  
 آج چھو ال پی گل کی ہار کے  
 پھٹکے دیرین یہ زار کے  
 صدقی تیزی شعلہ خسار کے  
 بن اونٹانی طرہ طرار کے  
 گل گئی عقدی تمھاری پیار کے  
 دل جدائی عاشقان ہزار کے  
 فی کو موسیقار کی منتھار کے  
 آبرو ہی ہاتھ تیغ یار کے  
 چھالی بین اکو اس گلزار کے  
 قریفاس و پرو زردار کے  
 وایلی سودا می لٹ پیار کے  
 غافل زنجیر کی جھنکار کے



<p>شام ساقی بین غنایاں برطرف ہون و غنایاں ہر جا نچھڑی ہوئی مشتاق تلووی خاک</p>	<p>ایک عالم کو پریشاں کر دینا رحم آئی یاد کو یا جان بجا پھر نکالی پانوں میں حشت فی حق</p>
<p>ایک سحر اس سحر تھی پانوں میں اور موتی لانی مٹھائی مار کے</p>	
<p>چشم زلب کی کاکل و جھبک دل اوٹھا تانی میں تکرار کے داسی گل ہاتھ میں ہی خاک فیصلہ اب ہاتھ میں تلوار کے ہیں طلائی جو ہر اس تلوار کے پہنکے و انتونہ موتی وار کے حیرتی آئینہ رخسار کے رگ کیا سایہ بھی بہت در کے</p>	<p>شبیختہ ہیں ہم انہیں دوچار کے لطف ہیں انکار میں اتوار کے پھول ہیں دن پر و اس گلزار کے ٹھہری قاتل سی صفائی قاتل حسن ابروی کج نشان سی بڑھا کیجی لعل و سکی ہونٹوں پر شا چہن گیا دل ہلکسی منہ دیکھ کے تھا سواد دشت و حشت گریہ کے</p>

<p>             لیون پریشان ہون اجڑی خوا              نین کہاں تو پتہ لاشکو وہ کہاں              آگ دیوان مین لگی گریون قمر              نڈک کاک آتش فشانہ بیوی کے              کیا کالین آب نظر باہمی کی را              شجہ گلچینی مبارک تمغہ فیہ              واصل جاناں ہو گیا جوابت خیا              منع مین بھی ٹنگی ہی سوز و              کہتی ہی قافل کی وزیدہ کھا              کرتی ہین قصہ پری کو مفضل              روح کو لاتی ہین ہر دم و چین              بارخاطر وادی وشت ہین تھے              جیب ہی ریت جہیز کی پیش           </p>	<p>             دل شکستی مین ہی زلف یار کے              افسر ہے باور نکرا غیار کے              ماجرت سوز فراق یار کے              کام موسیقار کی منقار کے              بندہ وزن تک ہو ہی دیوار کے              تنکی پتہ محبو کو ہی یار کے              بہشت سو ہی دیدہ بیدار کے              پتہ نہ مٹی حسرت دیدار کے              سینہ چھائے عاشقان زار کے              ناز تیری شوخی زقار کے              زفر می پازیب کی جھنکار کے              بوجہ وہ ہری جتہ و دستار کے              کہا ہی مین حوالی خار کے           </p>
--	---

<p>ہجر کی شب دل کو بہلاتا ہوں یوں میری قاتل کا لڑکپن دیکھنا</p>	<p>ون پھر آئینگی وصال یاد سے آپ سہا تیرے سب کو مار کے</p>
<p>خون کی پیاسی ہوی وہ اسی پانی ہم مٹی تھی جنہر وار کے</p>	
<p>اوس شمع رخ پہ کاکل غنبرستان آشفستہ رخ پہ کاکل غنبرستان ہے کرتی وہ بزم غیر شب گریبان کیا صدای حیرین جی شادمان پر دیکھیں جن نور مجسم نہان بس ہی گروہ شک تھر مران کہ نہ وہ منہ نمی میں گلایہ تیور مثل ہر چہا ہی غموشی محال ہے و لکھو خیال مہی کمرین ہی چہ تواب</p>	<p>شعے سی لوگانی ہمیشہ ویدان شعے کی گرویش پشیمان ہم شمع سان جلائی آفتو و ان پیر و دہاں چہ ہو کونست کمان پیمان گاہ ہی وہ پری مثل جان پروا نہیں بلاسی پھر آسمان قاتل کی لہجہ کیوں مل آسمان جنہش میں تلک کہ بون بدینان کا بڑا تلک طبع وینا تو ان ہے</p>

پیر یی زنی کلو دست عمو شبان  
 القندی ز آتش فرقت که برگ  
 مثل سیر مرغ بین سحر این دین  
 یوسف که بی که بی رخت شب کیا نیال  
 بی بی و بحر من بی آشنا دران  
 راحت کمر اس چمن چمن کاغذ  
 ازار یاز روزگار این ای شسته چنان  
 میزان او تن این دنیا که می بود  
 کابیه کی پی پی نین کاوشی بی  
 و یکجا جو نیز تنی کا بون سی یار  
 واکه یون چاک چاک هو او من کو  
 عشق تیره بین یک باره کلو خار خا  
 یسان کا جو مو رنج پنهان جو ریا کو

لعلی کو یاد که بی بی حبیب جوان  
 سوزان لبان شمع مری استخوان  
 اوس گل کی جستجو بین بی جهان  
 پایه دوشی بی خال یکیا کیا گمان  
 کیو نگه ز اپنی شکاک دریا جوان  
 دین بی بی بهار مینون خزان  
 یوسف سی بی سوا تری قیامت کربان  
 یوسف سی حسن یاکا که اگر ان  
 جتنی سبانه تنی بی ل پر که ان  
 و تو یک به پیو لی بی بر چنان  
 محفوظ ما تهاب سی کیو نگه گمان  
 کانهون به لوتی بی ای گل جهان  
 حرکت بی شعلی بی عجم آب جوان

کمانٹوں پر ہم فراق میں کھینچ رہی تھیں	مصر و سیریاغ وہ سرور و آستان
لاکھ امتحان یہی تھا طرے و شک	کتنی گمان بدی و بختی بزم گمان
اس حسن بی ثبات پر غمی چلتی پھرتی	دو چاروں بہار گل و غنچہ گلستان

یارب سحر کی سر پہ سلامت پہنچو	
فرماندہ جہان میں دین تاجہاں	

سیر کو آپ جو کھولی ہوئی گیسو نکلا	کھنسی بل سنبھل چا پن کی لپٹ چمکا
یہ نہا کیا فقط آئینہ زانو نکلا	صاف تر آئینہ مٹی لڑائی دھبہ نکلا
زرد مہون گل پی گلگشت اگر تو نکلا	سرو گڑ جائین اگر مہو کی لب چمکا
مار بہن سی سوا یا رکی گیسو نکلا	جنگلو ابرو و بفر و جمعی دہ چمکا
مالیان پر گنبد خساروں پڑتی نکلا	شمع کی طرح مری گھر یہ آنسو نکلا
تیر می آنکھوں کی طرح گردش وستی نکلا	کسطح ویدیہ آہو دین نہ آنسو نکلا
کون رو یا نہ شب مچھ مچھ حالت نکلا	ویدیہ روزان و یو یاری آنسو نکلا
واہ کیا لطف ہی افشاں تیری نفی نکلا	اسی پر ہی ہر شے تیرا لک میر چمکا



جہہ میں اور یار میں لڑائی

آنکھ کیا یار سی لگائی ہے

کس طرح آستین کا بوجھ اٹھا

خود بخود دل جو ہی پا اٹا

نالہ کش زیر خاک گشتا ہوں

روز و راک کا خون کرتے ہو

سری پاک نگہ پھلتی ہے

جلوہ رخ دکھاوی می یوسف

جب سی یہ دل صنم پرست ہوا

دل پہنسا دامن زلفِ جاناں میں

یار بیگانہ وار رہتا ہے

دل لگا یا ہی اوس سی اب

تیری دیکھی گدائی اسی

آج اغیار کی بنائی ہے

جسم و جان بہن بھر اٹائی ہے

نازنین یاد کی زنجیر اٹائی ہے

کسکی رفتاریاں

یعنی سر پر زنجیر اٹائی ہے

بہو مند ہی بھی نہ نکلتی ہے

واہ کیا جسم میں

دل و دین نہ رہتا ہے

روز و شب شغلِ حبیبانی ہے

صدقہی اس قیہ پر رہائی ہے

چنیاس طہر آشنائی ہے

جسکی مشہور بیوفائی ہے

ایسی نظر و نغیر یاد دہائی ہے

بچہ عشق میں نہیں ہے  
بچہ کیک اور اڑا ہوا ہے

امی سحر کج یار آیا ہے

جان میں ہری جان کی ہے

نار آئیں صاحب اگر منظور آتا

یہاں جتنا سنگدلتی پناہ بیلانا ہے

اگلا نازت سنی لکھو کالی کا کھانا

کہیں یہ بھی غیر کو ملی عاشق کا کھانا

نہ کہ کوئی نہ ملے گی کالی کا کھانا

وہ اس پر بھی نہیں کیا اور تازا

کہ وہ نہ ملے شاید اور تازہ گل کھانا

جہاں ہی پر ہمارے ولا نہ شامیانا

کہے جی سحر کج ہی کہ بہانا

کہیں ملے ورنہ نہ ملے کھانا

یہاں ہی انت کی نوبت شہ پر گری

کو چھوٹی تار بچہ کالی

وہاں سے جاتے ہیں پتلی کالی

وہاں سے لے کر لے لیں کالی

یہ سحر کج جو عشق اب چاتی ہیں

عیاں تاکو کہ سحر کج جان کی ہے

قیمت سیہ سیہ سحر کج پر ہر ہر

کہ اس کالی بلوئی آپ کو لے کر لے گا



چمن اور ساقی و جام بھی ترک شرب مرام ہے  
 کسے خشک توبہ سی کام ہی مر ازہوہی کو  
 تری چشم مست سی کام ہی کسی خواہش می و جام  
 مراعات لکڑ کلام ہی چم سلال ہی  
 جسے حق سی الفت تمام ہی دم و کجوح خیر نام ہے  
 وہ شفیع روز قیام ہی وہ علی غایت  
 مرا پازشیں نظر نہیں مجھی ہوش آنحضرت  
 سر و پا کی اپنی خبر نہیں کہاں سب ہی کہاں تیار  
 رخ بی نقاب ہی جلوہ گر ہوئی خیرہ و یدہ بہش  
 یہ تھکی ہی جلوہ پر کہ وہ بہت و شایع  
 کہیں بغیر و کینہ سی اہل کہیں کہ نبی کا کوئی و بی بین  
 جو ہی نفس انفس ساین وہ اما صہ ہی وہ اما  
 تری ایرو و مرہ و کیکرہ و نون و کا کیوں نہ ہو

وہ ہی شہ نہ کر تہ یہ بیشتر یہ خدنگ ہی ہو حسام ہے  
 جھنڈا نہ تو فی رستم کیا وہ عتاب قہری مرگیا  
 نرا لطف و قہری جانگنا تر اخطا جیل کا پیام ہے  
 کہتے جی ہی عاشق لب گذر ملی ایسی سیخ نفس حسد  
 زہر مجھ وہ گیا کہ ہر جنت و عجب کا مقام ہے  
 ہونی میکد میں نمازاوا کہ ہی شیشے سی بھی اُسترا  
 مرا کرنا اوٹھنا بھی نشہ کا یہ سجود ہی وہ قیام ہے  
 دل خون شدہ پہ جفا کر اسے پایاں حنٹا کر  
 اس اداسی شوخ چلا کر تیرا منت نہ غیر نرا ام ہے  
 تیرا فوج ہی نہ وہ کروٹ نہ وہ ملک ہی نہ وہاں نہ  
 نہ سکندرا یا نہ جم نظر نہ وہ آئینہ نہ وہ جام ہے  
 کی بہت نگاہ فی جستجو نہ شان پرانکا بلا کہو  
 ہی نہ ہر کی ہونی میں گفتگو تو کمر میں صاف کلام ہے

جسے چنوا پنا بنائی نہ شراب وصل پاپیہ  
 دم نزع مند نہ چرائی تپ غنیمت کی مہر تپ  
 لڑین آپ ہمسای نہ ہر گھڑی کہ جواب ہم بھی دین کوئی  
 ہی زبان مندین ہماری بھی ہر بیان غنیمت ہر  
 نہیں خوب آٹھ پھر کلاشر نہ کلال تیغ زبان سی کہار  
 کہیں زہر کہا کی نہ جانیں مر ہی سجا کہ غنیمت ہر  
 کوئی مرغ دل جو کہیں پہنسا وہ غنیمت بین ہو گیا مبتلا  
 دم مرگ تک ہنوار باہی بلا کہ رات کو دیر ہے  
 یہ جنون عشق مجاہزی یہ بتوں سی راز و نیاز ہے  
 کہ نہ روزہ ہی نہ نماز ہی نہ ایودھی نہ سدا مر ہے  
 یہاں باوہ عشق ایسے کا ہی ازل سی آبِ حیات  
 می پاک جسم غنیمت کا بھی پوش نشہ ہر دم ہے  
 کیا خطائی چہرہ سپہ تراہد دل نہ مست ہر آشنہ

تو سب سے زیادہ دقت وہی ہے کہ شام سے  
 شہر سے فرار ہو کر لوگ ہوائیں جو یہ کہیں چلے  
 نہ ہوں تو یہ کہ ہوائیں چلیں کہ وہی کام ہے  
 شہر سے فرار ہو کر لوگ ہوائیں چلیں کہ وہی کام ہے  
 کہ وہی کام ہے کہ وہی کام ہے کہ وہی کام ہے  
 کہ وہی کام ہے کہ وہی کام ہے کہ وہی کام ہے

کہ وہی کام ہے کہ وہی کام ہے کہ وہی کام ہے  
 کہ وہی کام ہے کہ وہی کام ہے کہ وہی کام ہے  
 کہ وہی کام ہے کہ وہی کام ہے کہ وہی کام ہے  
 کہ وہی کام ہے کہ وہی کام ہے کہ وہی کام ہے

یہ وہی کام ہے کہ وہی کام ہے کہ وہی کام ہے  
 کہ وہی کام ہے کہ وہی کام ہے کہ وہی کام ہے

کہ وہی کام ہے کہ وہی کام ہے کہ وہی کام ہے  
 کہ وہی کام ہے کہ وہی کام ہے کہ وہی کام ہے

بلا وہ شوخی کی چاہ بھی ہی و بال کامل کا جال بھی ہے  
 اور اسی قول پایاں بھی ہی قلق سی آشفته حال بھی ہے  
 نگہ فنون چشم عین جادو و مال حسرت کتب گیسو  
 خدنگ مرقان کمان اردو بلا ہی و خط و نشان بھی ہے  
 ہر ن ہین صیا و چشم جادو و قضا کن چندی ہین وار گیسو  
 شکار گاہ آینه کو کر تو کسف رہی ہی غزال بھی ہے  
 یہ راگ کیسا ہی زہر و سیا جو بھی ہے زخامت کو کا  
 وہ قول اقرار ہو گئی کیا سخن کا اپنے خیال بھی ہے  
 کھلی پیشی کی رمز قفل یہ جوش ستی ہی کرتی نمل  
 کہ آب انگور بی تامل ہم ہی ہی حلال بھی ہے  
 نہ کیون ہو ہر بات ہین دو رنگی و فاش نہ بتا ہی آسان ہے  
 وہ شوخ مست شباب ہی ہی غرور و جہاں بھی ہے  
 یکس بد آموزنی سکھایا اچھی ہی مکیٹ تصدیق بنا یا

جو رنگ منہ کا ہی تھا یا تو آنکھ ہر ایک لال بھی ہے  
 جسکین شک و می ہی چپٹی ہزار مکرو کھلی چکی ہے  
 جو باتیں کہتی ہو بہکی ہوئی تہیہ ان متوالی چال بھی ہے  
 غزل لکھیں گے ادا کو جگایا ہزار ہر دے کیے آیا  
 ہزار ہوا سن ل کی سادگی کا ابھی یہی دوصال بھی ہے  
 دیا قیدیوں کو تہی ہوئے لحاظ جاتا رہا ہمارا  
 یہ کون عاشق ہی پاس بیٹھا کسی کا تھو خیال بھی ہے  
 وہ شے جو نہ پڑتا نہیں تو قصاص یہ چند اشعار ہی سنادی  
 وہ واقع کا روزنامہ ہی غزل بھی ہی حسب حال بھی ہے  
 وہ گونگا کو ابھی منہ تھکرا ہر ایک ہی کمال ماہ پارا  
 قدم کی تپتی کا ہی وہ تار اسیاہ جو رخ پہ خال بھی ہے

غزل پڑھو دوسری سچ مٹو کا ہی تھو چہ

یہ ہنرمیں شاعر و کما جمع جو ہم ایں کمال بھی ہے

عروج جنگوی اسلم جهان میں اویسی کیدان ال بھی  
 کہ بھر و ماگوں سپہر اختر پانچ بھی ہوا بال بھی  
 خیال دلبر میں ہجر کی شہب سرور بھی ہوا بال بھی  
 بناتی ہیں آپ دل ملی باتیں جواب بھی بھی تھا ال بھی  
 جہتیغ خدار ہاتھ میں ہی تو ویش قاتل پہ وصال بھی  
 اوہراو و ہر آفتاب محشر کی بد بھی ہوا بال بھی  
 وہ رنگ ہو لی میں کھیلتی ہیں گلیمین پوشاک لال بھی  
 ہوا کی بدلی ہی رنگت اور تا بعیہ بھی ہوا بال بھی  
 فراق میں یاس لیت سی ہی مگر امید وصال بھی  
 اسی سہاری فی ہکلو اس بزم ملک تو رکھا منہ مال بھی  
 سپھر کی کجروی تو دیکھو کہ مھر انور کو ایک دن میں  
 طلوع بھی نہی غروب بھی ہی عروج بھی ہی زوال بھی  
 اری و غام پیشہ بیروت سلم کی آخر ہی کچھ نہایت

بیدار لگی کوئی ساری غفلت پیدا ہوئی ہمارے سال ہی ہے  
 غزال شوقی بین بین چکا ہی ہے زرد رنگس کا لہجہ ہے  
 ملائی جو کچھ تھی ہنسی کی لہجی جہاں ہی ہے  
 یاد دلائی یاد جسکی ایسا فلک شرب خواب و خور کو  
 غائب ہی اوس میں یوں فاکو مطلق نہیں ہمارا خیال ہی ہے  
 فریب ہی بول چال ساری نہیں کوئی حریت یہ ہی ہے  
 دند بھری بات بات میں ہی طین میں کچا ہی چال ہی ہے  
 کہہ کی الفت ہی کا شرب جان تو چشم کا عشق میں جساو  
 حیل آوارہ رہنا ہی ہی نہایت ہی ہی نہ حال ہی ہے  
 پیہی گو تہی نہیں ہی نسبت کمان یہ خوب ہی کمان نہایت  
 نہ یہ مروت نہ آدمیت اگرچہ صاحب جمال ہی ہے  
 بہا یہ پہا بے غم فوجوانی نہ بونچ پرنا زلفن ترانے  
 آئینا پر کیوں نہو وہ جانی شباب کا سن سال ہی ہے



خون میں اوس گل کی ناز کی کیا ہوا سی ہوتا ہی نہ گاہ  
 ہر ماہ گل ہوا یہ تازہ تعلق بھی ہی الفیال ہی ہے  
 میان نستی شوق ہم کی بھی ہو جو رہے وہاں نہ کس  
 سوا ب تلک لعل لب اپنی تیکے بود ہر ایک سر گال ہی  
 بہا یہ خون جب آئی چین مرزہ نہیں ایسی زندگی تین  
 خوشی تمہاری ہی ہی آسین حیات مجھ کو وبال ہی ہے

سحر ہی کیسا مزاج عالی کہ آنکھ ہی نسو و نسی خالی  
 خوشی سی رنگت پہ ہی لالی کہ آج یہ کمال ہی

قدا و سکا طوباسی دل نشین ہی تو سبیل خان چین ہے  
 جو زیر لب خال غنبرن ہی سو مردم چشم جو بین ہے  
 قدا و سکا شمشاد دل نشین ہی وہ آنکھ نرگس سی شرکین ہے  
 کمر رگ گل سی نازنین ہی بدن سی شرمندہ یا سہین ہے  
 وہ رشک خوبان جوان عاشق ہوا جو ہی مہمان عاشق

فصلی حسن مکان عاشق مجمل کن چرخ چارمین ہے

نہیں وہ خورشید چہرہ برہین جہان تار یک ہی ایلرین

جنون ہی بس میں ملیش جگر میں انیدات است کی نہیں ہے

ہی چشم بادو کی یاد آفت خیال قنات کا ہی قیامت

بقدر زلف پر شرارت بلا ہی خیال و دل خیرین ہے

تو ہی سلیمان پری سریت ہی ملک خوبی کو تجسنی دیت

جمال کی تجسبی شان و شوکت تو خاتم حسن کا گین ہے

بی عین فتنہ وہ چشم قمان نہیں اوستے ہیں تیرے مکان

وہ صاف ابرو ہیں تیغ بران کند وہ زلف چہرین ہے

چرخ ہی آنکھیں ہی ابرو زبان چہرہ ہی دھن میں خوش نما

رگ سحاب المہرین شکر گمان نہان ترا شک رب ہیں ہے

پری سی پری حسن میں زیادہ بشیر کا شجر تک نہیں گھڑا

ہی باغ فرویں تیرا کوچہ تو فی الحقیقت کہ حور عین ہے

چٹا ہی وہ نمکسار عاشق بلا میں ہی جان نزار عاشق  
گیا ہی دل سی قرار عاشق ہمیشہ آنکھوں پر آئین ہے  
ہیں رشک مشک خضر جو گیسے ہی نام میں لطف نام  
جو جسم گلزارک میں ہی جو پست جو ہون میں ہو میں ہو کین  
خدا سی ڈرامی صنم نہ رازا کیستے ہی اپنا گم بگاڑا  
خراب کیوں قصور ہی کرتا کہ اس مکان کا تو ہی کیا ہے  
کرو نہیں توران کا کیوں ارادہ عرب کے جانی سی فائدہ کیا  
وہ زلف و عارض ہوں دیکھ آفتاب میں چہ تاب تاب ہے  
ہیں کسکو کہتے نماز روزہ کہاں کا کلمہ درود کی سلا  
ہوا ہوں اب ایک بت کا بندہ فکر ایمان نہ پائے میں ہے  
وہ مانگ کا خط ہی کہکشان سان گھر میں مثل نجوم نشان  
وہ چہرہ ہی ماہ تاب تابان سپر افشان چنی حسین ہے  
پری کا کیا منہ جو ہو برابر کہ حسن میں عوری ہی ہست

۲۸۲

جہان ہی پر تو سی تیری انور تو مہر نہ سی کہیں جہین ہے  
کوہ زلف چچان ہی ماسہن نہ ہی گوہر گوش ہایپ کاہن  
روزِ خال شکین ہی دل کاہن بشین بلای جان خطا عین ہے  
پیر ہی ویش اپنا ہی کم سن آنا کہ اپنی سایہ سی ہی چھپکا ستا  
سجباب ہی آئینہ سی گزشتہ روز شکہ ناوان خوشہ کہیں ہے

کیسی کیسی چٹکمی ہر سی حسین کلیم	شکریں لڑتے گا کی کی حلاوت
ہر ہری ہین تیر ہین کہ تیر اپنی قدم	طرفہ تضرعین فی قطع مسامت
گر گئی کیا کیا سلوک لایم طفلی شب	اکن تقابست مگنی بیونکو طاعت
رابطہ اول بڑا آخر نہ پوچھی با	دل جا لایسی لایسی جبروت
جوش شریقت مضر فیقت مجاہدین	دیدہ یعقوب کی انصوبت
زندگی بھر دل جلایا دلچسپ	بعد مردن شمع کلمہ سوتی بت
گوہر دندان فی موتی کو کیا بی بڑ	لعل اب یاقوت مائی کی عزت
وکیہتی ہی مصحفی صنف کو جان	مرقی موتی جم ثواب ختم برکت

آزرو ہی ہر طرف ہو عرصہ محبت	
حیدر صدف سحر کو سوی جنت	

تم اگر بڑھیکہ کی گلشن میں نہ کرے	تو رہ زمرہ ریحان میں نہ کرے
مردی جی وختی ہین جہدم تو کلمہ کرے	زندہ اعجازیجا کو ہو چہ مکرے
پان اگر کہاتی تو لاکھوں کا خون کرے	تیر چوہا کی موتی تیر کہے

آلودگی و شک کی دیا جو تامل کرتی  
 گھنٹہ کی بجائی پر وہ اگر تم کرتے  
 نہ سچ نہ آنکھی و نہ منہ نہ ہنسی نہ  
 آہنی اواز سی پٹائی ہی کا کر  
 اسیا وارز متی گھر گھر گھر گھر  
 بات و ہنسی و ہنسی گھر گھر گھر  
 و ان بھولا شک کل میں ہی گھر  
 ہنسی جو عاشق محبت کی کر و لدا  
 کہ اپنی دیوانی کو انسان اگر جانتی ہے  
 و از سر کوئی نہ ہنسی و محبت کی سوا  
 کا لقا رہ ہی قارب کی صفت میں  
 تمہارے عاشق و عشق ہوا تھا معدوم  
 ناک ملی و ریلا دیتی ہول مل کی

سطحی روی زمین و کش قلم کرتے  
 باہر کو شک و چرخ چہارم کرتے  
 باہر کی جھوکی ہنسی یا زمین کرتے  
 کیونکہ آدم طمع و اندک نہ کرتے  
 گریہ آدم ہنسی و اندک نہ کرتے  
 چرخ ہنسی ہنسی ہنسی ہنسی کرتے  
 یا ہنسی کی سطح خضر گھر کرتے  
 لوک ہنسی ہنسی ہنسی ہنسی کرتے  
 میری سایہ ہی پریشانی تو کرتے  
 کس سی ہی بت تری نظا و مظلوم  
 پھر کمپون ہنسی ہنسی ہنسی کرتے  
 از سر نو جو نہ پیدا اسی ہم کرتے  
 پان کما کما کی ہنسی ہنسی کرتے

بیوفانی تری ہوتی نہ اگر پیش نظر  
 آپا ہمو سمجھتی ہونہ اللہ کی شان  
 می سی ہی دست کشی شرع نہیں  
 بیخودی قبلہ میخانہ میں ہی جاننا  
 شیشے کستی ہین نہیں مسکدہ جابی  
 چنتی نشان جو وہ پشانی نشان  
 آپ کملاتی جو سلاکت و زبان کتی  
 اپنی جوتی کی تاروں کا کھاتی جو  
 منحرف ہین فلک دیک کے اگر کوئی

انکس کی تیلی کا تارا چنی  
 ہمسایہ پاشانی کا تیج  
 نوش جان کا نہیں دینے کو  
 مسجد اہست کیون شستہ  
 دنیا پر وہ تھلے تھلے  
 سہتی گروہ کی تاروں کا  
 پھر پشانت ان انداز پر  
 آپ پان سجدہ کا اثر  
 کیون نہ شب و شب ہی کر

سحر انکسوں پہ بہائی ہین باب  
 تیرک خود بینی اگر صورت و مدد

آینہ جو رخ نیاسی مکمل ہو جا  
 کار ناما کا محبت میں مل ہو جا

گر تری چاندی چہر کی مقابل ہو جا  
 می تو ہی تلخ بدین چہر میں گرجا

چشم چو برون دایم  
 خورشید چو برون دایم  
 عشق کامل بخوا و حقه جان و کانی  
 زهر آما و جو اک ات مرا شکست  
 دست در دست چو برون دایم

که لب بام مری یار کا ساحل موجا  
 خاک کیا روح بهی گرد پس محل موجا  
 عین یاری جو قطره کوئی داخل موجا  
 ما بتابی سی خجل ماه کی منزل موجا  
 کیا عجب حایه رخندان چه بابل موجا

و امید است سی کمر شوق شراست  
 ناخن عقده کشا خنجر قاتل موجا

زهر چو شمع رخ جانانه  
 زهر چو شمع سوزنم جانانه  
 زهر چو شمع سوزنم جانانه  
 زهر چو شمع سوزنم جانانه  
 زهر چو شمع سوزنم جانانه  
 زهر چو شمع سوزنم جانانه  
 زهر چو شمع سوزنم جانانه  
 زهر چو شمع سوزنم جانانه

پروه ای انکار و نکی فانی و شکسته  
 گنبد مرقد و اگویا که آتشخانه  
 میند او جانی و پیه خانه خراب  
 آبی کی کاشه سحر کایمان چانه  
 ماه نو بجلی تابه کان کا دروازه  
 جبهه سی شام بلبلات بجهه چانه



هی مرا پروانه دل بقیراب هجر یار

کار آئینه همار می دیده حیران سی

هو کیا بنخود همارا حال دل جنبی بنا

دن کو بلبل ہی اگر او سکی گل خیار

آومی تو کیا ملک دیوانه بین ای هر

پاس اگر تو هو تو سحر ای مهیلا چی

جب پروین بیان منی سی

پنجه مرگان ترسی تگنویا سنا

که نهی افسون سی پیشت کافسانه

شمع ساق شعله و کاشکوب اندر

دلریا اسد جتیا ای مجبور با می

باغ جنت بتی سی نظر نوین ویرانه

کس میجاسی بجلاد و سحر کا هو سلاج

مبتلا می عشق زلف یار و دیوانه

ستارون سنجی تنگی نسبت تار و کوب

بجلاد هر بی ستر یا کو علی سی همسری

بلامی جان خیال و دابر و سحر کی شب

مکان بخش غیر آرامگاه یار هر شب

سهر حسن و به مهرش زلف شیهه

زید فنیق مرغی سی چرخ ملکوب

و به بازوی میسر نهی دست رت

ستار می پ کی چکاره نوزد عشق

غصه تیس و ن باین سحر عشق

هلال بروج هر جانده خا اکت



<p>خوشی بهی سوال وصل گوی صفا گشتا جاتا بهی م الله ری افراط تار مرگوست جنون پوچی گویان گشت ز بس صفت لب ندان جانان چون قلم می و جام و صراحی هو مبارک کسکوی جنم ہی مجہدی شعلہ و تجمہ بن خانیہ</p>	<p>تسل کیاد دل غلط گشت شب ز قیامت گشت افروخت کہ پنجہ مہر کا بنک ستاوا دین شب قلم ہی شان مرعای تو کسکوی زینین ہر مہر کا بنک ستاوا دین شب گشتا جاتا بهی م جانسوز و دولت</p>
--	---

<p>دل غشاق کو تلوون ملا کرتا ہی خون عاشق وہ حنائی گف پکرتا ہی سج رحمت ہی مجھی کون کلا کرتا ہی دل کو آشفٹہ شرف و تاکرتا ہی وعدہ جو مہمی تھا غیر و نسی تاکرتا ہی</p>	<p>سحر بعد بنی فضل میں مخلوقات حسد یہی میں ہی ایمان ہی یات ہی پست و کیدہ ہی ظالم ہر جہ یکا کرتا ہی یہ چلن کنوشت انگشت تاکرتا ہی تو جو کرتا ہی نہائی تو بھلا کرتا ہی یہی سوداگر کرتا ہی تاکرتا ہی یار کیا حق محبت کو ادا کرتا ہی</p>
--	---

کجی کیجی من شون زمین کرتا  
 محوشی جی پند کی بکری کو جگر کرتا  
 شاہ درویش کو شاہ بنو کو لگا کرتا  
 مرغ عشق پہ قربان شنا کرتا  
 کب ختم ہو شوق واکرتا  
 دام میں لگی عین جھول گیا ہیسیا  
 جان ہی منہ ہی گشت صنم پر جاتے  
 انکھل ہی لکھت پہنچت پہنچتا  
 یحسان چوکی پیر شہ نادر سب  
 پیہنتے پھر پاکی ویدکی ولانا ہی  
 ہم ہیں بیر ملاقات میں جی توڑی  
 اوکی ہٹ ہتی ہی بیانات ہی ہتی  
 خوش ہوچوم کی کتنا بیتیغ قاتل

شہنشاہی کو اب سی حیا کرتا  
 نور خدا سی فکالت ہیرہ کیا کرتا  
 بلبل گزشت فلک ہرزہ دراکرتا  
 کب تری چشم کا بیاد واکرتا  
 حق یہ ہی بت ہی کہیں کا رختا  
 فوج کرتا ہی شکر نہ رہا کرتا  
 دلاگو کو یاکوئی خشکی سی ملا کرتا  
 مرغ کو روانہ گوشتار ملا کرتا  
 دیکھی کب تک انصاف خدا کرتا  
 شہر شک محبت کو ہر اکرتا  
 نہ ملو گانہ ملو گانہ وہ کہا کرتا  
 دیکھیں سر نہ سخن کسا خدا کرتا  
 عمر بھر ہر دہن قوم ہنسا کرتا

شمع و دلی ہی لوجنی لگائی تجھ  
 پہلی دیوانہ کیا اینہیں لیتی ہو خبر  
 آہ مظلوم سی کر ظالم ہر دم بند  
 سخت آثرون فی کھلایا نہ مانا او لیا  
 جلوہ حسن تہ امروش سخ نقاب  
 جانفزا کپی زلفوں کی ہی چھی خوشبو  
 حال دل کیا کمون پاناہیت نہاؤ  
 اثر صحبت بہی وہ عیس از بابا  
 دور ظاہر میں ان باطن میں تھو تیرا  
 پرورہ ماچندو کھا جلوہ رو تلی بان  
 روشناس سے ہوں کیا دیدہ حیران  
 غنچہ آغوش میں نبھاتی مشکوہ گل  
 و شگاہ اسکو ہی کیا تفرقہ اندازین

شمع و دلی ہی لوجنی لگائی تجھ  
 ہیون کی سی کوئی ایسا کیسے  
 عیش سنی پاکیزہ و عاقل  
 جس کی کر باہو میں لگائی ہو  
 شگاف پیدل کو جو تیرے منہ سے  
 مل گیا ہی تو نہ ہی تو نہ ہی تو نہ ہی  
 کر دیتے کو جو ہی تو نہ ہی تو نہ ہی  
 کہہ ہی لیں کہ ہی تو نہ ہی تو نہ ہی  
 کہہ ہی لیں کہ ہی تو نہ ہی تو نہ ہی  
 چتر اکینہ ہی تو نہ ہی تو نہ ہی  
 ساتی ہی تو نہ ہی تو نہ ہی تو نہ ہی  
 آسمان کو شیش ہی تو نہ ہی تو نہ ہی

کب نظر وہ طرف آب بقا کرتا ہے	کبھی کبھی ایسا بخش کو چوسا اچھی
خدا انسان کو طبیعت کا مگر کرتا ہے	اللہ میاشتی شوق کا دیا نہ چین
نا بیجا بھی جو کرتا ہی بجا کرتا ہے	حسن مین فنی مدال و سنی سیا بھی
قد بخم شہ کو محراب عا کرتا ہے	ولکہ پیرین ہی ہی کعبہ ابرو کی
ابو ہر تر نشاہ سی خطا کرتا ہے	ہو شہ پیرین و میل کی تدبیر
وانہ پتھر میں کہیں نشوونما کرتا ہے	کیا وہ دل نہ ہوا قند کی شادی
یہی دست و محبت میں کرتا ہے	نہ تسلی نہ دلا سناہ تبسم نہ کلام

آج پھولا نہیں نامی بیجا بھی تر  
واجب نہیں منسکی ترا بند قبا کرتا ہے

ترا کو چہ ہی بہتر مجھ کا زبان مانے خطا ہے	جہاں ہی کام ہی کو پتہ طلبت و غلامان
نہیں گلن اگر نسبت میں ہی باتن یوں	یہ باغ بخیران ہی خزان اگم گلستان
گریبان تک جلا اپنا چراغ زیر امان	اگلا شمع سان جل حکمی سوز و آغ پنا
بجا ہی باج لیکن لعل ملک بخشا ہے	جمل ملک گہری تیری سلک بند

نمایان نیدین من مصحف رخسار کی اپنے  
 نظر آتی ہیں جھون خوشقدان ہر بی  
 عجب کیا ہی جہان کو ام سب پر  
 اثر بعد از فنا بھی تیرہ بخشی کا نمایان  
 زنجیر چاکر کیا چشمہ یوسفی  
 کہو کنگینہ کی قتل کرینکا تاسف  
 بہت ہنسنا ہر نمایان کو خون

کہی تو اس کی تفسیر پڑھ کر  
 اکیسے بنی چل پا کر بھی سر و کمر  
 مری حال پریشان رہی انت پریشان  
 قدم میں شمع کا کوہ گئی زغریان  
 چننا کچھ بی کیونکہ صحیح دیکھنا  
 تیرہ رخسار کی تھم بھی ہو جو یہ  
 کہا ایہ مڑا پا گیا یہ ہنسی خندان

سحر اب شعر کہنی سی و بھانا با تھم بہتر  
 و مانع گفتگو کسکو ہی بہ طغیان بستان

امی تو ظلم تمہاری نہیں کیا کیا  
 گریزی حسن دوا و کا جلوہ  
 خوش نہو تا کوئی لاشہ نہ تر پتا  
 فوج کرتا ہی داسی یہ کمی جاتا

چہ ہوا اندھ بوا و مانگی و بندہ  
 خواب میں جہورت یوسف نہ لیتا  
 کوئی اور قاتل عالم کا کلیہ جاو  
 دم تیرے جوادی مراد داتا

کیسے پتھر بین کوئی انکا کلیجا دیکھے

منہ تو اپنا یہ سپہر ستم آرا دیکھے

سے بغضب کوئی علی کوئی ہمارا دیکھے

وہ بیان کہتا ہوں کہ خواب بھی گویا دیکھے

کہی سہم میں عقیدہ شی کہی او دیکھے

کب ملک آہ تری جو مندا دیکھے

پیشی بہت مزید اخلت نہید مجھ دیکھا

مجھے اوس ساند کی ٹکڑیوں چھرا دیکھا

یا نہ ہوتا ہی مری آہ شرفشان دیکھا

عین غنیمت میں بھر گئی طغی و شہاب دیکھا

غنی تھویر کہ اب کیر عثمان دیکھا

آنکھیں پتھر اکسین ابھی سنگدال دیکھا

تو گدے پنی سی کر طبع سو ہو ہیمات

نیرنی ہا تھین ہوا پکا پھلا دیکھا

کر دیا دل فی صیبت میں قمار گنجے

بی رخ یار ہی لطافہ گل خار گنجے

ہنشین آہ نہیں عشق سزاوار گنجے

میر ہی عیسیٰ فی دیاموت کا آزار گنجے

گل بنایا تجھی القہ فی اور خار گنجے

کلمہ یار نہ ہی شکوہ انعیار مجھے

فرانج و فی لکی کیفیت گلزار مجھے

دل ایسا جیسی و سینی دیا زار مجھے

آنکھ و کھلا کی کیا یار فی بیار مجھے

حسن او عشق بزم دست گریبان میں



شب عیادت کو قدم نہ کیے کیا حسنا  
 اک نظر و کھیتی ہی تلخ ہو شہم حیات  
 پڑ گیا سچ مقصد میں پریشانی  
 آنکھ تامل ہی اگر تھی ہی اندھیا  
 مار گیسو کی تصویر میں بوجھتا ہی ہم  
 دل نہیں صاف تلویشی ملنا چھا  
 خط میں شمع کو مضبوط کیا ہی ہم  
 سامنا جان شکنی کا ہی ہی حالت  
 پڑھ کی خط منسکی یہ قاصد کی کیا کیا  
 نہ گیا خوش جو نہیں بھی طبیعت کا  
 زندگی شمع صفت اپنی ہی شوگر  
 پاگلوں میں زبان پہ کتھر اہون شد  
 ایک یوسف پہ یا نبوہ خرم یا یون کا

لکھنا آنکھ ہی جیت نہ ہی سوا  
 ہو گیا نہ تر اثر شربت ویدار  
 و ام کا کل میں ہونا تھا اگر قیاس  
 تاکتی تھی میں دوست کھانا  
 کھاتی کھاتی ہی بائی کی شتاب  
 ہی کدورت کی ملاقات ہی کھانا  
 زندگی حد موت ہی ہی شتاب  
 اب تو آپسی نظراتی میں آنا  
 کہ یہ تما عبہ تو کتنی ہی کیا کیا  
 بعد میں ہی ہی رنج کی چھٹکا  
 حیات ہی ہی شتاب کا آنا  
 ہوش حیرت ہی کیا موت یون  
 کیا جاتی ہی ہی گری باور

<p>شوق و آتش کوکانو کوئی نہیں  یوں نہیں کہی کلام لبان خود  ہوئی وہ نیز زبان خنجر خوشوار  تیر ہی الفت فی کیا سب گنگار  یار بھی میری طرح کرنی لگی پیار  بستخت خشتہ فی وینی ویدہ بیدار  مہ نہ چرخ سی و کھلا تاہی تلوار  ملی ہاں بحر میں کیا کیا در شہوار  آگے پاؤں تری چاند سی خسار</p>	<p>شوق و آتش کوکانو کوئی نہیں  یوں نہیں کہی کلام لبان خود  ہوئی وہ نیز زبان خنجر خوشوار  تیر ہی الفت فی کیا سب گنگار  یار بھی میری طرح کرنی لگی پیار  بستخت خشتہ فی وینی ویدہ بیدار  مہ نہ چرخ سی و کھلا تاہی تلوار  ملی ہاں بحر میں کیا کیا در شہوار  آگے پاؤں تری چاند سی خسار</p>
--	--

ہی سحر کی یہ دعا حق سی کہ حاصل ہو  
صدقہ یکے عابد پیار مجھے

<p>بے دیکھی تری کھلائی ہے  آئینہ ہاتھ سی نہیں چھوڑتا  بندگی بھی ہی میری زنجیر ہا</p>	<p>مجھ کو اب تک نہیں کل آئی ہے  خود نمائی سی خود نمائی ہے  امی تو شان کبر مانی ہے</p>
--	---

وان کھلی بالون ہی ہر خوش بٹھا  
 طائر جان کو دام کا کل سے  
 مھر ڈوبا ہی شفق میں سہم  
 دیکھ کر یاری رخ کی صفا  
 کھل گیا پیچ و تاب دل ہی مجھ  
 دل و دین لکی رنسا فی ہن  
 خون بہاؤں کیونکر آنکھوں سے  
 آہ اوں تک نہیں پہنچ سکتے  
 دل مرا لکی بت نہ سن کر ہو  
 حیرتی ہو گیا جو آئینہ  
 سب کو بھولا ہوں اور زخو درشت  
 کیا تحمل ہی آف نہیں کرتے  
 عشق فی ملک دل کو لوٹا ہے

یان گستاخوں کی دلچسپی سے  
 بی اجل ملتی کت رہاؤں سے  
 یا تر اچھ رحمت فی ہے  
 آئینہ کو بھی حیرت آتی ہے  
 ژلف اوس شوخ فی بنائی ہے  
 آنکھ بچھتے کسی کیون پرانی ہے  
 یا وہ چھ رحمت آتی ہے  
 اپنی طالع کی نارسائی ہے  
 اس ہی آگاہ اک خدائی ہے  
 کسکی تصویر دیکھ مائی ہے  
 کسکی رشت را یاد آتی ہے  
 شاق کو یار کی جدائی ہے  
 خستہ حسن کی دوبائی ہے

۱۷  
جے کشی کی بہار ہے ساقی

کھیا گھٹا میکہ سے یہ چہ پانی ہے

زلف چو تار ہون میں تو کہتی ہیں

کچھ سحر چیری شامت آئی ہے

رہت نہیں گاہ میں تاج و سریر کی

سنا یہ تہمین شان ہی جسم حقیر کی

الفت ہی آت گل میں خباںیاں کی

باش جو دیکھی دیدہ دریا نظیر کی

نکلت سی زلف حوروش فی نظیر کی

ابر و کمان ہی سر پہ زہ ملکین ہیں

ساقی بغیر نگہیا تیزاب نمی کا گھٹ

ہی یاد چشم و زلف رخ و خط سرو

نرگس ہی سنبھل گل ریحان و سرو

بہی نیت لباس پہ اہل دل کو فخر

ہمت بہت بلند ہی تیری نظیر کی

ایسی فراق یاد دہی حالت اخیر کی

کوثر سی حق نی ہی مٹی خمیر کی

مٹی میں آبر و ملی ابر و سیر کی

گر و قدم میں بو ہی خباں کی غیر کی

وہ بالی ستر کی نہیں یان ہنیر کی

تانا و ایک طاق ہی سیدی لکیر کی

تصویر پیش چشم ہی وس فی نظیر کی

کرتا ہوں سیر اک چمن دلپذیر کی

یان قد پر نیاں ہی غرت حیر کی

رخت برنگی پشکلف کا ہی اتو  
 عالم کا دل نظارۂ ابروسی ہی  
 سیرِ چمن سی پھر ہوتا ہی دل فکا  
 ابرو کمان سی پھر چمن کشکا ہی کرتا  
 کیا رہتی بی وزیر شہنشاہ مرین  
 جب تک اودہ قاسم رہتا ہی جان  
 پھرتی ہی شکل یارگی کھوئی سا  
 نوک قلم ہی غیرت نقارِ مندیب  
 کیونکر سبکسرون کو نصیحت اشر کر  
 قیدِ فرنگ ہی بت ترسا کُندلف  
 دندانِ جہان یارِ مین بارونکی چپ  
 بی عشق و عاشقی نہیں ہوتا ہی

وچپ ہی بہارِ نقوشِ حسیں کی  
 قاتل تری کمان نہیں کھینچتا ہی  
 شاخیں کمان مین ہی پیکرِ چرخ  
 پہلو میں ل ہی یارونی پکان ہی  
 توتوسی فی ہمت ہی کی تہی تاروس کی  
 حاجت رہتی بندِ تہیم و سیر کی  
 دورِ چین کو پندین مجھ ہی حاجت نہیں  
 دلکش مین غریبی ہی مانتی نہیں  
 نادان ہی جہنی پانی کی ابرو کی  
 تارِ مرگ ہی محال باقی اسیر کی  
 چہ ہی پتہ آبِ تاب ہی بدین کی  
 اشیاءِ حسن و کج و عا ہی فقیہ کی

انجمنی پوچھہ قدر خباب شیر کی

سہاسی بدرگشتی ذوق شتری ہو جا

ہرنگ گاہ اگر تن کی لاغری ہو جا

پڑی جو پوچھہ سایہ تر اپری ہو جا

نسیاسی چار طرف نوک شتری ہو جا

اگر پوزیرہ کوئی کوئی شتری ہو جا

یقین ہی فی قلیان ہی زبیری ہو جا

یقین ہی مردم ہر پوچھہ ہو جا

اوپر ہی اک نظر بند ہو جا

ہر ایک کو انجمنی زہری ہو جا

رکاب ہالہ خوشید خاوی ہو جا

توپا میال جسد جلوہ پری ہو جا

خندنگ نازنگہ کی لپی سری ہو جا

بہرینج ہی تری نوک شتری ہو جا

میں ہی انجمنی مان ساروی ہو جا

وہ شکست ہی تو جلوہ گاہ کلمن

جو ہی انجمنی شکستہ ہو جی شتری

بلال کان کی بون بچا پان بانی ہو جا

وہ خوش گلو ہی پوچھہ شکستہ کاف

پراگتی زبیری میں اعلیٰ ہو وند

جو مان غلام ہو پانی کی کاف ہو جا

بہرینج حسین پوچھہ شام و غیرت شتری

اک ہی جو پانی نکارین و چاند کا گدا

وہ خوش گلو ہی ورم قحش گرم ناز

اکا و سر نہ ہو پانی ہلکا کون مین

<p>گرائی ریتی ہی تمسکی سیٹھن          بہار حسن سی صحن چین ہو سطح آب          جباب غنچہ گل ہون تو شاخ گل چین          جلاوی نزع میں صبرت کہا کی انعام          ہوائی ریت ہی سازا می سج نفس          نکالی سبزہ خط کاش میر اسرور و ان</p>	<p>کبھی قیاسی بھی خاک نہ کری ہوا          وہ گل جو غنچہ میں کر شہنا ہو بھی ہوا          بخند زنگارہ میں چھلکتی ہو کر          دیر میں سچ بہ اک ناز دہری ہو جا          میں جی او ٹھون ملامت سر سخی          اچھی تو کشت تنہائی الہی ہو جا</p>
---	---

سحر ہو طلی رو طلعات جبر شمس

جو خضر راہ مقدر کی یاد ہی ہو جا

<p>تو نہ آئیں گاتو ہم جی سی گذر جائے          اسی سچا تر ہی کوچہ سی اگر جائے          خار صحرا پی تعظیم کھڑی ہو جائے          ابھی کئی ہونہیں لکھا ہے بھری          قتل کا اپنی نہیں عمر مجھی ہو جائے</p>	<p>ایک دن حسرت دیدار میں ہو جائے          مریچہ لینا کہ تپ جھری ہو جائے          پار بہنہ طوفان شست اگر جائے          آہ تم آہ کیا کہنا یہ کہ ہو جائے          آہی باتہ مری گھر مری ہو جائے</p>
---	---

دشت کی سمت جو ہنگامک بسیر جا  
 بڑی عیار میں صاف کر جا  
 ہم ہی جانگی اور ہر آپ جذبہ جا  
 شکار ہوئی ساتھ لیں ویدہ تر جا

گر وہاں پہلی یعنی کوہین کی ل  
 والی تو وہاں کوہین کی ل  
 پہنچو جانگی دنیا کی دہونی کو

ہجر جانان کی نصیبت کو کما نیت جھیلین  
 اسی سحر عسی جو کہ ہنگام و کر جا

تب بے باں سخن دراز کرے  
 قابل ناز بی نیاز کرے  
 سرکشی جب بے باں دراز کرے  
 لاکھ تدبیر چارہ ساز کرے  
 تجھی انی ہر ہوش چاہے کرے  
 عمر تری خدا دراز کرے  
 ہر حسین کیون تجھ پہ ناز کرے

شمع سان پہلی دل گداز کرے  
 بی نیازی پہ یاز ناز کرے  
 کیا صباحت پہ شمع ناز کرے  
 کتب ہوا تچھا مریض الفت چشم  
 مثل طنبور گوشمالی پاسے  
 کی بہت کم توجہی انی بت  
 حسن تیرا ہی غیرت یوسف



خط تو لکھا ہی پر یہ خوف بھی	نامہ برسی کوئی نہ ساز کرے
حال محمود و کبک الفت میں	عشق او ہی بندہ ایسا نہیں ہے
اپنے پیر کو جو دی ترجیح	عقل کی نگاہ سے ایسا نہیں ہے

ایسا مصنف کہاں سے کہ جو یہ

حق و باطل میں امتیاز کرے

جدا کیا ہی جو او میں سے حشر ظلم	بچھکا دیا یہ نور و تابش تیرے
سرور و صل تر بایا فراق	و لکھا یا نگاہ نہ اتنا خوب نام
سچی فکری جو الفت میں جان دیتی	کیا ہی سایہ سے خوب نظر تیرے
یہ بحر اشک سانی بہین چشم پر ہم	و لکھا یا نوح کا مومنان کی چہرے
لبون حسن کی سی فی قد کی فوج	و چون باطل سے تیری تیرا ہی نیک
کیا ہی شاہ غنی یا یہ کی نشانی	بنایا شکستہ سلیمان کی مانی
جنان سے نہ گندیم کی جہم پہ	بڑا کناہ نہ ایسا کیا تھا آدم
بقا کی شکل ہی آئینہ سی کندہ	بنائی جامہ کییر نامہ و برین جو

دلاویز باد چرخ غوثی صدمه بکوبد

سحر و کماکی بهار اینی نخل توهم

به کلماتی شمع بی به استیغ فانی تو

بیا می بیت کیمی شوق ساینه پیر تو

یا نونکای آت بهی و از کعبه مشغول تو

هو کیا بون پر به پیش تو کنار و بون تو

ول جباران حسینون سی بهت یان تو

شویا مسمه بهی از صدای کون تو

آقده ان شمع و جگر کشتی بهی تو

ز چرخ غوثی باد چرخ غوثی باد

یه دل پر از شمع بیغی انت بیغی تو

ای سحر چرخ کوی جان پیر یان تو

ایستای بهی شمع بیغی حسینان کمال تو

ای غمگانه ز جلالی تو نه و از کعبه مشغول تو

جگر کیمی شمع بیغی بهی از صدای کون تو

مده پیش خیمه سیه و کون بهی از صدای کون تو

ای سحر و کماکی بهار اینی نخل توهم

شویا مسمه بهی از صدای کون تو

جو بهم چرخ گداز می الله جان تو

انسان می گرگد ترا جو و لپه کمان تو

نوبت نوبت بهی از صدای کون تو

همه چرخ جهان بهی از صدای کون تو

<p>مجنون کی خاک سی اوڑھتی ہیں  زہد ریائی تیرا تجکو رہی مبارک  کچھ فکر سائبانِ تبت بھی غمی کی  کرتی ہی قتل قاتل سبکو حسامِ ابرو</p>	<p>نیل کی جستجو میں خاک چھانتا  کیوں اپنی سائے زار تو کھنکھو سائے  منعم جو سائے تو کھنکھو سائے  لوہا ترا زمانہ اسی ترک مانتا</p>
	<p>الفت میں ہی سیت اوں چشمِ سہاکی  دل ہی سحر کی کہیں بات مانتا ہے</p>
<p>شعلہ رخ دکھا دیا کسے  یہ پیامِ قضا دیا کسے  ہمکو رستہ بنا دیا کسے  پانِ محب کو کھلا دیا کسے  نامِ قاتل سنا دیا کسے  سرخ جوڑا پنہا دیا کسے  دامِ کاگل دکھا دیا کسے</p>	<p>دل ہمارا جلا دیا کسے  حرفِ رخصت سنا دیا کسے  اپنی ورسی اوٹھا دیا کسے  یہ مرا خون بہا دیا کسے  اکہتی دل کو دکھا دیا کسے  تج کو خونی بنا دیا کسے  قتید غم میں پہننا دیا کسے</p>

سرمشت کر کی نقدی بند	چکیوں پر اوڑا دیا کئے
سب سے تہی ملت درپوری	تجکوا اوڑنا سکھا دیا کئے
ست آنکھوں کو اپنی دکھلا کر	مجبور وحشی بنا دیا کئے
سنتی خونی جلا دیا دل کو	پردہ دراوٹھا دیا کئے
سب سے پہلی کیون نہیں جاتا	تجکوتا صد پڑا دیا کئے
کل تک تو دین اپنی پیش میں تھا	آج بھی وہ بنا دیا کئے
کیا کہو ان ہاں ہی یہ شہناہی کا	راگ محب کو لگا دیا کئے

اسی سحر آج ہی سحر سی خوشی
منہ سحر کو دکھا دیا کئے

ولید جی لاسی قی کوثر کا نور ہے	شیشے میں اپنی جوش شراب طہور ہے
ساقی فراق شگدل پر عرو ہے	مہمان ہستی پر شیشہ دل جو چور ہے
اوڑتا پری کا رنگ تیار سی حضور ہے	ملو دین کا نال مر دیک چشم خور ہے
کا فریج و کعبہ ہی لہجہ انور ہے	اللہ کس قدر وہ صتم پر غرور ہے

ہر دم عتاب سہم مروت سہی دور  
 ہر دم خیال یار نگہ کی حضور  
 شمشیر قمر چراغ حرم شمع طہور  
 ہون محو یاد چشم غم ہجر و دور  
 حسن بشیر کور تہ کلب او سکی حضور  
 کب نقش پامین کمر پیدہ سہی نور  
 اوس محروم کلا سایہ دیوار نور  
 جودل ہی دماغ عشق ہی لب زبور  
 کیا جسم ہی لطیف فدا جان حور  
 کس کو فروغ حسن مین تیر ہی حضور  
 دماغ دل آفتاب ہی ہر نالہ حضور  
 وندان یار صواب تہنیں و نغم  
 دل کی مول لیتی ہر الفت کا دور

انصاف کی بجائی کہ کیا قصہ  
 دل سی کہی جہاں کی نگہ و دور  
 اس جہاں بیدار تیر ہی ایک  
 عین خا میں تیر ہی  
 صورت مین پرستی و سیرت مین  
 بی سایہ سر و قدم نہ تیر ہی  
 جاوید رہا نہ رہا نہ کان حور  
 سینہ مین جلوہ گاہ و تجلی نور  
 اسی غیرت پہ تیری سایہ ہی نور  
 ہر ذرہ آفتاب ہی مین نور  
 وقت کی رات طالع مین نور  
 موتی و جواہر تیر ہی نور  
 ہر لمحہ و گاہ و گاہ تیر ہی نور

آئی جب پہنچے لیکن آئی غیر کو	مکلفیت اس طرح کی بھلا کیا ہے
تنگ گریبان میں دیران دان پانچا	کم سن ہی پر بہت ہیریز اور وز
عیار حیلہ ساز و غافل ہی شیخ	جہالت ہی ضرب ہی فقر و بیکاری
سنتی کسی سی شعر مرادین تو ناز	اکہتی ہرین سکر الی اوسی کیا شعور

سرس

ہرین شہر حواس غزال کیا اکھون سحر

افراط فکر ہی خفقان کا فوہور

البت بہر دین آید کیا نوبت	مینا اور جاتی ہی شہر بک سہر تاب
گرم جہت شش ہی یونان تیا	رابطہ پہنچا ہی بھر کیا ال کو سیاب
سوج دن ہی شاک شان فیروز تاب	قلندرم معان مان میں کینا گرو تاب
جان کا جھلایا ہی شش انت میں	دیکھت جیت غشی نش فی شکو منتاب
پوشش سوا ہی کیساں کیا بھونچ	بحث لیل سی ہی ن بہر کسرتاب
ہجر ساق مینا ہی بھینچ کر طر	دل کباب پلہ ہوا نام شر تاب
کیا دینی ہی مرجع کس کا نخل ساپ	دیدہ انجم کو ہر شب بطا ہی کھواب

خاک و کیون چاندنی او من و من کس چین  
 جرعه جرعه بحرین مجکولو کلو کلو کلو  
 ناله کش کیون یاد مرگانه من و من کس چین  
 سوزش من لبوسه دندان زانل کس چین  
 آب زمره منی حیا زرخندان کس چین  
 بوسه لب مجکولو و ذالوز کوه باج من  
 آفتاب آسمان حسن هی سفاک تو  
 ہی یہ تاثیر سیمجی شب بار فراق  
 شمع پر پروانه عاشق گل بلبل چین  
 مهرش بی پروه ہوئی تر شبنم کیا  
 دور ہی حاضر سی و من غلت کرین

بلوغ ہو یا ہی لکڑی شبنم کیا  
 ساقیا خوناب ہتر ہی شبنم کیا  
 رابطہ تار مار گمان کو ہوا شبنم کیا  
 اک کسچہ منی ہی آب گوہر شبنم کیا  
 کہ نہیں بطریق اب و کسب کسچہ  
 ایک شمسالو کروا دلاور و شبنم کیا  
 تجمکوتی میندو بالہ عاتقہ شبنم کیا  
 روشنی مارو نہیں کہ ہی شبنم کیا  
 مدھی حیا کوا لفت کسچہ شبنم کیا  
 چاند بارہ ماری کسچہ شبنم کیا  
 ماہی تصویر کو کسچہ شبنم کیا

امی سحر ہر مصرعہ نو بون ہی کن کی

بی بہا تر ہی صفائین گوہر نمایاں ہے

سنخ اویں لپچر سن منہ پر نقاب ہے  
 حساسی کی دست نازین جام شراب ہے  
 ہر ایک بغل تے ایما توت تاب ہے  
 زیبا ہی مہر گر تری سچی خراب ہے  
 سستی بخیر کیکینیاں شراب ہے  
 شب بیز پر سوار جو وہ ماہ تاب ہے  
 گر بندہ آنکھی مری چشم پر تاب ہے  
 بیبا عرق سخی منج با آب تاب ہے  
 موسیٰ کو ایک جلوہ فی بیوش کو تاب ہے  
 غنچی سی سنگت ہی گل سی سنخ ہے  
 بھر لا کی اشک آنکھ میں پی جان تاب ہے  
 پٹھے کا او کی چلتی پھرتی تاب ہے  
 جو زخم خراقی ہی روتا ہوں باقیاب ہے

پہنان شفق میں شرم سی کج آفتاب ہے  
 یاسوی ہنس لہ نظر آفتاب ہے  
 ہر و انت صاف غیرت زخوین تاب ہے  
 تو آفتاب دروہ گل آفتاب ہے  
 سوز فراق سی دل سوز ان کباب ہے  
 نور قائم سی شک مہ نور کاب ہے  
 جسم نزار خاک در بو تراب ہے  
 لبر نریارون ہی طبق ماہ تاب ہے  
 دیکھی فروغ حسن تر کس میں تاب ہے  
 ہمیشہ مایہ کا دھن لا جواب ہے  
 حیرت ہی یان کہ جاؤں یا حباب ہے  
 یاد و زنیہ میں جلوہ تیر شہاب ہے  
 ہر اشک گرم روکش اشک کباب ہے



و یوانہ گرا تب ہی تویشی طاب

تہائی میں اوس سی ال جواب

اسی بیوفا تو وصل کی شکر خواہ

محمود کہیں حسن ہست شباب

رتبہ ملایہ عشق میں شاہ حسن

فرت میں مگی کا سبب خیال

بہر سو شوق میں قی نہیں میں

کیا نشہ شراب کی پروا بھلا آوے

موزوں کو اس نہیں میں سحر و سحر

ہر چند یہ غزل ہی تری لا جواب

ہیں بچوں تی و کان پنا کاما

کیفیت قرآن سے واقف اب

حیرت یہ ہی کہ منبع دیا شباب

بجلی ہی برق کا کل شہین سما

سنبھل صفت گو گو مر سی چاہ

بہ میل میں شہین شہین شباب

باطن میں شال غلام بہرہ رسد

نرگس ہی آنکھ سے وقہ لا جواب

روشن عروج حسن سی طام شراب

قلندر ممال چشمہ چشم پر اب

صبح بہار گردن جانان ہی حیر

سودا شکی لفت یار چو ساری ہی ہو

بحر بہا نہیں عین عدوت ہی تھا

ان زہدان خشاک کا تقویٰ سمجھ یا

کیا بات خوشی لب و دندان یاری  
 دریا میں لہلہاں ہی تھی تو جھنک  
 وہ رنگ و لہریں ہی وہ آب و تاب  
 دہلی الہ نوبتہ لہجہ بخش وقت شمع  
 غیرت عین خون دل باقوت تاب  
 اند کیا فروع ہی ساقی کی حسن کا  
 بر لعل ارومند کی حاجت شکر ہے  
 چشم کش ہی خطہ شمع کی برق  
 پر تو فگن جو چھوڑا آب و تاب ہے  
 کیا دست کش ہی ساقی ہو میں مہربا  
 ہو وورا قشاق شب بابتاب ہے  
 نقش و بنا پسند او کیل ہی گل  
 بلبل غیر سنج ہی سر پر حجاب ہے  
 ہی ہی طرب و راز و مخ پریشانی  
 لکش ہی نغمہ محبت چنگ بابتاب  
 آگ تو نہیں جو پست تو اپنی نگاہ  
 کل خار نغمہ نوحہ گلستان خراب ہے  
 دیا بین کی ہم ملائی کی نکاح  
 سوچ جھنور میں برق ہر اک سنج  
 کہ چہ تہ خوبئی تشبہا کہ پھر  
 پیدہ جبین یا حسام شباب ہے  
 کاکس کی لہجہ صغیر عارض چلو  
 ظہیر کہ تر پہ طر فخط مشکنا ہے  
 یہ در شکلی ہا لہ غیب ارین ہے  
 اسی طرح سفارہ ترا انقلاب ہے

آپسین اتحاد مقر بازل سنی

مین ہون سحر وہ شمع اگر آفتاب

ایہہ نغمہ و مطرب ہی می و سانی  
غمزہ و ناز میں بس شمع کو شامی  
شب میں ہی ہی غفلت انامی  
ملک تاراج کی ہزن ایمان تو  
خوشنما حاشیہ روی کتابی نہیں  
آفتاب رخ روشن ہی جو پر تو مان  
مجسا و نیامین نہیں بی ہنر و ماکار  
ہی قیامت سحر ہجر کا و تھر کا شب  
ملکہ خاک میں پر ساوگی دل نہ گئی  
زندگی حسرت دیدار میں ہی نقش بر آب  
دور و مک حاکم گئی گر چہ یغان دیم

آمری جان ہیو امین ہون شامی  
کج ادائی ہی ستم قہر و اخلاقی  
ہو چکی صبح مگر نشہ شب باقی  
ختم آنکو نہ تری پیشہ فراہمی  
خط کی شیریں ہی عبارت گلخانی  
باج لیتا یہ بنیاسی کت باقی  
رزق دیتا ہی توات کی رزاقی  
رات اور کہہ ہی وہ جان میں قی  
ات ملک یہی ملتی کی ہون شامی  
میں مثل حباب کا ہون جان باقی  
خاک میخا یہ مضمون میں نہیں

آسہ پیر لنگان ہی تری تروتی کا      نظر اپنی سو دریاؤں کی ساتی ہے

کتنی ہی عیش فراق اب شیریں ہیں تجھ  
زندگانی کی سلاوت نہیں رہی تھی

غش بدین عاشق جاوہ گاہ نور ہے	بام جہان رشک کوہ طور ہے
نہیں ہے عجز اور وہ بہت ضرور ہے	یکہین کیا اللہ کو منظور ہے
زیر کا کلی چہرہ پر نور ہے	چاند گویا ابرہین مسطور ہے
چشم داکو ہے امتوز یار کا	پاس باطن میں بظاہر دور ہے
کون سیر ہی عشق سی آگہ نہیں	یہ تو افسانہ بہت مشہور ہے
تاری او کی دانت میں ابرو ہلال	چاندیئے کا کل شب بیکور ہے
صدر ہامی جہر ساتی کیا کہون	شیشہ دل نہات چکنا چور ہے
یہ کدورت سوز کی اچھی نہیں	نہات کہنے الیو کچھ منظور ہے
پیش پرست اس عجز میں اجلاوت ہے	جوسیان جلاج ہی منصور ہے
سوز عشق چشم کا دیکھو اثر	جہنم چھپا لہ وانیہ انور ہے

غیر حلال عاشق رنجور ہے دل ہمارا خانہ نشین ہے	آجیادت کو خدارا اسی سچ تیر شرکان سی شبک ہی تمام
	دل بے پرو چھتاوگی یا ناز کن بیو خواہ اسی سحر مشور ہے
انوں مکیا بار ہی ہنہ کا دخل جانی رہا انی نہیں کیجی جانے کا برقہ نہ درم تہا نامی میں ہے انور شہت پتیا رہی رہی ماتہ ارجاء میں یہ وہاں ہے بہانہ ہی وقت نہیں اس کی خرابی جہان کی میں حضرت یہ وقت نکلیا ہے جسم کا بندہ پیوہ ہو گیا ہے	دل ہو اتائب تبارنگدل کی چاہ اہل فتنہ کو خدیجی خلق اللہ رعد کا دل ہی ہوتا نا اہل کج کھاتہ جلوہ رخ سی چمکی چانیگی نقش بار آبروروسی حینان کی نگہ بے پایہ سازہ عاشق ہوں اگرچہ خطا کرنا تو شکل گر گھری اپنی قدر اسی لہر کھنڈ گراوٹھالی کہر باجھکو تو کیا اس کا
سے	کہہ گیا ہی مایہ نو چند ہی مدین ستہ کیہنا

ای سحر کسری نهی بچه که آینه کی درگاه

قد مژده کن کسری سایه نخل شبت امین

تخلی زهر کی بالای نخل شبت امین

که بیج رنگ گل نیلوی من کاشن

کنند و ما و کن و خنجر سلاح ترک هنر

مرا به دماغ دل گماشته پیر کسری

کرامت شست کی حای پایش عرق

بگذاخت چرخ شعله می به شیشه گلخن

که آب تو گویان میگوشتل به پنهان

که پنا و بر لبه آب گلچین آهنگ

بجای سنگ سی جوی اپنی لوح فون

بهاران بری خندان می ای گلشن

نخل و هنر مری بر نیانی کا دهن

سحر کسری جلوه رخسار تو

تو ای سحر کسری است کام و جود

نمایه بکار کج جلوه رخسار تو

بینش یاکا گلن ابرو و مرغان چشم

بها به رخسار تو ان تیغ دماغ سالار

و نور رشک سی آیل سیننی تیرین

بجنا جانی جو به دماغ تو

نهایت توانی ان چمن آینه به

خیال آن سحر کسری کج بکسری

زین آب گلچین شعله می و نور رشک

بهاران بری خندان می ای گلشن

نخل و هنر مری بر نیانی کا دهن



نہیں چہرہ پر نہ بوسہ نہ شمع نہ کاشک  
کہا کہ کاشک نہ سپردین چہرہ پر نہ شمع نہ کاشک

سب سے سحر کی کچھ بھی شکلا شانی جدیایت

کہ حال اس بندہ درگاہ کا موعودا پر پیش

چمکہ وہ کھلا کی مارو بالا ہے	آپ کا لطف بھی نرالا ہے
ہوش کی لہن پار آہ نرالا ہے	تیری عاشق کا بول بالا ہے
خوبی رخ حسین یاد ہے	سر و فروس قدر غنا ہے
تجربے ایجان جبریتا ہے	اب کسی زیست کی تمنا ہے
تیرے ہی آنکھیں جپکانا اسی سائل	ملک الموت کا طمانچا ہے
کیون نہ غلط اس تو اوہ کمر	فلک حسن ماہ پارا ہے
ہجرین اک سیح وودان کے	وہم کھلتا ہی وہم کھلتا ہے
نواہی سہی حال کا پریشان	یہی اوس ہونفاشی شکوا ہے
نہ اشاعت نہ لبت نہ ہنسی	اس ملاقات میں مزا کیا ہے
لیلہ القدر گریخت لعل سیاہ	صبح نور و زرخ تہا را ہے



تیری دوری مین بحر حسن جمال  
 چهره کعبه بی ابرو و مژگان  
 جلوه ماهرونی قتل کیا  
 اللہ اللہ صفای عارض حسن

اجوش دین آنسو وین غمناک  
 طاقی محراب بی کمال  
 زخمی کو چاندنی بی دست  
 شہ پر پای لگے پیر سادات

و گیکاساقی تم بھی شاد رہو  
 خواب مین آفتاب کیا ہے

خیال گردش خیم تیان ہے  
 دماغ سیر باغ اب کسکویان ہے  
 جهان کو ابر کا چیر گمان ہے  
 ستارہ و اکفش مہ رخان ہے  
 قدم پر نور مہ جلوہ کنان ہے  
 خیال عارض مہر و سی ٹکڑے  
 تمہیں کیا مطلب دل مین تباؤ

انصیب دین کی جو گردش غمناک  
 زمین کلزار کوئی بھرنے نہ  
 جہاڑی آہ سوزان کا بھڑک  
 زمین تیرے مین شکال ہے  
 کھار مار و پامال شوق ہے  
 قہر کی تیرے جہاڑی ہے  
 جہول گمراہی تیرے جہان ہے

فقط اکبات ہی موم و موم  
 جہان کی آگ کی آگ کا نور کا کشتہ  
 ہو اسی زلف مشکین سنمین  
 عرق آلودہ رخ پر بہر قربان  
 اوٹھائی رخ سی پر وہ ہو تم آغوش  
 رہا ویر و زبان افسانہ حسن  
 غلش کرتی ہی لب جاسدین کے  
 مرقع سی نہ وہ تصویر مجنون  
 بسان شمع گوہی بی زبان  
 لگا لیتا ہی وہ باتون میں لگو  
 ہماری دیدہ تر پر ہمیشہ  
 نہیں افشان چین باہر و پر  
 نگہ جھپی ہی تو قد ہی قیامت

کمر کیا چیز ہی کیسا وہاں ہے  
 کہان ہی عیسیٰ مریم کہان ہے  
 زمین و آسمان عنبر فشان ہے  
 طبق آخسہم کا لایا آسمان ہے  
 نہیں یہ لہن ترانی کا مکان ہے  
 وہ بہن میں طور کا شعلہ زبان ہے  
 بنی نوک قلم نوک سنان ہے  
 یہ نقشہ بی نشانوں کا نشان ہے  
 مگر سوہر ورون منہ سی عیان ہے  
 زبان میں سحر ہی معجز بیان ہے  
 سمندر کا زمانہ کو گمان ہے  
 عیان گویا فلک ایک پریشان ہے  
 قرہ ہی تیر تو ابرو کمان ہے

سحر فردوس میں دیگ کھنچے

ترا ممدوح قسام جنان ہے

بیا محبت کی دو کیوں نہیں کرتے  
 دل قید سی جوڑ کی ہا کیوں نہیں کرتے  
 آئینہ کو زانو سی ہا کیوں نہیں کرتے  
 راضین رخ پر نور پہ کیوں نہیں کرتے  
 انکار جبا ہی تو وفا کیوں نہیں کرتے  
 اب عدہ دیدار وفا کیوں نہیں کرتے  
 تم غنچہ دہن ہو تو مناسب تہنم  
 اثبات جو در دہن اک بات سی کرو  
 دل لیکر کمر جاتی ہو اللہ می رہانی  
 کیوں جو نہر اتی کو در کہانی نہیں کہو  
 بیا محبت تو نہیں ہونی کا چھپا

عیسیٰ لب لباب بخش کو و کیوں نہیں کرتے  
 اعلیٰ قدرہ رستہ کو و کیوں نہیں کرتے  
 اسل یہ حیران کیا کیوں نہیں کرتے  
 نازل عاشق پہ ہا کیوں نہیں کرتے  
 اقرار ملاقات ہمدان کیوں نہیں کرتے  
 چہرہ سی نقاب چاہ کیوں نہیں کرتے  
 گریہ و گل شاہ بائیں کیوں نہیں کرتے  
 صاحبہ وقت کو و کیوں نہیں کرتے  
 عیار بتو خوف خدا کیوں نہیں کرتے  
 قائل بتو سرین چاہ کیوں نہیں کرتے  
 چہرہ مرقی کی اسباب کیوں نہیں کرتے

سو دای تو سو و کنی و اکیون نہیں کرتے  
و اوجہل کی شب بند کیا کیون نہیں کرتے  
تیرے ظلم و ستم جو رہا کیون نہیں کرتے

گر مانگتا ہوں لے کا بوسہ ہر سو نہیں کرتے  
کہ تانہیں خلیق سے چن کر پاشم کا باغ  
کیا چل گئی آن نبی بانی نہیں لو

تکلیف میں اگر عشق و محبت سی سحر آپ  
بیتھی ہوئی قرآن پر کیا کیون نہیں کرتے

ساغر لال سا قیا بھروسے  
ایسی حیرت و عشق میں سرور سے  
کوئی چاقی پہ کیونکہ چھرو سے  
ایک ہوسہ جو محکوم و لبرو سے  
گر چاہیہ تیرا وہ ہنسکر و  
جان گو چھپ کر کوئی مرورو سے  
ماہ کامل کو منفصل کرو سے  
پڑ گئی آنکھ پر مری پرو سے

عشق کا دین میں ست چھرو سے  
اب نغمہ و ناکہ کر و سے  
گر بیش چشم پستی ہی جہلا  
توئی مرگ سی بچون دم نزع  
ہوئی میں فدا و شہی پہ شاہ و مرگ  
سنگدل کو پہ نہیں خیال تجھ سے  
نخ سی گر باہر و اوٹھا نمی تھا پل  
غیر سی دیکھ اوک کو گرم سخن

<p>             مایه تو ده گرمیان ده صحبت شوی              زندگی پھر تو ہم سے تونہ ملا              کشتہ ازوس مہ کا ہون بجابی اگر              کشتہ عشق میں میں کشتا ہوں              یون پسینا دقن میں ہی جسطح              تشہ رہتا ہوں آب خنجر کا              مایہ اب یہ حجاب یہ پردہ              آکی مٹی تو مگر کئی پردہ              چاندنی ہی مرا کشن کر دے              واں پر جسے تھی تیرا دے              شیشہ کوئی کلاب تھی بچہ              محکمہ یہ اب لڑا کر دے           </p>	
---	--

امی سحر جمع روحی بسان پر

شکل پروانہ جان خدا کر دے

<p>             سمن بھی شصت میں تن پر              اگر صفایں تن میں لسترن برابر              وہ گل جو باس نہیں غار جہشت              کھلائی تشریف پای بیانی گل              تمھاری انتون فی بی آبرو کیا              کلی ہی تکی میں تکی میں بن رہا              تو غنچہ گل سنج اور زین برابر              ہری نگاہ میں شست نہیں رہا              فہنساخی و صحنہ بن رہا              بہا میری شبہ ہی تو رہا           </p>	
---	--

فرشتی سی ہونے تابناک ہے کہ سر پہ شستہ سی کی سیلینہ ہے  
 حضور شگلبا پر کیا طہرین  
 طہرائی پر تو غور شینخ ہو گئی بال  
 فراق میں یہ تار کی پیر شہ سیا  
 یہ ہا غری کا ہی عالم غم میں آتا  
 فرشتی تک کی تو گویا ہی سج سکی  
 مساوی تیغ تکر فی کی ہی تھم  
 زبان ہی موجب آب حیات و انوار  
 کہانی شمس بیت و نشت پر  
 ایک کی آنیکا شروچین میں لانی سہم  
 بکلی کلی عجیب طرح کی ہی گلکاری  
 فنا ہو پہلی قدم چپا اہ فقرین  
 جو فرق ہی تو فقط خروبی و بزرگی کا

کہ شام شربت معج و طین بہا ہے  
 میان پاریسی میرا بون بہا ہے  
 یہ دست ہی کہ لٹ نہ جہان بہا ہے  
 کہ ہر حاجت تنجہ نہ ان بہا ہے  
 مسیح سی ترا اولیٰ محمد بہا ہے  
 بہت تار و خطا و غم نہ بہا ہے  
 ہر ایک غنچہ و گل خشنہ نہ بہا ہے  
 بہا ہی چین و پیرن بہا ہے  
 کہ شکل میں کفنی و کفن بہا ہے  
 و گریز مرتبہ پنجین بہا ہے

سحرین پنج قسمت کلی طریقیان پند

هر اک پر ایلست نعلین سحر بر پند

هم غزل اندوشی شربت خجسته  
یار چکی پس یار خوشا و نکستی  
کیون خفا غیر و کی سکه لاتی موتی  
دل کی گشتی یمنی عالم هار و کی  
کون ہی عاشق کمان عشق کسی  
کچھ نہیں مانع ہی یانی سانی کی

سو کیا اس دنیا میں شربت خجسته  
پدین سحر کی پند و نکستی  
نیر سحر کی پند و نکستی  
عاشقی کا کچھ نہیں مانع  
رگیا اغیا کا باقی جهان کی  
خاک کو بی دست بند جاندا

غیر مرقد جانی آسایش کمان او سکوت  
جس سکوت اس جهان میں خوش آواز

وید کی اوس گل کی خوشبو  
عشق ناز و لذت آشفته سیر پیدا  
بانغ ہو پال غیرت یکمک طرز خرام

مثل نرگس آشفته جوبابی سیر پیدا  
جو ہر آفسانہ میں افندہ کا شیدا  
شیر گلشت ای سہمی تو آرا پیدا

طاہر رنگ خیم شست سخی کر مضمر	برگ گلبن سی پی پیا پر پیداکے
دوڑ چلی چو لو شکار کجرا تو جو ہنی تھہ	طاہر رنگ خنا بھی بان پر پیداکے
کیر و سوز و گداز جہری گلبر و سیا	شع سان نوک بان سو جا پیداکے
وہ کری و زو اتھ کر کی قد بال کا و نصف	جو زبان مثل سنان بالای سر پیداکے
ہمہ سنجابی ہمارے شہم گریان سی نیان	آبرو کو گھونگیا منہ تو ابر تر پیداکے
ای بوتسی محبت سخت شکل امر تہ	وہ کری الفت جو تھم کا جگر پیداکے
یا کر مجسی محبت ہی اطاعت کے سبب	ہی وہ انسان جو دل انسان میں پیداکے
جگر کی شکست کی صبح جوں مہوین	آسمان ایسی بھی نیامین سحر پیداکے
سو گئی وہ دن بلبل گھونگیاں اگر وقت کے	نالہ میرا گنبد بی درمیں در پیداکے
صندلی زانو کی الفت ایسی تھامین	آوی اچھا بھلا کیون در در پیداکے

ای سحر خیز تیرے مفلس کے ہاتھ آتی نہیں

بہر عشق انسان کو لازم ہی کہ زہ پیداکے

مطر سب قتی ہی جی باگٹ شانو شے

و فصل کن ہی جو گلشن ہی کا جوش



هر طرف شور بهاران جنبه کا جوشی  
 اوس پر که تکیه لیسایا جوی تپ سی  
 و ده سنی قاصت لب جمعی کثر ای قومی  
 جانستان می الفت کا حافظ خشی  
 هجر صوری ہی تصور ہی صال معنی  
 بلبل و گل کی سی حجت مجہدین دلبر  
 نیمچہ سبک پر سبزی ہوا و سست  
 پیش چشم سست قیاس جو جوی بی آبر  
 آگ کی آوین شیدہ کی گلیا ہی نکست  
 جلوہ متساب پال حس کیونکر نہ موب  
 نازنینوں کا حقیقت سچ کرم کوئی شعاع  
 سبز خط اور لب شیرین سی ثابت ہوا  
 عکس نگاہ سی ہی ویزہ یا موت

آمد بخیزی کی سی دلع جوشی  
 بالہ نہ ہتھکھینچا لوشن اغوشی  
 سر و سنی آویز بستن شہر خوشی  
 زیر خط چو پیکر جان جوشی  
 یا غلام بدین خدا باطن جوشی  
 ناکہ شغل میں ملین وہ جوشی  
 جسم میں شل شراب خم اوکا جوشی  
 پروہ مینا میں جوشی مری و جوشی  
 شمع روشن پروہ مینا میں جوشی  
 چاندنی کی پانوں میں سنا و جوشی  
 برک کحل کو بیابان کی کھجور جوشی  
 ایک باطل قحطی میں جوشی  
 گویہ غلطان جو کھجور جوشی

خاک بستر چادر متساب لا پوش  
 شمع بزم غیر روی ساقی می نوش  
 بنامی خسکی چراغ محترک ناموش  
 برو با یسی بزرگی صاحبان موش  
 گو محیط ربع مسکون نگار ناموش  
 وشت اکین شست مدوش موش  
 چشم زک سوغ می می کل سر اگوش

بجز من او را هر کجا جلوه رخ می  
 سوزش غیرت می لک می کز جلوه کبریا  
 ز بجزال می رخ سیر پیرای برقی  
 جودین عالی ظرف کسب برین بگویم  
 اندر توان بر شو بهی می نوید مایه  
 دل کی می جسته نزال شمع ساقی پر  
 ز کئی با کز کجاست بیانی می می

ماتوان بهی می سحر اک زین کی عشقین

بخت جتی جسم لا غریب و بال و شست

جب تک نام نه پیغام نهین آتا  
 خوش کنی سر و گل اندام نهین آتا  
 نظر او سکاخ گلغام نهین آتا  
 خوابین بچی ه لب با نهین آتا

روح جبین بی آرام نهین آتا  
 خار خار غم فرقت سالی با نهین  
 یه نه سو که کی کاشاتن لا غراپنا  
 موج پراختر طالع کا هر می سد رجه بط

یاد آتی ہی تری یاد کی رہنما آتا	اور ایسا جان کوئی کام نہیں آتا
رات بھر پریشانیاں ہی بتاؤں	شہر و دیو و جادو شام نہیں آتا
کہیں لانا دل منظر ہی کی چٹان	سب کو یہی ناشتہ تاکہ نہیں آتا
عشق میں روز و رات ہی نور و فشان	سب کو یہی کھانا تاکہ نہیں آتا
دل کا آغا و محبت میں ہر نقشہ	نظر اچھا نہیں انجام نہیں آتا
دو دین تیری نہیں کیا مراد نہیں	ساقیا میری طرف جام نہیں آتا

بہ مرنے کی سحر اپنی بھی بیکانی میں

غیر اعمال کوئی کام نہیں آتا

دیکھو ویرا کت و منہ جانہ زیب کی	ابا ازل سے مینے چتی ہی تیری کریم کی
ویرا دلوان کو کیوں تعلق ہی ہو کر	میرے کچھ سچ ہی جانے نہ سب کی
کسے یورو لباس کی ہی خوشبو کو	منہ ویت ہو جائی مینے تیری کیا
سوئی نہیں قیاس جوہر تیری صراحت	لہائیہ کیا ہو یہ مینے کی زیب کی
وہن کی طرح ہو کر کنعان کا جیہ پاک	بکلی ہی تو کل اسے نہ زیب کی

بیدار با تو کستم فرقت کی ای خبر	ہو تو نہ جان کنی تر بنی شکیب کی
کیا جہاں وہ لڑتی ہو کچا پیر کا	تقریری ہی صاف عیان ہو فریب کی
خوشنویں کی چھینتا ہی کشت	تا شیر نہ کینا سخن لہنہ سب کی
ایک دنیا بھی قبر مرخ لڑا لہ سینہ	کیا بقیرا یں ہین ان شکیب کی
بسی گلاب ہی جو لب لعل نکات	خوشبو توں سیار کی آتی ہی سب کی

اک جامہ نیل پار کا کشتہ بہن ای سحر  
چادر چڑھی مزار پہ میری کرب کی

ہر بندہ جسم سو محبت سی انج	یان و زوشب عقوبت شمع چراغ
جوش خون ہی سینہ پہ گلزار و انج	فصل ہمارے ہی مرا دل بانج بانج
جہان ہی طرحی مری دل کا وانج	بی روغن و فتیلہ یہ روشن چراغ
اک دم پشیمان ہیں دل بانج بانج	رشتہ شست آج مرا خانہ بانج
کس کلام کا غارت ہیں تو کیا	کوشی ہی مچ گیت ان خلد بانج
ای دماغ غشت شعلہ رخاں جنم کرم	دست ہوئی کہ خانہ دل چیراغ

وہ گل چین میں یا تھا گلگشت کو کہی  
 کیا کچھی شکایت بہر صبرم  
 شور و فغان سے نہ کرے کو کو  
 کیونکر نہ زلف نہ کہہ کی ہر جوئے  
 گمان میں تنہا زنی کشتہ کوئی  
 ساقی بن اشک سے بھر آتی ہر گھٹ  
 اسی عند ایسے کہ ہی گلزار کی  
 میری چلن پہ غیر قدم مارنی لگا  
 ٹھنڈا نہ کس طرحی سپہ میں دشت  
 تنہا میں قمری قدر و سہی میں  
 اسی چشم طفل اشک رکنا گاہ میں

غیرت سی تہا ہر لڑائی  
 جہاں بندہ ہی ہی نہ ہی لب ہر  
 سہیل کی زمرہ ہی گل ہر  
 کالیکی سپاہی کہیں جہاں ہر  
 ہر زخم و دل جو شکست لڑی ہر  
 لہر زخون ل سے جہاں ہر  
 سختی سے باغبان کا پتہ ہر  
 کہکشی کی چال و آواز ہر  
 بوقی ہی جیکہ جہ تو بہت چہاں  
 پروا شمع کی ہر ہر ہر  
 زمرہ کی دو ہاں چہ چہ ہر

آدم کی طرح خلد سی نکلا ہونانی تھر

اب لکھنو کمان ہی کمان جیش ہاں

حسن افزای سنگ مکان کی بلی ہو  
بنار ثمرگان کی تصویریں ہو  
آتش گشت زنی ویا چمن میں یا دیگر گنج  
دو رخ نسی مثل لہجہ سب کوئی خندان گہ  
حیرت انگیزی ہو ایہ جو شط فغان  
پھولیاں زندہ ہو بدین سب اجنبش  
بام پر اولی جو تونی و می و شنب  
حکم آتش قت ساقی میں کہتی ہے شاپ  
پھر بہار آئی جنون عشق پھر تازہ ہوا  
اس قدر سو ز فراق یارنی و می لکھو  
چل چل چلی سی چوٹی ہی لکھو سہو پہلی  
زلف کھلا کی کیا آشفٹہ تو غنی ہیں  
کوہ ہو جاتی ہی تری سامنی عین کمال

ایک ماہ چاروہ کی گرد و وہالی ہو  
دیدہ خونبا ویر ہی پائے کی چھالی ہو  
خوشی لبریز سب استیجا بزمی تھا لی ہو  
غیرت عقد شریکان کجالی ہو  
غیرت جیون عمان شہر کی نالی ہو  
آب حیات کے بخنوار و س کانالی ہو  
مثل موسی غش ہزاروں کہنی والی ہو  
جام حبیب سی لگا ہو ٹونین تنجالی ہو  
زخمہامی داغ کہنے یک بیک کی ہو  
تیر آتشبارسان انکار نشان نالی ہو  
قطر ہای شکم آتش کی کالی ہو  
دن پریشانی کی ہمہ پرتی الی ہو  
میل بھر چشم بد سر مرہ کی نہالی ہو

لکه گنجی تقدیر دین لکدیزی تیرنگاه  
جای خون شمع شمع گنجی قوت  
آگیا مردی بجای خواب باحت دین  
هجرین ہی بسکه یاد کامل شکین  
جانگزار ہی بسکه کالی ات حیران

نیز خطی تری سره کی و بنا کی  
بیل بویه کی بیا کی و بیا کی  
شسته شسته ز تری عشاق کی و بیا کی  
رات سبی فروغی بی نظیر و بیا کی  
میری نظریه بیا کی و بیا کی

جرم الفت پر کیا جنتی که اک عالم کو قتل  
ای سحر اب هم ہی وکی چاهنی و الی بوا

افت لب قامت زیندین ہی  
افسون جری ای تری جدیه گری  
هین اختر تابان یعیان کا کشتان  
شاداب ہی هر زخم بدش گل تر  
اسی غیرت خورشید حسن ہی مثل  
دو دودل عشاق کیون عود کی بود

پتھر مری و قہ کا عقیق شجر ہی  
آئینہ بین ہی کاش شیشه بین ہی  
یا گوهر غلطان تی ہی مانگ بھرتی  
کنشتی مری بے رخ بوی ہی  
جنت میں خیل حور پرستائین ہی  
نیز بیدن یار لباس کی بوی

سوداں ہی نال غلام زنجیر کی بندیت	زنجیر ہر اک تیر شکر کی سری ہے
وقت میں نیک بہن ہی عیالہ	بہر چند کہ سل جبر کی چھاتی پہ دھری
یہ کچھ کلنگ کی سرخی کا ہی عالم	گو یا کہ کلابی مین می سب بھر ہی ہے
ایک گن یا دس حساب ہی بھر دوام	اک خلق جہان گذری سفر ہی

کروست سی فلک کی ہیں چراغ منظر  
اس نہ مین عزت کا سبب ہنر ہی ہے

جو فکر خود روشنی بجھو ای شک پڑتی	ز خوشید لا کر زہر تیر می شتر ہی ہوتی
تجہ کی چاہتی ہی کی زبان قائل عالم	دو نیسی عاشقوں کوئی ناگ اپنی ہوتی
میر ہی جانشین ترا سی مقابلہ ہوتا	نہ اوکا و دیکھتا ہر گز جو قابو مین ہی ہوتی
یہ مثل ما و سر خال وراتا سر پین ہوتا	ملاقات و سن نہر ہی جو حال سر ہی ہوتی
ولا چھوٹ کر سب سے غیر ہی ہوتا	قیس پیدین با ہم ہی جنگ کر ہی ہوتی
اگر دل میں لے کر نہ شریات بیکار	سیامان کی قسم ہی مذ شیش مین ہی ہوتی
خرام نا زبان ہی اور ہی بیہوش ہے	ترجی حال ایسی شاہجوسی کبک ہی ہوتی



سحر اوس غیرت گلزار کی صیقلیت کی چوٹی

سنگ شکن نثار آہر و بی ل لہری ہوئی

قاتل ملای سچ کی تقریر گوئی

دریا میں کس ماریسی تنویر گوئی

سوداں روح نعمتہ مطرب ہی ہجرت

ہم تو اونھیں بکارین اغیار کی

قاصد پھر انہ لکی مری نامہ کا جوا

رسوا کیا خراب کیا اسی تہ شعا

پنهان ہوا ہی ہ تھا سحاب میں

خط ہی نمود صحف رخسار پر

برہم ہیں آپ بوسہ کیسویں کیوں

کیونکر میں یا بحر شہادت کو پیرتا

قاتل سی اک دن مری جاب نے کہا

سحب بقا میں نہر کی تنخیر ہوئی

بجلی ہر ایک منج کی تھوڑی ہوئی

اک درو سر صدای مرامیر ہوئی

اولیٰ ہادی مال کی تاشہ ہوئی

برگشتہ یکلام مری تفت یہ ہوئی

اب تو جبر و شست کی اغیر ہوئی

بی پردہ کسکی پانہ سی تصویر ہوئی

مرقومہ ناشتہ یہ یتنہ ہوئی

نہجیا معاف کی تھی تہنہ ہوئی

بہر عبور پل تھنہ شست یہ ہوئی

وقت تہا شوق کی تیر می موت گلہ گیر ہوئی

تر یا دوشکی و دلجوئی و دلیلی  
یاں قبر بھی غریب کی تعمیر ہوئی

بسے ہی سحر و زلف و چہرہ کھلی  
اب تیری قید ہوئی کی تدبیر ہوئی

سینو کا چھسا جہا نہیں پہنچ پیدا کوئی  
با وفا چھسا سہو گاتا پر شید کوئی  
وہی جو شبیہ پسری تو نر امان  
لو مر بیان نہیں آپ سے اچھا کوئی  
بیمروت سی کو آکھ چرنا تک  
نگہ لطف کی رکھتا ہی تن کوئی  
ماتا ہی تری کعبہ احزان کوئی  
جھوٹ ہوں اتنا نہیں دیتا ہی لاسا کوئی  
جھوٹ ہی لاں محبت نہیں دیتا کوئی  
ہوذا آرزوہ اگر سروسی قلع کوئی  
چھو تو یہ ہی نہیں دینا میں کسی کا کوئی  
اٹھ بیہ مری بیکار و اگر کوئی  
ہوذا آرزوہ اگر سروسی قلع کوئی  
سید می سی بات یہ ہو جاتا ہی با کوئی  
مرض عشق سی ہوتا نہیں اچھا کوئی  
مکھنڈ سب وقت سی ہر اچھا کوئی  
جس طرح لیتا ہو بیمار سہا لا کوئی  
ایسا عجب کون تو ہے ابھی بد کوئی  
مفت دل بیتا ہو نہیں نہیں لیتا کوئی  
تیری دیوانہ سی چھوٹا نہیں کوئی  
اسی پر غم کی ہر اک شے جانتی

اسی سحر شکنی آتا تو ہر جہاں

تیرے سے اچھے ہیں مرا چاہتے ہیں

سناٹا ہستانِ خاکِ شہبِ گلگون

جمینِ آہِ باد چلکنا پوچھ نہ لگ

و غنچہ رونا مایا یہ جمینِ شہب

چہرہ دکھلا کر زمینِ بات کو غنچہ

سرو کی صباغ مانو و ملکِ جوان

جمینِ آہِ کو رو سورہ توان

جمینِ آہِ وادہ چشمِ سی خون

نجد سونا ایک تھی پٹی اسی

سیر گر آبِ وان کی ہی صنمِ نظر

گر نہ تھا منظور ملنا تو ادایہ کون

بہر شبیہ قد و لہر چلک چھپا

عشقِ شہبِ زین بکا کیون

ای نگارِ شوخ کیسے کہا تھا آپ

دلِ سحر کا نلکے ہاتھ نہیں خاں

دلِ سلیمان کی لکڑی کی

بڑی کلش میرے قدمِ شہبِ جوان

لکڑی کی مرچیں سے لکڑی کی

صاف نگارِ کدورت سچی سینا ہو

کری گلشتِ چمن گروہِ مارِ گل اندام

پیرِ پچی اسی کا شملِ عرشِ علی

بوسه ملجای تو چو بوسه ملجای  
بوسه ملجای تو چو بوسه ملجای  
بوسه ملجای تو چو بوسه ملجای  
بوسه ملجای تو چو بوسه ملجای  
بوسه ملجای تو چو بوسه ملجای  
بوسه ملجای تو چو بوسه ملجای  
بوسه ملجای تو چو بوسه ملجای  
بوسه ملجای تو چو بوسه ملجای

آب حیوان اجنابان کا پسینا ہو جا  
آب حیوان اجنابان کا پسینا ہو جا  
آب حیوان اجنابان کا پسینا ہو جا  
آب حیوان اجنابان کا پسینا ہو جا  
آب حیوان اجنابان کا پسینا ہو جا  
آب حیوان اجنابان کا پسینا ہو جا  
آب حیوان اجنابان کا پسینا ہو جا  
آب حیوان اجنابان کا پسینا ہو جا

آشربہ ہی خاک در جانان میں تھر  
دیدہ کو میں تیر جہای تو بینا ہو جا

غصہ نہی بہت بوسہ ابرو جو لکھا  
جلادوں میں قاتل بڑی مہ کی جا  
دل سپی بیند کی طرح جب ہی  
سخت پی پی میں تو تسکوت  
نہ ویران کیجی نہ اب میری دھون  
خدا یار کو دنیا لکھو کج نیا ب

کتے ہیں مری ہاتھ مری آج قضا  
تسمہ تو ابھی گردن بدل میں لگا  
امی بت تری قمار ہی باقی خدا  
ہی بزم خموشان صد ہی نہ ندا  
شدت ہی مرض کی دوا ہی غذا  
ان ویران کیجی نہ اب میری دھون

عارض کی قمر کی کن کا موتی ہی حکمت  
 مدت سے کچھ تھیں وہی کل بنگلہ  
 جاؤ نہ ابھی پاس بیٹھو کوئی مہم  
 مرقی ہی ہی یار فی سب باتوں کا چھوٹا  
 کرتا ہی تم عاشق ناشاد و خیرین  
 بیجا نہیں ہم صدف و فرقت کو ابھارتے

والی کو دیتی ہو بحر پر یہ سحر

تن ہی گلشن میں ہر گل شعلہ بنی ہو  
 آتش نہایت ہر دم ہی گرم و ستبر  
 دیکھتی ہو چنی کیا اوست صفائی کی  
 جھک کی چٹا کیوں ہو مخلوق و خالق

کچھ کوئی فی مڑا نہ بے ہی اتھی

یا چاہو مرقی کی پہلو میں سہا  
 اک خان بھو یا مری نکلے ہو سہا  
 تھم جاؤ وادریک پہنچتے ہو سہا  
 غم نہ ہو نہ کشتہ نہ سہا

اربت چنی ملتی نہیں کچھ نہ ہو سہا

ہو کچھ ہی یہ سب کی لکھائی کی

خالی کیا دشت میں ہو کچھ ہی

قہر یہ جو ہو پلو کا ہی سوا کچھ

جھام سا کچھ شمع چپے کچھ ہی

اب تو راہ نامہ نہ پھیلا رہی سہا

اک شمع کی سنہری کچھ ہی

جو کچھ ہی کچھ ہی

تمام سہا

## زباں سہا

ہی بیشیہ قدرت کا شہد فریت	دست حق و بازوی پیمبریت
ہی دلائل میں تمنا کہ قیامت کا دن	کہتا میں دُشمنوں قہری جہد ریت

اور ایضاً

ایمان کی جو بے پرسترات کہے	یوں کون ادھاق ہوا خات کہے
اللہ ہی مواسات کہ جسکے اوپر	اللہ ملائک سی مہا بات کہے

ایضاً

گو بہرین ہستی میں تھی حیدر چھوٹے	رہی میں ٹہنی تھی میں لکھ چھوٹے
کو عمر میں تھی خروید تھی سب سے بڑا	نبیوں سی تھی جسطرح پیمبر چھوٹے

نہا	ایضاً	
ہو ساجد حق خالق کا مسجود علیہ		ہی عبد خدا جہاں کا معبود علیہ
کعبہ صمدیت و گوہر مقدوسیت		ہی ذراہٹ پر اللہ سی اہلام کا
	ایضاً	
ہر دم گنت افسوس ملا کرتا ہوں		کیا اور عینِ وقت میں بھلا کرتا ہوں
ہر شب صفت شمع جلا کرتا ہوں		سوزِ غمِ فرقت سی جو ہی سوزِ گدا
	ایضاً	
ہوں شمعِ مین جلتا ہوں مینِ تابان		بن آپ کی بیوشں ملا کرتا ہوں
ایکجاں مین اپنے رستے دان چلتا ہوں		آنکھوں میں ہی دمِ جسم ہی بی تاب ہوں
	ایضاً	
ہینو وہ نکر نالہ اندھنا ہو جس کے		ہر وقت نکر چاک گریبان بس کے
بسا اگر کج سحر فی سر و سلاکت بس کے		عالم تری آہوں سی جلیبی کی کھین
	ایضاً	

اسی ہرزہ درانی خصلت چپ	اس شور و فغان سی کہ نہ آفت چپ
آفتاب نہ کنیہ از بوتھام غنی ہان	چپ چپ ہ چپ ہ نہ کر قیامت چپ

ایضاً

ایہ یاد ہو عشق میں مسکن اپنا	کاہیدہ ہوا کاہ صفت تن اپنا
ہرین شہنہ خون اپنی بھی اور بیگنا	آفت میں تن ہی جہان ہی و سہان

ایضاً

کب تک بھلا چاک کر بیان کہجے	کب تک بھلا چاک کر بیان کہجے
یہ رویتی یاد کر کی وندان سنم	بہر نر ورا شک سی واماں کہجے

ایضاً

کلیہ عشق پہ چھوٹ کر و گیا	کاہیدہ مثال کمر و گیا
جی کر و پھارین ہٹا جسم مر گیا	اسی خانہ خراب نہ در گور گیا

ایضاً

جہول کہ اس یہ بجز ولد از نہو	آگاہ مری حال نئی نھا نہو
------------------------------	--------------------------



کیا جانی وہ لذت پریشان کا	جو زلف کی دامن گرفت منور
---------------------------	--------------------------

ایضا

افسوس کہ تقیر فی ناسازی کی	نیکی عالم فی دست پری کی
اوس را ہلہاسی کرو یا مجھ کو جدا	اسی چش غم قبضہ تو پر اوس کی

ایضا

امی عشق مرا چین بھایا تجھ کو	کچھ یہ استانی خوش یاسم
دیکھی تری دوستی اسلینا نہ ترا	بھیساکل ہا تھا وہ پائیاد

لذتِ پنج سفر کرنا گوارا چاہیے	سرسی اس بہ میں قہج مہروانہ مارا چاہیے
جان چلکر روضہ اقدس چہ وارا چاہیے	سرورِ عالم کی مرقد کا نظارہ چاہیے
خاکِ لیکو نشی مدینی کی بہمارا چاہیے	
یتیمِ بہیر سی اسی قاتل نہ مارا چاہیے	قلبِ عاشق تیغِ عشوہ سی دوپہارا چاہیے
تیرے ترکان سی مشکِ دل ہمارا چاہیے	دونوں ابرو کا تری ہمو اشارہ چاہیے
قتل کو عشاق کی خنجر دووہارا چاہیے	
یاد حق دل میں نہاں آتش کا رچاہیے	ماسویٰ محبوب عالم سی کنارہ چاہیے
گہری نفرت فقیر و نسی مدارا چاہیے	پشتِ پاہر دم سرِ سخت پہ مارا چاہیے
بھوتِ نفس کشتنی کا یون اوتہارا چاہیے	

دل کی صورت ہو اور حسن بہترین	کام کوئی مرضی مہو کا کرتا نہیں
غیر رستم دیو کو ان اور مٹی نہیں	نفس سرکش تیغ الا تدبر نہ تار
اک سکندر بھر سر کو بی دارا چاہے	
پیش ہر عاشقی تریاک بنی تاشیر	عقل جالینوس ہی باقی قابل تقسیم
کامرو کی ساحرون کی ہسی یہ تقریر	ما زلف یا زکی کا کی کیا تدبیر
چشم افسو گری اسکا اشتیاق چاہے	
رات دن کھلی جہان کی قصہ ان کی	لذت بزم وصال یا جان کی
الغرض سب عشرت نیامی فانی کی	لطف طفل بود بچہ سیر جوانی کی
ابتو پیر مہین و لاسے کتنا چاہے	
بسکہ طفلی ہی تپنے قت کا ہو نہیں	کرو یا بار محبت فی رات نامت
کیونکہ راویں جوین جاؤں او ٹھکی رہے	آہ ہوا اک توجہ کنشیت میں شل
نصرت پیری کی ای کی توجہ سما چاہے	
وصل و فرقت میں کبھی جیتی کبھی نہیں	صورت پروانہ جانبا کیا ہو تیرا

راز عشق شمع لولپنهان بختیجین بینم  
او کھلی مین سروید و همکوشی بختیجین بینم

عشق اوس پر نشین کا آشکارا چاہے

کیا دکھاتا ہی بھلا شمشیر قاتل مہدم  
جلد اس ناخن سی کر عقدہ کشائی تاں ہم  
دیکھتا سفاک کیا ہی جلد گردن کقلم  
نسر امدت سی تیری تیغ کی آگئی ہی خم

نوجھ گردن سی مری اب تو اتارا چاہے

غیر حق کرنا طلب مطلب ہر اک جا کفر ہی  
غوب سمجھا ہی سحر تحصیل دنیا کفر ہی  
عارض حاجت اپنی مصورت گویا کفر ہی  
باتھ و امان توکل سی و ٹھانا کفر ہی

ہر صیبت مین خدا ہی کو یکا را چاہے

محمس برغزل شیخ اما نجم بخش مرحوم

مین سخت دل قطر خون چکیدہ ہوں  
خشک تر زمانہ سی اسن کشیدہ ہوں  
بہشتی عذاب نزع چچی آفریدہ ہوں  
ہوشن میدہ ہوں خواہن پیو ہوں

وحشت مین ہن صدای گھوٹی پیو ہوں

بشل شراب سنج بہا کر لہو مرا  
بی ہستیا ساقی سفاک منقہ مرا

حیرت همی کچنه رحم مرعی ال پکپا کیون میرا سرتا گنی بوست خوشن

کیا مین بهی مثل شیشه می سر بریدین

کیونکر هوا جناب خرابات دهرین لادن کمان تنی تاب خرابات دهرین

هون سرخوش و خرابه ابات دهرین مثل خم شرباب خرابات دهرین

زاهد برای باده کشی آست دین

یہ ضعف سی سبک تن لاغری اتواء مرکب بی ووش باد و شرباب

بانگ جرس کی طرح بلا شک و شبهه لنگامین سبکو چوورکی ملک دین

هر چند قافله یمن ن لکیر جریه دین

دل سپیای بی شوخی و فتا یا پر و تیا هون جان زلس بیدار

قدخم می شاخ گیسوی طرا یا تر طاق بی طاق ابروی خدا یا تر

محراب کعبه حاج کیویش خمیه دین

بنده می تیری حسن کا آفاق لایزین زهر جبین سیاه می چه پیری گمین

سیر دل غریز خاتم خوبی کا بی نگمین تیر اخلاص کچپ رکن خن نشوین

کتابی شتری ہی مین تیرا خریدی ہو

مہر و سحر مین لطف و کجی ہی سلوی ہو  
کبھی صبح آفتاب ہی سکھاکنیں  
خوبی طلوع صبح کا ہوتا ہی رہا  
اوپر آفتاب منہ افق بام ہی دکھا

مانند صبح مین بھی گریبان دیدہ ہو

عاشق سیاہ کا مین زلف سیاہ کا ہو  
ہر شب سیاہی مجھ کو باقی ہی نہلو  
ہی بیج منقلب مین مرا اختر زبون  
تھا چاک جیب صبح توڑے مواری خون

مین تیرے بخت شام گریبان دیدہ ہو

ساقی کی ہجر مین ہی ل مضر طبع  
ہی وقت زکی وید کی کا منصفی جان  
چہرے تنگ سری وری ہجران میں  
لکھو خبر کہ شیشہ کہاں ہی قلع کہاں

بی یار زرم بادہ مین ہوش پریدہ ہو

توحدت کی مالموسی ہی سختی بنو وغیر  
ہی رشتہ گستاخان بارہ پو وغیر  
چہا یا ہو نہیں جہان مین نہیں ہٹا ہو وغیر  
ہرگز لطف نہیں مجھی آتا ہو جو وغیر

عالم تمام ایک بدن ہی مین دیدہ ہو

تبار نفس غنی لولن ہی وابستہ ہو	قالب تہی کروں جو ہر تہی
امرجان کی محبتی تکلیف اب نہ	اہم ممکن زمین ہی رخصت ہوا
بی اختیار صورت صورت و سیدہ	
نارزان ہیں گلرخان جہان اس پر	کب آنکوشی و موت یان اس پر
سیماں ہی نظر دورنگی چرخ کبود	ہنسنا ہونہیں کمال کی پستی
بانج جہانیں مثل انار سیہ	
لازم ہی آدمی کووسی چال کو اوٹھا	جس سی وقار رویہ اہل جانیں
اوستا کی یہ بات کہ یونکر مگر کوا	گو جان جابی غم شید کی بابت
ناسخ وہ کچھ رہی توین کی شید	
مخمس برغزال مرزا بنج حسا	
اقصو رہی جو ہر دم لالہ خسار ہو	تو داغیسی ہی سینہ شکستہ
چہرہ امی غریب آنکھ میں چلا ہی	ظن دیا پایا ہی جوین
مرا نظارہ دامن ہی قمر کائنات	

یہ جنت ہے کہ کل اوسر بند ہیں	ہی شکستہ چشم و فغان غش
زکینہ پری ساری ہی اور موی	بہار انصاری جوہر دم رنگ

دل پر خون تپاب پہلو پیش آہو چین کا

سب سے پہلے سیدہ تہہ بختال درین	جگر لڑتا ہی لکڑی لکڑی عالم لعل نوشین
نخ کا رنگ نبی دیدن شمشاد	روا تا ہی جو خون دل خیال اوسر نگین

مرا وادان پخت جگر دامن ہی گلچین کا

سہ شام آگیا بستان لعل و آگہ	براک خضر ہو معلوم نافہ آہو چین کا
زینس موصوفہ تہا میں جلیق جوہرین	خیال آیا جو روی کو شمع قطرات سہرین

ہمنا شا شکو و بکھا صبح تک متا ب پرورین کا

نظر کو جو بکھیریں فانی وشن کی صفائی	مشال آئینہ حیرت ہو عشاق فانی کو
تسلی عالم ہو تا نظر ساری خدائی کو	موکھانی مہراج حسن اگر رنگ طلائی کو

تو عالم ہو ہر اک مرغ نغمہ نغمہ زین کا

نہل نغمہ نغمہ دل مجھ تیری عشق میں	کیا عالم کو مینی اضطراب نالہ سی ماہر
-----------------------------------	--------------------------------------



ہوا ہون سب کے احوال ملک بیدار سی	تیر پنا خاک خرویدت سے
مین بسمل ہر ان شکر افگند	تیر محبت سے
ہی رہ غنہ قنیلہ چاندنی او کو پان زمین ہی مشک خیر اور آسان غنہ	ہوا ہو کا ہی نکستہ کا کہتا ہی بتا ہی غنہ ترا سی سب موعود ہا
کھلا ہی آج جوڑا کسلی جعد غنہ	
جلایا خرمن شش خرو کا نو کی نکیونکر گرم تر ہوا ہ تشبہا	جگر نکستہ ہی تیغ سائے پہ طلائی رنگاں ہا رہیں ہا
مین یار و کشتہ ہون اک رویشے	
نہیں آرام کی جاو ہر سونا عین جامی رہ بیدار مغز پین محال نیکنامی	تہا شمشاد یار تہا شمع او شب ستی کی انکسار تہا شمع
صباح حشر کو و مکیہ لطف اعلیٰ	
بیان ہر صفت کو کیا او شمس گل کی پی گلگشت اگر نکستہ گل سپرین	چمید کا ہی سی خورشید خرویدت کری پاہاں کیا مینا سی لکھو پنا

که کارستان بی آلودن یا کز آلودن

هر که در آلودن و بی آلودن  
 هر که در آلودن و بی آلودن  
 هر که در آلودن و بی آلودن

تا شاهی به مهر و نیکویش

بمیل  
 بهمانی باغین بی آشیان بر باد ای  
 بهمانی باغین بی آشیان بر باد ای  
 بهمانی باغین بی آشیان بر باد ای

سنا و بی نهین نال دل عاشق غمگین

مخزون  
 در بی نال و غم بی آشیان  
 در بی نال و غم بی آشیان  
 در بی نال و غم بی آشیان

گمرا و یار کیا بی دور میخواران شین

که در آتش یا قوت بهمانی مرد  
 که در آتش یا قوت بهمانی مرد  
 که در آتش یا قوت بهمانی مرد

فروغ اوس نیچه مر جانی و ساق بلوین

<p>ترا حسن جهان افروز چون حسن خدا داد او سحر</p>	<p>کام تو را در هر طبع یو اسلی و در کاشی</p>
<p>کرمی است غریب که محتاج زمین</p>	<p></p>
<p>هوا کاغذ شبانه کی بر آفتاب کیا کسی پیرمندی چون کشتن</p>	<p>جوانی کی تو شب تیغ و زامی است ای کیا نیست اب که بر خفت</p>
<p>که صبح کوچ کو غافل من خواب</p>	<p></p>
<p>اونجا او بگو سید کی تا سب و طاعت بین پر نیات می سنی کو پیران</p>	<p>نپو چه می بت اپنی بنگشت کمال پری گریه پریه تو قمار و کج و بد و عجز</p>
<p>جوان مودت غریب کین کی با کلین</p>	<p></p>
<p>چنان تو سخت از غم زانوی کوشه مجنی بی شربت آب کی کاشی</p>	<p>اهل غمی آبش می ای سیرین آتش لب شیرین گاهی می شمع و دین</p>
<p>بر اهی کام جان من بوی اعلی تو شین</p>	
<p>مری دیوان پیش سیه با کشت</p>	<p>بجای کز نزال سیرین کین خوشی</p>

<p>کسی که در این دنیا بسیار از این دنیا</p>	<p>بسیار از این دنیا بسیار از این دنیا</p>
<p>کسی که در این دنیا بسیار از این دنیا</p>	<p>کسی که در این دنیا بسیار از این دنیا</p>
<p>کسی که در این دنیا بسیار از این دنیا</p>	<p>کسی که در این دنیا بسیار از این دنیا</p>
<p>اگر چه قصد صلاح قدس و فکری تضمین کا</p>	
<p>که هر طایفه از آتش باره شب که سوخت نه بجا گین کیونکر اغیار شر آت سوخت</p>	<p>نجات خبر شریان بنین که سوخت عیان لاجول که بویای طلب سوخت</p>
<p>که به تیر شهابی همه لشکر شیاطین کا</p>	
<p>ملین جب سلطنت کی ننگ کوئی خاکسار هی تحت قلع خاک و سنگ کی خاکسار</p>	<p>کسی که در این دنیا بسیار از این دنیا</p>
<p>تیرا کوچی هی از خاک شاه شاهی تیر میسکین کا</p>	
<p>هی قدر سلیقه دیوار برتر چتر نمین هی سند مخلص کی خیار اولی ستر</p>	<p>کسی که در این دنیا بسیار از این دنیا</p>

درین سبب که بپوشانند و بپوشانند و بپوشانند

کفن کو چادر سبز او را بر غل بپوشانند  
 کب چنانچه و غل روح او را که چنانچه

مسح و غصه فی امان کیا توبه و توبه

سحر می سبب امان جبر کا فرخ  
 اشر و کینه اوس کل نازک مانع حسن کا فرخ  
 دل بیتاب پروانه چرخ حسن کا فرخ  
 اکاماتی صفت می جسته بن حسن کا فرخ

قلم می بلبل خوشی لجه کلزار مضامین کا

بڑی ہی جی تھی نہ سہرا

## والتوست

دل کسی زلف پریشان کا گرفتار تھا  
روکش سلک گہر آنسو فکارتا تھا

یا دایم کہ پختہ سی سروکار تھا  
غیرت و کس بیاہ کا بیار نہ تھا

روز و شب شام و سحر عیش و طرب ہوتا تھا  
سطح بچور و بیخواب میں کب ہوتا تھا

نالہ کیا چیز ہی کا نون لے سنا تھا نہ کہ  
کچھ نہ واقف تھی کہ ہوتی ہی محبت

کونئی رشتہ سی نکلتا نہ آگا ہی تھا  
نیکو نہ باقی تھی عشق کو فانی کو

بیک فاموس کا اک پاس ہا کرتا تھا

دلکو سوانی کا وسوسا اس ہا کرتا تھا

دور و دشت از تنگ بوی مهر

ملق سیویش آن

آشنا بگویشی معانی که تو

صحبست که یار باشد که تو

گر کسی شخص کو سنتی تویی کسی پرشید

ولین کستی تویی آهی یہ محبت ہی کیا

دینا او ناله و فریاد کا کرنا کیسا

زندگی بہرب جست پڑنا کیسا

دیکھ کر حکو کو بی منہ چہ پالیتا تھا

نازیجاسی طبیعت کو تنفر تھا

میر می رہتی کسی خنجر ابرو کی قیاس

بل کیا کرتی تھی چہ و خمر کیو کی سنا

لال انگبین تہین تہ شمشیر چہ تہا

اس طرح کا ہیکہ بہتا تھا بل ہون

ہر نفس لب پہ ہاگرتا نہتا یوں مہ شہ  
ہر زہ گری ہی جی تھی نہ سراپا پر

گہرا شک دہن پہ کہی کرتی تھے  
دشت میں یوں بگوبی کی طرح پھرتی تھے

تہا راجہ کہتی تھی لب سنی کہہ آہ و فغان  
چشم حیران تھی نہ آئینہ تصویر تیار  
تارہ گرم نہ تھامتا نہ شانِ عقیقہ  
تھا رگ بار بہاری نہ سر ہر گار

حال آشفستہ نہ تھا کاکل و سنبل کی طرح  
جامہ صد چاک نہ تھا پیر ہن گل کی طرح

دل میں غارِ رہتا تھا غلشنِ آوار  
متر و تھی روزِ او تر فکر تھی شب  
کونینا مالہ و فرما دوسی مطلق تھی لب  
جیکو غم جسم کو کاہش تھی تھا و لگو

کو بگو پھرتی نہ تھی کثرتِ بیابانی سے  
رات بھر ناری نہ ہم گنتی تھی بیجا ابی سے

دوسرا چہا تھا شکِ فکرِ ضم و در زبان  
برق سان تھا ذل پر سوز نہ سینی میں طپان  
سات دن فخرِ شیشی تھی یوں قفلِ زبان  
چھترہ فوق شیشی ظاہر تھا نورِ خفیان



رنگ رخ صد به دل سی نہ اوڑا کرتا تھا

اشک خونیں سخی دہن کبھی یوں بھرتا تھا

چین سی سوتی تھی آگ نہ تہہ بھرتا تھا

اشک مثلِ نایاب تھی نایاب تھا

خلد تھی بزمِ طربِ عیش کی شاو اپنی

دل تھا آرام دین وقت تھی بیانی

اشک گل رنگ سی دہن مرا گلگون لبتا تھا

لا لسانِ داغِ انیس دلِ نرغون کب تھا

پامی پر آب سی خار نہ کیسہ بھرتا تھا

اپنی مہسایہ سخی شست یوں کبھی شاکا

دشتِ پیامی مصیبت تھی ہر روز قدم

ننگی سر کوہ و بیابان میں بھرتی تھی

ہکو دیوانہ نہ انبامی زمان کہتی تھے

لڑکی پھیر لی گھیری نہ ہمیں تھی تھے

دوری راحت جانِ وح کو بھرتا تھا

جیتی جی عیسیٰ جی بھرتا تھا

یہ نہ سمجھی تھی کہ ہم پر یہ بلا آئیگی

بناک یہ کہوش افلاک نیا لائیگی

دشتِ مجنون دلِ شوریدہ کو دکھلاتیگی

	عشق دیوانہ بنائے گا غضب لایا	
دلع پر دلع دل زلزلہ گھمایا	اب جو تیرا تو بلا عشق کو پایا	دل یہ کہانی کہ چین تازہ کھلایا
	عشق چشم صدم اکبڑی خون لایا پتھر جس سی کہ پر ہیز تھاک لایا	
سینے میں پارہ سیاب بخت ہی بتایا	مضطر بن کہوں کیا حال دل خانہ آ	جالی شک آنکھوں سی پھلہر ہی جانچو بتایا
	جوش گریہ جو ہی تانہیں خواب آنکھوں میں دم ہی ٹکا کوئی دوشل حساب آنکھوں میں	
بیٹھنے میں ہی قلع صفت اٹھنا ہو	پہونکی دیتی ہی بند کو پیسے دان فرق	دل ہی سنی میں چنانچہ صلیب ختم گشتا
	یاد و قمار میں دل غم سی ہی پایا اپنا عشق کامل میں پریشان بہت چلنا	

نہیں آتی نہیں ہر وقت میں تعلق کی

صاف ہے تیرے ہر وقت جو پیار

شعلہ رخ کنی تصویر میں جلا کر رہا ہوں

رات دن میں کھٹ فوس ملا کر رہا ہوں

اپنی محبوب کس طرح نہیں شیدا ہوں

حسن میں مثل ہی ان سکا نہیں ہوں

عمر بھر اوس میں محبوبی سی کنارہ لکھوں

جو بھی سامنی آتی تو فطرا لکھوں

ایسا مجھ پر فائز ہی کس کو ملتا

ماہر بیجا سی نہ آگاہ ہو وہ صلا

رنگ عاشق کا جو فوق کو بھی نہیں ہوتا

پانی آشفٹہ سیر ہو تو پریشان ہو جا

بے شمار عاشق کہ جو زندہ کیسے دیکھے

بے شمار عاشق کہ جو زندہ کیسے دیکھے

بے شمار عاشق کہ جو زندہ کیسے دیکھے

بے شمار عاشق کہ جو زندہ کیسے دیکھے

شکاف حق چہ کیا ہو چہ طبعیت کی  
خج میں کیوں ہو خطا کوئی ہوئی کیا

سونا ملو قوت کرے تو مکہ مری کی قسم  
سندھی کی ہین چہ وہنوں کی قسم

خج عاشق کو ندی ہجر گوارا نکری  
مرین حسرت سی قیاب وہ شہار نکری

شہر گردی نہ امیں میں ہر جانی ہو  
نہ تو خود کام ہو نہ تو خود آرائی ہو

پیر شاہ ہونہ مناسی کی طروت نائل ہو  
خود شرم مروت ہو نہ سنگین دل ہو

خود سر و مو زوی سفاک و ستم گار ہو  
چرخا دلہ زو لکشن ہو دل آزار ہو

تلخ کامیوشی شرم ہو وہ شیریں لب  
دلین ہو طبعیت نہیں تو غرور غضب

نہ کوارا کر می شوق کا غم ہو شوق  
نہ کوارا کر می شوق کا غم ہو شوق

جلوه حسن پر بود بر نه فانی او

منه او تر جامی آزرده بپاشش است

حسن الیا که زمانی پیش پدید آمد

هی عین نصف ماه بود بر بی رخ

مهر کو زور گری چاندی و سلی

توب چرخ ابرو کی او تر و غایت

شمع گردن و دیوان بی سنج

گو شوازی پیش یا شب پد اکال

کان اوین کان صبا که پیش بگل

هی هرک چن چین کوش خط محو

لب الیلین بین جویا قوت تو زندان

چشم شملاد که شرف بود بپوش

سر سیه چشم بلای ل جان عاشق

لبان بخش مسیحا می جان عاشق

نخعی تنگ هن غیرت گلبرگ لب

و یکچکر جلوه زلف لب رخ بی عیب

غیرت کو لب نشان هن و ندان

حسن آلودین کیا

شک و یا قوت و قمری کین منیدین

	سینبل و غنچه و گل باغ میں شرمندین	۴
ہو بہو ابرو خوش باجہ بہ	اک کلمہ دیدہ آہوئی جو دیکھی نہ کہو	۵
ہالوں میں غنبر سارا سنی ماوہ خوشبو	غیرت سنبل تر گونہ مگر ووالی گیسو	۶
صدیہ رشک سی بچ کی چہانی پشیا	گورا گورا وہ گلا صاف گرو کہنی بچ	۷
نور سی چشم تاشانی میں پانی بھرا	شبنم کا نو گلی تلکی رہا تک شرکا	۸
شاخہای شجر طور ہیں اوپر قربان	مهر شرمندہ ہی فوق رونق مند و شوق	۹
منفعل دست خنای سی ہی شاخ مرغان	واہ کیا چہرہ پر فوری کیا گردن	۱۰
	مرتبہ طالب دیدار کو مٹی سی کا	۱۱
	نور پیدا ہی ستیسی پدیا کا	۱۲

<p>روح سینک جت مین ان سینہ نشا سخت حیرت کون چہائیو کیا او</p>	<p>بہتر آئینہ ہی بلور سی افروان شمشاد دل چہر گما ہی بی کہی تفسیریت</p>
<p>فلک حسن کے ہن کو کہن شان و نو نخل قامت سے ہی نہیں بایں و نو</p>	<p></p>
<p>شکر نرم کی خوبی کا کھون کیا عالم آنکھ پر چاہی تو حیران ہو سارا عالم</p>	<p>دیکھا محل میں آئینہ میں نیسا عالم ایک نظاری کی رکتا ہی نسارا عالم</p>
<p>ناز کی پر شکم صاف کی دل شیدا پای نظارہ پہلے ہی شان پیدا</p>	<p></p>
<p>نامہ ہر سی ہی وہ نام کہیں شہوت ویدہ حور جہان نام کہتا نظر</p>	<p>اور نزاکت ہن کہ ہی گل برگ گل یا کہ ہال گرہ ہال کی بے نام</p>
<p>گل شگفتہ فروز ہن نام او سنبھل خلد کا ہی تار کہ صاف او</p>	<p></p>
<p>کہن نکلت سی کہ او کی نظر آتی ہی</p>	<p>مثل موج بہ بہ ہن پست جاتی ہی</p>

ہم کہہ باریک ہی نہ بال کو شکاری تو جنبش نازسی فتارین بل کساتی ہو

سراپو کی جھوکی ہی ہر کام چکاتی ہے  
چشم عشاق میں بجلی ہی چکاتی ہے

سازن انسی کی صفائی میں نجل ہی  
خامخ کو صبا میں ہی کہہ کر دیں  
اونکی نرمی و لطافت کا کروں کیا کو  
ہی شب وصل عبودہ سحر میں پر نور

زنا کوک چشم تصویر سی جدا ہوتی ہیں  
مہر و مہ کا سہ زانو پہ فدا ہوتی ہیں

ساق پاشمع کہ شاخ شجر ایمین ہے  
پشتہ پاشرخ یا قوت چشمان  
صورت مد شہاب ایک ہی روشن ہے  
کھنڈاز کہیں خنر گل گل گلشن ہے

سرور عنا کو کیا سید ہا قد بالائے  
پتیبہ دل کباب کی قیامت

سرسی لی تا بقدم نور کا پتلا ہی وہ  
شعلہ طوری یا آتش موسیٰ ہی وہ  
سر بسر حسن مجتہم ہی تماشا ہی وہ  
قدرت خالق انوار سر ابا ہی وہ



گو یا سچائی نیت ہی نو صوابہ اچانک

کوئی بی پروائی نہ غصہ بدن سے نکال

جاسی نصیحت جس شخص کا ایسا ہو

کیونکہ وہ دیرینہ ناکام ہو نہ نکلی

دوستہ وصل سی ہو جائی اچانک

بیتھی جس مریسی بدتر ہو گیا ہو نہ نکلی

ایسی محبوب کا جو نہ دیر وقت رہے

خاک و شادی آرام کی مصوت

تکلی مرگ جدائی ہو نہ کس طرح شاق

وار و وصل سوا اسکا نہیں تھی یا

ہو گیا ہر گ و پی میں اثر نہ ہوت

مبتلا طرفہ بلاؤ نہیں ہو جائی شاق

اک طرف نہت ہی و حیرت گشت

شوق پدا کی طرف حشرت و سو گشت

ہر شب اس رخ کی تصویر میں ہوتی

استین آٹھ پہر شکوہ سنتی تر و توفی

کثرت آہ و نغان شہر و بھر ہوتی

دل کی حالت مری جزا تہی ہوتی

زیست پاس ہی ہر وقت کا آرا ہوتی

	طلب وصل کی خالق سنی عاکر تاہو	
اپنی بقتیں کے میں شہر کو اؤ کر جاتا		کیا کروں طلاق نہ رواز لگائیں پتا تیزی دین مرغ سلیمان کچ بھی مین
	ہو براوٹھکرنہ اوٹھتا میں جفا وقت کی سرسوریدہ پراتی نہ بلا فرقت کی	
دوری اہت جان قدر ہی آفت ہی مجھے		الغرض وقت لدار قیامت مجھے ناتوان ہوں نہیں قبا کی طاقت مجھے
	کوئی صورت نہیں وصل کا سامان ہو جا ہاں خدا چاہی تو مشکل مری سامان ہو جا	
عرض کرتا کہ امی خاں انسان ہو ملک		ای سحر شکوہ ہمیری گردون کتب راز مکنون لی تجھ پہنچا ہر یک کتب
	میں مرض خب سے اب جلد شفاوی مجھ کو پھر مری رشک میحاسی ملاوی مجھ کو	

تاریخ بناغی مسجد جامع مصطفیٰ آباد

مسجد جامع بناغی فرمود سلطان بن	وید و حق بین ندید و ثانی بود و
گنبد او هسره ماه از کمال ارتفاع	پای بنیان یافته از پشت بنی
طاق هر محرابش از چوب صنایع	هر ستون پر خشت شش بر
تنبه گنبد از سبزه گی	بر بنا به باش قطبین سماوی قیام
هست صحن با فضایش شک افرا	هر ستون و به سجد کوشش
صحن او چون صحن گلزار جهان	خوش پرش مثال از مدیت
در حشرش و در شب غزل طاعت	در کعبه و در سجود و قیام
میشود هر دم گمان صبح از چوب صنایع	در شب بیدار از شام آغاز
تنبه او شعله طورست که نظاره اش	میشود و چو یک چوین
خیمه محرابش مثال از چوب صنایع	عاض فلک از غار
هست به طاق خندش که افغان	از خشت و خیمه

فکر تاریخ بنایش و شتم و دل آفر  
ناگهان ملهم شد از فیض نوب الکرام

پای محرابش گنبدیم از برای عتقان  
گفتش نیست پیشکشانی بیت الحرم

۱۱۵۵ هـ

تجایخ عروسی حضرت سلطان عالم محمد و اجد علی شاه

صاحبقران عظم سلطان خلق عالم	کز صولتش بلرزوان و مژگان
افندیار حرات نوشیوران است	در حسن شک و یفت عالم مثل آید
گرچه قلمک بجاش محکوم حکم عالم	تیر و زخل مه و خور بهرام رهبر
عهد سعید او کرد احکام مل مل	شد هم خواص خیانتان شیر گل
تأخیریت که اکثرب پاک از سحر است	تربیع منجم جهان در بدست
در ساعت های یون آهنگ عقد فرو	ناهید شد مشرب از اقتران بر
در وجد پیر گویان که نغمه خوان	زهره بر قصب مدبر چرخ لعل آید
گلزار بخیران شد مهر از خلایع گلگون	باتع جهان فقیه شمع غیرت آید

خالی برجشش او کرد و بد کا و دریا	سائل لعل و گوهر بر ساخت کا و بنم
----------------------------------	----------------------------------

کتاب سحر و جادو و تنجیم و طالع بینی و شیت سال و تاریخ

در گریه سلیمان آید مہدی عیسیٰ

91594

تاریخ شادی مرزا ولیعهد کلا در

شاه شورش سلطان عالم کند شکوه و سلیمان عالم

بعدل و سیاست نگهبان عالم چه بان خاتمان و قاض عالم

فلک تہ واحد علی شاہ عادل کھل ہی ان فریش غنابل

جہان گریہی قالمیق ہی بادشاہان سجاہی وسی گریہی جہان عالم

یہی وصلت مژدۃ التاج شاہی خباب علیہ مثل الہ

پاجشن ہی ماہ سی تا بہماہی چہ پانخان فنڈا شی شہتاں عالم

سلیمان کو وصایت ہوئی ہی پرچی ہی فترتِ متصل پہنچا مارچ

قرآن ہرہ کو ہو گیا مشترک ہے۔ سموات سے ملو بیانی عالم

بنا ہی ولیعز جو شید سیا بنا با شکوہ نہ دیو و مارا  
 کر کے کاہی سے ہو گیا کہیں پہ جلوانخ پر ضیا مہربان عالم  
 طرب نیر انیس ہوا می جہان ہی جہان عشرت گلشن سحران  
 خزان سی بری باغ ہندوستان ہی فضا پر بہار گلستان عالم  
 تیزی جن ملک حور النہان و غلمان لگی کہنی یون شربت باغ  
 ہمیشہ رہی عیش و عشرت کا سامان سلامت ہی شاہ شاہان عالم  
 ہزاروں کی برین مین بلبلوں گلگون ہوا ارغوان خاہی نہ کر دو  
 چمن ہی شقائق کا بزم ہایوں گل عیش ہی سیلابان عالم  
 سحر جب لگا کر فی تاریخ موزون عایہ ہاتھ فی تبدایا مضمون  
 یہ عید قرآن دو نجم ہایوں الہی مبارک سلطان عالم  
 ۱۲۶۷ھ

تاریخ و الفت کی از شاہزادگان عظیم الشان

کمال شاداب باغ نوجوانی

جناب حضرت سلطان عالم



منو این ماه نور تو نشانیست



تایخ و ولایات با سعادت شاهزاده عالم مرزا قمر قزلباش

<p>تولد شد بخت سعد چون شهباز عالم          زوین من مقدمش سر نیز شکست میراد          بی تایخ هر دم شهسوار فکرت شایسته          بطرز شجره بر خواند با تفت مطلع روشن</p>	<p>بفر شوکت جبهه اقبال سکیم          جهان از جلوه نورالش گشت نورانی          بهضار بلاغت مینمود آهنگ لاجه          کز و کرد اختر سال ولادت نورانی</p>
---	---

بدولتخانه سلطان عالم ظل سبحانی  
 برآمد ماه نواز مطلع فضال رحمانی  
 ۱۲۶۹ هـ

ایضا

<p>فرزند جوان بخت طفیل حسنین          از طالع آن سیمت کفایت میران</p>	<p>شاهراچو عطر پاک از علی اعلی          شهباز جوان لیخا آسا</p>
---	---



اقطار ممالک از قدو شش آید  
مهر اقبال یافت و نیت زین

و کبریا چو مولود شکست  
از سبب بندگی بود منین

با تفت سحر از سر قدرت گفتا

مه پاره نخب قران سعدین

۵۱۲۶۶

ایضا

فرقان جاه شهنشاه سکن آیین

نیز مرج شرف یوسف مصر اقبال

دو سکن در جبهه سلیمان بگذاشت

گوی عشرت بر بود ست برت

و او خلاق و دعا کمال حمت

نور اقبال اطاعت چو سحر

چشمه زنده و سرسبز کوه

آسمان کو کعبه جرم قدر سلیمان تمکین

اخراج سعادت قمر زلفین

بسر وند با قاینه و جام رنگین

بنده اش خسر و پر ویزه کینه شین

پسر مهر و شبی ماه مخی نه جبین

چون منو انشیه شوم آب باقی

با همه بر وشت جاده سلیمان

<p>عالم پارس نو یافته زیر قیامین  یکت عازمین از روح امین  گوهر مقصدم آمد یکف و نه من  کرد و کلبانگ طرب ساز بلبل شیرین</p>	<p>گشت ازین ندره جان بخش جان می  یا آنکشی و شتر اوده سلا شست  فکر تاریخ و کار و چو از خوش شطوط  بیل کلک سحر غنی زند قار کشاد</p>
<p>پس باین نغمه رنگین تر نم گردید  نوگل گلشن اقبال شه و می مین  ۱۶۴۸</p> <p>ایضا</p>	
<p>هم آغوش عشرت شده جان عالم</p>	<p>دیسلا و شتر اوده ما طلعت</p>
<p>و من کبر تاریخ گفته دل من  بگور رونق کان سلطان عالم  ۱۶۴۹</p>	
<p>ایضا</p>	
<p>آمد یکف و بجز شرف گهر آید</p>	<p>پیدا چو شاه ایامه و الا تبارش</p>
<p>تقویم نهم و نکر سحر کشاد</p>	

تاریخ پاره گفت بود انجمن امیر

کیا سلطان عالم کو غلامیت	حدائے شایسته و پیار پیا
سکندر طالع و جمشید شوکت	بخت و زمین و قبال و ابر
بمایون و زه المتاج خلعت	عوس سلطنت کا گوشوارا
من اوان اختر ارج سعاد	پدر کی آنکھ کی پتلی کا تارا
فریغ نیت راہ چشم است	منور ہو گیا آفاق سما
لگے دتے ملا فی مہر سی آنکھ	زمین کے بخت کا چمکا تارا

کہا ہاتھ فی وقت فدا تاریخ

شعاع آفتاب عالم آرا

ایضا

از فضل خدیو یافت شریف جو

شہزادہ خورشید رخ و ماہ چین

تاریخ جزیرہ بیلر شہر جستم

دل گفت زری زری سلیمان کین

ایضا

چو گشت زین شهر ز نوین ولادت شاهزاده عالم  
 های اقبال شد ز اوج مراد شپ کشاوه آمد  
 چو حال تاریخ این مولود ز زبر و هم بنیات جستم  
 برون ز بطن حروف لفظ ولادت شاهزاده آمد  
 ۵۱۲۶۸

ایضا

<p>قوت در شهزاده ماه طلعت          لگی بجنه هر مت شادوی کی          نکالی غلامون فی بهی لگی حست          بساز زرو هونج زر بکشت          زرو یوزو ملکات دبا گیر خلعت          زبانه کو پایا جو مخمور عشرت</p>	<p>تغنیات حق سی هوا جب تولد          هوب شاد و مسر و سلطان عالم          کیا جشن شاهی کا حضرت فی سانا          بیج اسپ رهوار و فدا کین          لباس اسلم پاکلی اور جواهر          هونی زینت در رخ کیف طربین</p>
--	--

بهم خبر اور بنیات است کتب

کماول فی ہی بنهر حشیش لاوت

تایخ ولادت فرزند نواب ارالدوله سید علی نقی خان بهادر جناب

از عنایات خداوند کیوان آفتاب  
جدا مولود مسعود و بهایون شد  
شیع مشکوی وزارت نوشهرم والدین  
آفتاب برج دولت شتری و عقل

یافت نواب الدوله عالی نژاد  
نوکل شش تنه میوه نخل مراد  
نوشه ای دو دیوان تازه ریحان فوا  
گوهر دریای شوکت اعلی کان

میشود پیدانیک صرع و تمانیج

اختراع میسدا باوی بانعم مراد  
۱۲۲۶

ایضا

حق عطا کرد بنو اب الدوله  
مشتري جان ملک تبه عطا نمود  
مهر برج شرم اختراع و جمال

خاند صاحب اقبال سعادت قوم  
ماه خسا شش و ششم و مهر ششم  
جوهر کان شش

صفحه پنجم و شش بنامید و بنامید

روح و کوه و جود و ذوق رقم او صفت

مشق کلمات سحر گوهر تاریخ بسفت

کوکب کوکب افوج حضور عالم

ایضا

کلمات سحر تاریخ تولد کرد و بطریقه رقم

فدا خدا فرزند حسین بن ابی طالب و اولاد

یافت ز ایزد چار شرفین چار شرفین پنج

حسن یوسف ملک سلیمان عمر خضر شربت جم

ایضا

روشن کاهین همدان آفاق کوه و دل

مصر دولت میر کیمیا کیمیا کیمیا

جنوه گر صاف قیاسی همدان کوه

چون چنین همی غمیل کوه و قبال کانو

حق فی نواک حبیب سادیا نخبشا

یوسف کشور اقبال عزیز دل خلق

سهر سهر چهر سی آمار امارت کوشن

جسطح آینه یارین هی جلوه مهر

کتاب تاریخ و مسموع و مسموعی نیتی

## تایخ عروسی فرزند نواب میرالدوله بجا در قریب

امیر میرافراز و دوستو عظم	شجاعت بنمونی حیات
مدارالمسام و وزیر الممالک	محمیاب بسباب جنات
وزیر شهنشاه عا اول که وارث	شکوه سیدیه ان و جبهه کف
بتدبیر آفت بدشال سلطو	نوشین شمشیر کبود و نیکو
سجرات زیون ساز به ابرو	سپهر برود و جو و از من جو
جوان بخت فرزند اقبال مند	باوج وزارت نو و زنده اختر
چو ابر بهاران شب روز بار	ز به کار و و ات مایه نور
بسال همایون و مایه حسن	به نیل و می اقبال تانید و اور
به که با بخت اندان شرافت	شهره کذب اباش و و که فر
بیانغ تمنا بر افراخت تاهات	چو شمشاد و پیلوی سه و صند
بسک شریعت بجز عقیقه	و و اعلا و خدایان و پاکینه کوب

فکرت و ایمان نین قرآن مبارک

بحر خفاست تاریخ انجری و فصلی

ز روی طرب و ادب و بافت بشارت

چوبی تقیہ گیری اندام و مصرع

جهان خوش ازین جشن عشرت اسرار

زمین مصرع و حمد چوین و بکر

قرآن حسره فرمود یا سعادتمند

شود سال و فصلی بود اسرار

تاریخ وفات و خیر جناب سید العلماء مولوی حسین صاحب محبت

جناب سے امام سوم

وحید زمانہ بعلم و عمل

کعبون نائب صاحب العصر او

گزین و حقیری داشت مریم صفی

چهارم ز ماہ عنبر و جویب

سرفروش مقدس بگوشتش نشا

ازین خاکدان رخت تیرون کشید

نمودند جو و ملک آفرین

کہ ہم مجتہد است و ہم متقی

خلیق و صمد و شکور و ستی

بترویج دین نبی و علی

کلی بود از گلشن جعفر

و وساعت چو از صبح شد منقضی

ندای ای الی ربک ارجع

شدہ بر سریر جنان مشک

خوشامر حبا گفت بنت نبی



بشارت رسیدن ز پیش خدا که اینک حبیبی بویست

بایسان کامل چو کروی جوع

قطوبی لک، و او غلی جسته

۱۲۶۱ هـ

از جهان کرد سفر سیده پاک نزا  
حضرت مجتهد العصر مسمی شبیر  
و من افشاند ازین غمگده و عین شبا  
گشت ازین واقعه مخزون دل ایما  
گشت خوان فی تاریخ اکبر جفا  
و ختم منسل احضار علی و اسد  
مقتدا اسی علما کامل ایمان و خرد  
کشفید از سر غیبت گم بیان  
نیست چشمی که از شکایت عارض شعله  
نوبت گشت بن بیان سوانح

تاریخ وفات شیخ امام نجف علی شریعت

شولید مویدین سبل و سون سایه پر  
شغل شغل ماتم و فالان بین آبشار  
ششم سی اشکبار بین اشجار بوستان  
ازین فوات حضرت تاریخ بی جا کنرا  
مانند لایبان بین بین و انوع و انوع  
منع چمن بین یک و پیدایان گل  
ولایت مثل غنچه بین بین و انوع  
کشتان بین بین و انوع و انوع

ببل کی زفری سی ہی پیدائش	جھوٹا کلب کو لب نغمہ طرب
اقلیم شاعری کا ہوا ہی چراغ گل	مصرع یہ اب نزع چین کی بون
تاریخ وفات جناب علی بن ابی طالب مولوی سید حسین صاحب مجتہد العظمیٰ	

کہ نظیر شمس نتوان یافت گیتی ایوے	قبلہ و کعبہ ابراہیمین ابن علی
آیتی بود ز آیات الہی ایوے	اندازین غیبت کبریٰ کی نام شاد
ما تم رحلت آن عالم حاوی ایوے	رفت از عالم و ز عالمیان بر قرار
جابی کرد دست بلیہامی مصلی ایوے	رینت منبر و محراب مصلی برجا

خواست تاریخ و فاش چو سحر گفت	
شرف المجتہدین نائب مہدی ایوے	

صالح آل مصطفیٰ نائب صاحب الزما	ایضا	سید عالمان حسین شہ زندگنی
ما تم او گران گذشت بول ختم مرسلین		عینی آسمان نشین خاک غراب فرق

سال چہین مصیبت خواست سحر سر گفت	
ہو و دست زد بسر نوح ز چشم آفت سخت	

دین رفت ز عالم بسوی خلد بین  
 بحسن خلق بسان حسن بان خلق  
 نقاب چهره آفاق گشت خلعت جمل  
 لواهی شوکت اسلام ننگون گریو  
 بصدق زهد و تقاوت بفضل علم  
 بنوک ملک پی حل مشکلات علوم  
 عزای او زده آتش بجان نیداران  
 سحر خوشت دامن ضبط سال تار

کس رایش علی سب و کشتن  
 بصبر شهره عالم چو سید شهدا  
 فروع علم ماند و گرفت بدو  
 قناد کین کین شمعیت غرا  
 ورین زمانه چو آبای خوشی  
 بسان حیدر کرا بود عقد و اشا  
 فراق او شده سوهان مح و نغمه  
 رساند هم غمی بگوش بگوش ندا

اضافه کین عدد نام او حسین بن جوان

جناب مجتهد العصر سید العلماء

۱۲۶۳

تاریخ بنیادی کوتهی حنا نبطا علی بن رضا

کریو کارگیتی گرفت نظام

مکانی بناگشت در پی پور

ز جوش قهقار عسل آید نظر  
 سپهر کجوب نقش و نگار  
 قصور بهشت اندکاشانه باش  
 یکے بایبان ست اختر سپهر  
 زار رنگ مانی بهارشن فروز  
 نظیرش محال ست نیز فلک  
 چه از طاق کس اش نسبت کم  
 باندک زمان طاق او شد خراب  
 چو دیدیم من آن بقعه و کشا  
 بگو شمع خور و آواز غیب

در و بام او هست آئینه خام  
 مه و خور و و گلجام او رست نام  
 ز جنت مهر او رست تشبیه نام  
 جلو خانه اش شک و السلام  
 نقش مقرر مصور تمام  
 ز تعمیر نغان فروزش احترام  
 که از دهر و محضر فقیست تمام  
 مر این را بود تا قیامت قیام  
 پی سال تاریخ شد اهتمام  
 چه زمینده قصر فلک احترام

### تاریخ بنامی باغ

کرده بن نظام علیخان بیچی  
 فکر سحر بکنگره چرخ زد کند

یک خانه باغ نخل صفت با شربت پاک  
 تاریخ آن باشد شک و شک پاک

تاریخ تقویمین نظامست خیر اباد فیضیه محمد خاں گویا	
جا پرا دانه ایدج ترکیب بیبا	قرعه تاریخ کاجیل مین مینی
منقلب است عناصره کوی بیج	صامت پانی و سال قدوم گویا
قطعات تاریخ بی تعمیه وفات حضرت نور از فکر وارث علیخان هم شاگرد جناب بحر سبیل الله تھا	
بود تاریخ نهم چونکه ز ماه رمضان	روح پاکش ملک الموت سو خلد
گفت ای فہم چنین سال و فاش نوا	راجہ نواب علیخان بعدم کوچ نمود
وله	
نہم تاریخ از ماه صیام آنروز چون	فغان بہر سحر و خلقت از تہا بہا شد
نماز و درشین ارتقا کش فہم این با	سو فردوس پانیدہ تقسیم از تہا رہی شد
وله	
سیان تاسع ماه مبارک نور غم آمد	سحر فرمود چون حلت دنیا آہ آہ
نشین فوت معنوی معنوا این فہم گفت	نہار و دھند و نیتا و دھار از بحر بود

۱۷۹۳

۱۷۹۳

از حیوان گشت چو در غلہ مقیم الدولہ	بود تاریخ ششم از رمضان بہر طلال
فہم شد شام غم آنروز چو فہم این سال	بود نواب علیخان سحر صبح جمال

۱۷۹۳

پنچہ مہر دریدانہ اش حسن سحر	شام پوشیدہ سیہ خست پی ماتم شان
گفتہ امین سال فنا فہم دم فوت سحر	آہ اسی آہ نہم بود ز ماہ رمضان

۱۷۹۳

آئی اپریل کی بستی دوم ایسی جا بکاہ + ہوی ہجیان سحر آہ  
 باوہ اشک سی ہر آنکہہ کا چھلکا دولہ غم پائیہ ولج  
 عیسوی سال تحسیر میر ہوار حلت کا + فہم ہنگام بکا  
 راجہ نواب علیخان مقیم الدولہ + سوی جنت گئے آج

شریاد غبت شاخسہر اقلیم مضامین و معانی ناشی محمد انوار حسین  
 سہسوانی مع دائرہ عجیب و غریب تاریخ صنعت الامتجد الاعداد و

بعد از خالق که باو شاه بحر و پرست و مومنین نبات و اجزای و او است  
۶۳۱ ۶۳۱ ۶۳۱ ۶۳۱ ۶۳۱ ۶۳۱

شب را از نور ماه منور ساخت و روز را از پر تو مهر از مهر عدل و استقامت  
۶۳۱ ۶۳۱ ۶۳۱ ۶۳۱ ۶۳۱ ۶۳۱

و یگانگی نادانی تسلیم سوزانی حروف و جبهه و از بهشت شایمی نگار و  
۱۹۲ ۵۴ ۱۹۲ ۵۴ ۱۹۲ ۵۴

نشان نمایش کارنوزبان آوری بدست می آرد و پیشی این مقیاس و نام  
۳۰۱ ۳۰۱ ۳۰۱ ۳۰۱ ۳۰۱ ۳۰۱

بحر و یوان پسند زبان تر نماید و زمره و در چسب با بنگ و دیده و شنید  
۹۹ ۹۹ ۹۹ ۹۹ ۹۹ ۹۹

میسراید که درین فضل نفع میان و زمانه طرب چنان و یوان کان فکارت  
۲۰۰ ۲۰۰ ۲۰۰ ۲۰۰ ۲۰۰ ۲۰۰

کلام کمال مسرت ریزش قلم معنی نگار جوش به طبع ایس گاه و روزگار  
۹۱ ۹۱ ۹۱ ۹۱ ۹۱ ۹۱

طلاقت زمان و فطانت و از هر دایره یک قلم کلام و یوان و به طبع  
۵۴ ۵۴ ۵۴ ۵۴ ۵۴ ۵۴

شاعر پیشال عطیات و تنگنا و ناظم زکین خیال و سحر اعجاز سلیمان جابه  
۵۴ ۵۴ ۵۴ ۵۴ ۵۴ ۵۴

گلین و فای معنی خیال و روح کالبد گویایی و زیب ساوه و انانی و به طبع  
۱۸۹ ۱۸۹ ۱۸۹ ۱۸۹ ۱۸۹ ۱۸۹

ضمیمه فیروزی و شمع انجمن دولت نور با صوره صولت ز به طبع الصالحین  
۳۹۵ ۳۹۵ ۳۹۵ ۳۹۵ ۳۹۵ ۳۹۵

و شیرین بیان و دستار به اخوان طوطی و غزل و به طبع و به طبع  
۶۴۵ ۶۴۵ ۶۴۵ ۶۴۵ ۶۴۵ ۶۴۵

کشور صولت که یوریا تین عز و دولت شکوه خاوندی شان ریاست  
۵۲۶ ۵۲۶ ۵۲۶ ۵۲۶ ۵۲۶ ۵۲۶

جلوه عنایت نشان سیاست سر پای نفس قوت کرد و فر کام مهت امام  
 ۵۳۱ ۵۳۱ ۵۳۱ ۵۳۱ ۵۳۱ ۵۳۱ ۵۳۱ ۵۳۱ ۵۳۱ ۵۳۱

هوا جوانان نامه نگوئی زمان قوت بازوی اعانت احتشام رفعت  
 ۸۲۰ ۹۶ ۹۶ ۵۲۲ ۵۲۲ ۵۲۲ ۵۲۲ ۵۲۲ ۵۲۲ ۵۲۲

سایه باز خاندان شرک جبهه مخلصان نیز و آفر و اوج خیر قبله و فاعالان  
 ۸۲۰ ۸۲۰ ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶

مقیم الدوله راجه نواب علیچان بهادر قیام جنگ که نیک و وار و جوان  
 ۳۶۶۰ ۲۰۹ ۲۰۹ ۲۰۹ ۲۰۹ ۲۰۹ ۲۰۹ ۲۰۹ ۲۰۹ ۲۰۹

بود پسندیده اخلاق و فلاحون فطرت اوج تمکین بهرست و ان بود  
 ۸۶۵ ۸۶۵ ۵۳۰ ۵۳۰ ۵۳۰ ۵۳۰ ۵۳۰ ۵۳۰ ۵۳۰ ۵۳۰

و قبله ایمان جمله نصیحان امیر شهرستان و لاوری بود بلکه رئیس  
 ۲۳۹ ۲۳۹ ۲۳۹ ۲۳۹ ۲۳۹ ۲۳۹ ۲۳۹ ۲۳۹ ۲۳۹ ۲۳۹

جهان و اورین استان او قبله مقصد عالم بود نیز تابان فلک کرم  
 ۲۸۰ ۵۱۲ ۵۱۲ ۵۱۲ ۵۱۲ ۵۱۲ ۵۱۲ ۵۱۲ ۵۱۲ ۵۱۲

آب رنگ یاحین باغ سخن کلام او نور دیده عروج سپهرن نام او  
 ۲۴۹ ۲۴۹ ۲۴۹ ۲۴۹ ۲۴۹ ۲۴۹ ۲۴۹ ۲۴۹ ۲۴۹ ۲۴۹

بن صبح نفس و گردون اوج که گمانه آفاق بود و در غزل سحر تخلص او  
 ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰

دیسینه فم هر هره در او شام طبع را ازین و اغ و اغ میکرو چون روان  
 ۱۲۵ ۱۲۵ ۱۲۵ ۱۲۵ ۱۲۵ ۱۲۵ ۱۲۵ ۱۲۵ ۱۲۵ ۱۲۵

پاکیش روح بلبل و پیرانه گل باغ ارم شده و جسد مظهرش سند هستی عدم  
 ۱۱۳ ۱۱۳ ۱۱۳ ۱۱۳ ۱۱۳ ۱۱۳ ۱۱۳ ۱۱۳ ۱۱۳ ۱۱۳

فرزند و لا و مرصفا جلوه بهر خدیو کرم شکینی شیم و لکنج تبار فخر و یا  
 ۲۳۱ ۲۳۱ ۲۳۱ ۲۳۱ ۲۳۱ ۲۳۱ ۲۳۱ ۲۳۱ ۲۳۱ ۲۳۱

نیک سپهر بخود و رازی عمر گفت و گو پیرانه صواب منهل علمان  
 ۲۴۰ ۲۴۰ ۲۴۰ ۲۴۰ ۲۴۰ ۲۴۰ ۲۴۰ ۲۴۰ ۲۴۰ ۲۴۰



امج عظیم نورسب معلى جناب فرنگ اسیر الدوله - فید الملکات محمد اسیر  
۱۰۲۰ ۲۱۲ ۵۶۱ ۳۳۶ ۲۶۵ ۱۰۹۱ ۲۰۹

سوار و تنه جنگ با آنکه خود و کشور متنان کا فرماست و کوه کوهی ناموری  
۲۱۱ ۵۶۱ ۵۴۲ ۵۴۲ ۳۰۰

زوش و نشو و نماست الا چون ذوق خاطر شویش کرد و جوشش آتش  
۲۱۱ ۵۶۱ ۵۴۲ ۵۴۲ ۳۰۰

و بیان آورد تمایل ارشاد وقت با نهایت کور و خوشی خوشی و لذت  
۲۱۱ ۵۶۱ ۵۴۲ ۵۴۲ ۳۰۰

و با ناله و صله طح طح طح طح و یوان سید اسیر و انبیا  
۱۳۹ ۱۳۹ ۱۳۹ ۱۳۹ ۱۳۹

این مرغ رسد خور او اموا  
۱۳۹ ۱۳۹ ۱۳۹ ۱۳۹ ۱۳۹

با و در پیش همیشه نمید  
۱۳۹ ۱۳۹ ۱۳۹ ۱۳۹ ۱۳۹

با و در بر دم دل فرور شد و ام  
۱۳۹ ۱۳۹ ۱۳۹ ۱۳۹ ۱۳۹

با و در و گاه او در دست طح  
۱۳۹ ۱۳۹ ۱۳۹ ۱۳۹ ۱۳۹

با و در ب و در و شب شام و حمر  
۱۳۹ ۱۳۹ ۱۳۹ ۱۳۹ ۱۳۹

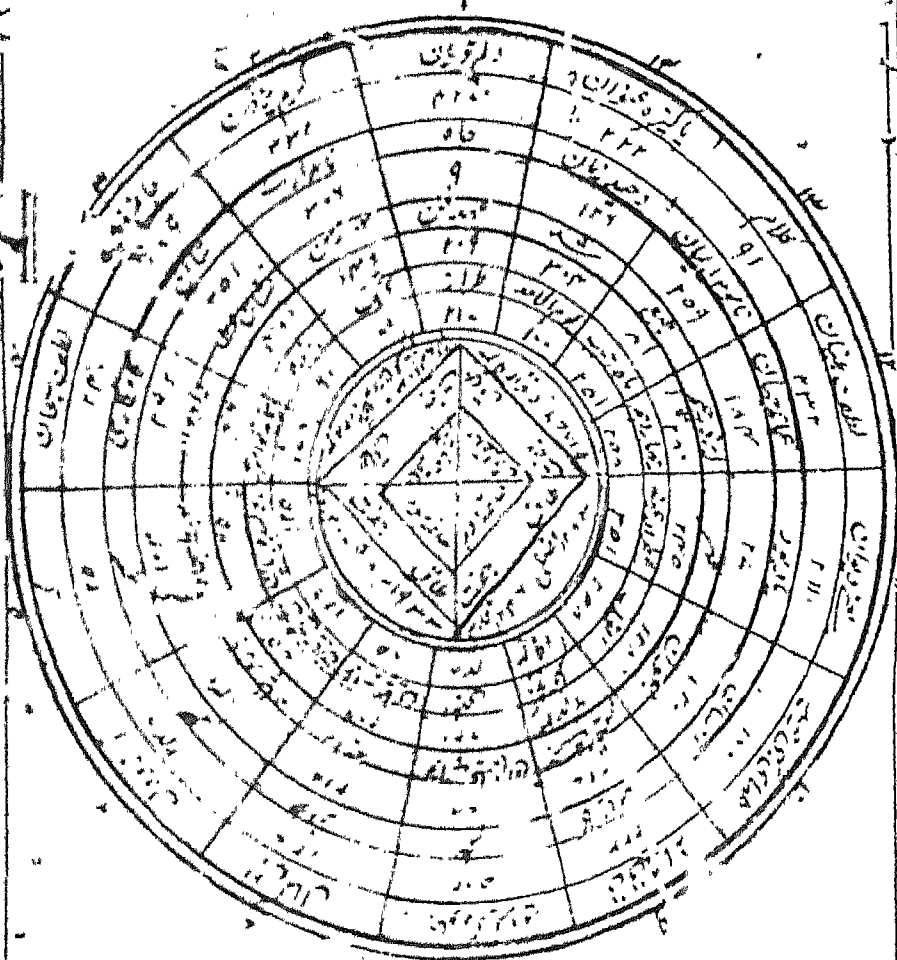
المنحصر و طح و لکاتین که بصورت معنی مسکن است و با و آن سر سبز  
۱۳۹ ۱۳۹ ۱۳۹ ۱۳۹ ۱۳۹

چین سخن او و در پیش انجمن است و معنی کوهی شفت و با و است  
۱۳۹ ۱۳۹ ۱۳۹ ۱۳۹ ۱۳۹

جسم صلاحیت و جان فطرت و در صا و قلا و الما  
۱۳۹ ۱۳۹ ۱۳۹ ۱۳۹ ۱۳۹

لعل چون باغ  
بیشتر از سبزه  
ملاکات از دوزخ  
بازی در حصول آن  
ناله کوهی شفت  
معنی کوهی شفت  
و با و است

۴۰۰  
 ثبت  
 ۵۴۹  
 ۵۵۰  
 ۵۵۱  
 ۵۵۲  
 ۵۵۳  
 ۵۵۴  
 ۵۵۵  
 ۵۵۶  
 ۵۵۷  
 ۵۵۸  
 ۵۵۹  
 ۵۶۰  
 ۵۶۱  
 ۵۶۲  
 ۵۶۳  
 ۵۶۴  
 ۵۶۵  
 ۵۶۶  
 ۵۶۷  
 ۵۶۸  
 ۵۶۹  
 ۵۷۰  
 ۵۷۱  
 ۵۷۲  
 ۵۷۳  
 ۵۷۴  
 ۵۷۵  
 ۵۷۶  
 ۵۷۷  
 ۵۷۸  
 ۵۷۹  
 ۵۸۰  
 ۵۸۱  
 ۵۸۲  
 ۵۸۳  
 ۵۸۴  
 ۵۸۵  
 ۵۸۶  
 ۵۸۷  
 ۵۸۸  
 ۵۸۹  
 ۵۹۰  
 ۵۹۱  
 ۵۹۲  
 ۵۹۳  
 ۵۹۴  
 ۵۹۵  
 ۵۹۶  
 ۵۹۷  
 ۵۹۸  
 ۵۹۹  
 ۶۰۰  
 ۶۰۱  
 ۶۰۲  
 ۶۰۳  
 ۶۰۴  
 ۶۰۵  
 ۶۰۶  
 ۶۰۷  
 ۶۰۸  
 ۶۰۹  
 ۶۱۰  
 ۶۱۱  
 ۶۱۲  
 ۶۱۳  
 ۶۱۴  
 ۶۱۵  
 ۶۱۶  
 ۶۱۷  
 ۶۱۸  
 ۶۱۹  
 ۶۲۰  
 ۶۲۱  
 ۶۲۲  
 ۶۲۳  
 ۶۲۴  
 ۶۲۵  
 ۶۲۶  
 ۶۲۷  
 ۶۲۸  
 ۶۲۹  
 ۶۳۰  
 ۶۳۱  
 ۶۳۲  
 ۶۳۳  
 ۶۳۴  
 ۶۳۵  
 ۶۳۶  
 ۶۳۷  
 ۶۳۸  
 ۶۳۹  
 ۶۴۰  
 ۶۴۱  
 ۶۴۲  
 ۶۴۳  
 ۶۴۴  
 ۶۴۵  
 ۶۴۶  
 ۶۴۷  
 ۶۴۸  
 ۶۴۹  
 ۶۵۰  
 ۶۵۱  
 ۶۵۲  
 ۶۵۳  
 ۶۵۴  
 ۶۵۵  
 ۶۵۶  
 ۶۵۷  
 ۶۵۸  
 ۶۵۹  
 ۶۶۰  
 ۶۶۱  
 ۶۶۲  
 ۶۶۳  
 ۶۶۴  
 ۶۶۵  
 ۶۶۶  
 ۶۶۷  
 ۶۶۸  
 ۶۶۹  
 ۶۷۰  
 ۶۷۱  
 ۶۷۲  
 ۶۷۳  
 ۶۷۴  
 ۶۷۵  
 ۶۷۶  
 ۶۷۷  
 ۶۷۸  
 ۶۷۹  
 ۶۸۰  
 ۶۸۱  
 ۶۸۲  
 ۶۸۳  
 ۶۸۴  
 ۶۸۵  
 ۶۸۶  
 ۶۸۷  
 ۶۸۸  
 ۶۸۹  
 ۶۹۰  
 ۶۹۱  
 ۶۹۲  
 ۶۹۳  
 ۶۹۴  
 ۶۹۵  
 ۶۹۶  
 ۶۹۷  
 ۶۹۸  
 ۶۹۹  
 ۷۰۰  
 ۷۰۱  
 ۷۰۲  
 ۷۰۳  
 ۷۰۴  
 ۷۰۵  
 ۷۰۶  
 ۷۰۷  
 ۷۰۸  
 ۷۰۹  
 ۷۱۰  
 ۷۱۱  
 ۷۱۲  
 ۷۱۳  
 ۷۱۴  
 ۷۱۵  
 ۷۱۶  
 ۷۱۷  
 ۷۱۸  
 ۷۱۹  
 ۷۲۰  
 ۷۲۱  
 ۷۲۲  
 ۷۲۳  
 ۷۲۴  
 ۷۲۵  
 ۷۲۶  
 ۷۲۷  
 ۷۲۸  
 ۷۲۹  
 ۷۳۰  
 ۷۳۱  
 ۷۳۲  
 ۷۳۳  
 ۷۳۴  
 ۷۳۵  
 ۷۳۶  
 ۷۳۷  
 ۷۳۸  
 ۷۳۹  
 ۷۴۰  
 ۷۴۱  
 ۷۴۲  
 ۷۴۳  
 ۷۴۴  
 ۷۴۵  
 ۷۴۶  
 ۷۴۷  
 ۷۴۸  
 ۷۴۹  
 ۷۵۰  
 ۷۵۱  
 ۷۵۲  
 ۷۵۳  
 ۷۵۴  
 ۷۵۵  
 ۷۵۶  
 ۷۵۷  
 ۷۵۸  
 ۷۵۹  
 ۷۶۰  
 ۷۶۱  
 ۷۶۲  
 ۷۶۳  
 ۷۶۴  
 ۷۶۵  
 ۷۶۶  
 ۷۶۷  
 ۷۶۸  
 ۷۶۹  
 ۷۷۰  
 ۷۷۱  
 ۷۷۲  
 ۷۷۳  
 ۷۷۴  
 ۷۷۵  
 ۷۷۶  
 ۷۷۷  
 ۷۷۸  
 ۷۷۹  
 ۷۸۰  
 ۷۸۱  
 ۷۸۲  
 ۷۸۳  
 ۷۸۴  
 ۷۸۵  
 ۷۸۶  
 ۷۸۷  
 ۷۸۸  
 ۷۸۹  
 ۷۹۰  
 ۷۹۱  
 ۷۹۲  
 ۷۹۳  
 ۷۹۴  
 ۷۹۵  
 ۷۹۶  
 ۷۹۷  
 ۷۹۸  
 ۷۹۹  
 ۸۰۰  
 ۸۰۱  
 ۸۰۲  
 ۸۰۳  
 ۸۰۴  
 ۸۰۵  
 ۸۰۶  
 ۸۰۷  
 ۸۰۸  
 ۸۰۹  
 ۸۱۰  
 ۸۱۱  
 ۸۱۲  
 ۸۱۳  
 ۸۱۴  
 ۸۱۵  
 ۸۱۶  
 ۸۱۷  
 ۸۱۸  
 ۸۱۹  
 ۸۲۰  
 ۸۲۱  
 ۸۲۲  
 ۸۲۳  
 ۸۲۴  
 ۸۲۵  
 ۸۲۶  
 ۸۲۷  
 ۸۲۸  
 ۸۲۹  
 ۸۳۰  
 ۸۳۱  
 ۸۳۲  
 ۸۳۳  
 ۸۳۴  
 ۸۳۵  
 ۸۳۶  
 ۸۳۷  
 ۸۳۸  
 ۸۳۹  
 ۸۴۰  
 ۸۴۱  
 ۸۴۲  
 ۸۴۳  
 ۸۴۴  
 ۸۴۵  
 ۸۴۶  
 ۸۴۷  
 ۸۴۸  
 ۸۴۹  
 ۸۵۰  
 ۸۵۱  
 ۸۵۲  
 ۸۵۳  
 ۸۵۴  
 ۸۵۵  
 ۸۵۶  
 ۸۵۷  
 ۸۵۸  
 ۸۵۹  
 ۸۶۰  
 ۸۶۱  
 ۸۶۲  
 ۸۶۳  
 ۸۶۴  
 ۸۶۵  
 ۸۶۶  
 ۸۶۷  
 ۸۶۸  
 ۸۶۹  
 ۸۷۰  
 ۸۷۱  
 ۸۷۲  
 ۸۷۳  
 ۸۷۴  
 ۸۷۵  
 ۸۷۶  
 ۸۷۷  
 ۸۷۸  
 ۸۷۹  
 ۸۸۰  
 ۸۸۱  
 ۸۸۲  
 ۸۸۳  
 ۸۸۴  
 ۸۸۵  
 ۸۸۶  
 ۸۸۷  
 ۸۸۸  
 ۸۸۹  
 ۸۹۰  
 ۸۹۱  
 ۸۹۲  
 ۸۹۳  
 ۸۹۴  
 ۸۹۵  
 ۸۹۶  
 ۸۹۷  
 ۸۹۸  
 ۸۹۹  
 ۹۰۰  
 ۹۰۱  
 ۹۰۲  
 ۹۰۳  
 ۹۰۴  
 ۹۰۵  
 ۹۰۶  
 ۹۰۷  
 ۹۰۸  
 ۹۰۹  
 ۹۱۰  
 ۹۱۱  
 ۹۱۲  
 ۹۱۳  
 ۹۱۴  
 ۹۱۵  
 ۹۱۶  
 ۹۱۷  
 ۹۱۸  
 ۹۱



خاتمه الطبع منظوم مبین کلام فصاحت نظام فی الاشیان

عضد خیر می کج نکات وافی

بنام خالق اقطار و معانی

بکا داد من شیب مست سحر کو

کیا جسے سخنور ہر شے کو

کیا ہے مطلع بنین موزون

مخمس یا قصیدہ یا غزل

اوس نے عشق کل بدل کر کشا

فراق و وصل کی لذت سی گاہ

ہوئی حبسہ زلیخا دل سے شیدا

اوس مینکا عشق کو عاشق بنایا

بحار و کوہ ہامی سرخ و خضر

عدم سے جانب ہستی آئے

یہ ظاہر ہے نہیں باریک مضمون

روئے اوستے مضامین شاعر و نگو

دیا جی صحن کا عاشق کو سورا

کیسا عشاق کو یانا بالہ و آہ

دیا یوسف کو حسن پاک ایسا

جہان مین حسن کا جاوہ کھنایا

زمین و آسمان و ماہ و ستارے

بشر جن و ملک و ستے بنائے

نعت حبیب خاں محمد صطفیٰ علی اللہ علیہ آلہ وسلم

کہ احمد حسا ویا ہو کمپیوٹر

شہنشاہ رسولان ہنر مند

کبھی پیدا نہ ہوتی ہفت افلاک

وہی ہین باعث ایجاد عالم

نیر ایمن خموش شہسپا اکبر

حبیب رب سبحان ہنر مند

اگر زوی نہ ہوتا شہنشاہ لولاک

وہی ہین باعث اولاد و آدم

شیخ المیزانین ثم الرسلین  
 اور ہی اس پیشانی شاہ کو  
 ہوئی معراج جہانی بڑی  
 زورہ بھی گئی گرمی بستر  
 نہی عجز شاہ انبیا کے  
 علی سے لیکے سب مہین تک

محمدی و می کل سہل سیر  
 گئے معراج میں تا قاب قوسین  
 نہ ہی دروازہ کی پہنچ  
 رہا آب و نوح جباری زمین  
 گئے تھے سب سے ہمنان خدا  
 امد حجت حق بن نہیں شکر

### سب نظم خاتمہ الطبع

مجھے پیری میں ہی جو شہ جوا  
 کہوں تحسیر حال بیج ویلا  
 مقیم الدولہ در حسن صفت  
 سحر او کا تخلص بالیقین  
 امیر الدولہ جواؤ کی خلعت پرت  
 اونہیں کے حکم سے چہا گیا ہی

پلا ساقی شراب زنجوار  
 وہ دیوان ہی منہاست بہت  
 عدو و دوست سب کے معر  
 کوئی استاد ایسا اب نہیں  
 خیال ان سرور باور  
 مرقع ماسر و زنجوار کا

آدم زلف تنها پیشانی

و یا ترتیب خود را حسن شایان

چرخ امیر کبیر پیش می تو قیر والی های یون بری راکت محمود

ای کعبه اقبال دولت

مهر اوج سپهر جاوید

سپهری آفاق دین از شهر دین

رسوین دین بی عالی دین

از ماریت نماز نادانان

لیاقت بی کینز پستان

و و کیتی بچر فضل و احوال

و وحید الدهر و شمع بر ماقبال

ل لایق بی بی سب پر تقو

و بهافر ق جمایون پر تصدق

س سخاوت دین کین جاتم سی بر

ع عدالت دین کین کسری سنی

ی ید قدرت فی باغ ازار و اکرام

و ویا از نگو نظام خلق کا کام

ل لایق بی بی سب پر تقو

ل لایق بی بی سب پر تقو

م سعید ابل دین صاحب فر

ل لوای جاوید سر پر سایه گستر

ک کریم کینش و شمش و مروت

نفس بی تازه ریاض جاوید

ل لایق بی بی سب پر تقو

ج جهان دین صاحب فر

ه همیشگی درین ضاجوی  
ح حاجت بخش کی سبب  
و در دولت ہی مرجع اگر بنا  
م زمین اهل عالم درین شوبک  
ر رهین جاوید دنیا میں با قبا  
س سخی و صاحب خست نیست  
خ خدیو کشور زده و عبادت  
ن نہیں ایسا سمجھو فی الحقیقت  
ه ہمیشہ سی پیش فکر و نحو  
و دیا حق را چون زمین عالم  
م معین بر شریف و نیکو  
ت تخلص سحر ہی روحی مایل  
ر رہی غریب با ہی سبب

م مایه سسند و لم نپاس  
م محارب کی سبب امریست  
ا اربابی و کجایان  
ی یی بین کو به لاج نیست  
ح حسین و مرین تن درین  
ن نگین خاتم و است یی  
ا امین و پادشاه بابت  
ب بلا کی ناشتانه ہی طبعیت  
ا اسیر و صائب و سعادت خو  
م مکتوم الدوله کی نعت جلد  
ا ارباب و کجایان  
ج جہان کی سبب

آن سو خالی زمانہ نکلی دم

عین توشیح کی صنعت سی ماہر

سورہی لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

کے چھو پائے والے کاد پونا

نقیم الدبکہ فرو و س نثر

امیر غنم ہندوستان تھے

خدا کی بوجھ تھی وہ طبع گرامی

بلاغت عاشق طبع روان تھے

ہمین کیا فائدہ جنگ جب کہ

عجب پیر پیر کہ انہی چشتیہ درو

عیان جوش بلاغت ہر غزل

در خالص کی فہم بقدر

کلید نہیں چھاپنے کی ایسی ہر

کے گدا ہوں بدنامی کرم

خطاب نامہ کی پنیہ ظاہر

کیہ ارشاد باضد شوکت

فراہم تم کرو چھپنے کا سامان

تھے فن شعرین استا کمال

وہی فخر رئیسان جہان تھے

کہ تھے استاد سعدی و نظامی

فصاحت او کی قربان بان تھے

تخلصی سحر صبح ازل سے

مضامین ہیں کہ ہیں درہامی

تھکتی ہی فصاحت ہر غزل

نثر ہے سب سے اسیدم جا کی لی

کہ جسے عقل گردوں کھامی پو



اشاری سنی چرخ بر چرخ ان  
 ہوا فرماں خیر و خیر کسنا  
 ہو کا تب مش نور اللہ ایک  
 ورتی کاغذ کا ہو چاندیکا  
 سیاہی طبع ہو فی کی روان  
 معطر شہ کی مغز وستان  
 ہم ہوں مصلحان سنگ استا  
 بجمالی تلمو یہ فرمان سنی  
 قلم ہو بہ حاشا طبع طو  
 ت عمدہ خط ہو جی  
 وہ دیوان پر سالہ چھ  
 بنگا چہ نہ آئین سید  
 سنایہ حکم چہ بد افغانی

بزمک لڑویش چشم حسینا  
 ہوا چھا چھانت ہوین کا  
 ہر اک تخی ہو چھک ما  
 بیاہش گروان ہوا  
 ہوا وہ وہ ہو جیت ان  
 نقطہ پشکنا فون کا گمان  
 وہ ہوں خاں شہ کس  
 ہر اک نقاش ہوا ستا  
 نیاں مان کر ہو گیا  
 ہر اک شہ سنی حاشا  
 تہ قمر شب کوئی سنی  
 ہر اک چھیا ہوین  
 ہر اک شہ کس

اندوہر کلا زبان سی نام سامان  
 دیوان سی مثل گل ہنستی ہوئی آ  
 ہکا پھر تو بہر چہ چہ دیوان  
 اس کی شکل سی عمدہ بپا  
 جو کوئی دیکھتا کہتا یہ کیا ہے  
 حقیقت میں نہایت خوب بپا  
 یہ کافی اشباح ت میں فقط  
 غلوہ راجہ صاحب جب آ  
 زمانہ کیون نہوا سکا ثنا خوان  
 خوش لب زبان ہی تیرے عیش

اوہر کو یا چپا رکھتا ہوتا دیوان  
 مکان پر شہر کی دیوان سحر کا  
 اوہر صورت ملا جملہ طرح فرات  
 باقی الی الی لہ لہ چھپا  
 یہ دیوان ہی کہ آئینہ رکھتا  
 اب اچھا نام آگے ہے خدا کا  
 کہ نقطہ تک نہیں آہیں غلط  
 زبان پر کہہ کہہ احسن آئے  
 پسند طبع اقدس ہی یہ دیوان  
 دعا پر خاستے کو ختم کر عیش

اہی یہ کلام ایک استاد  
 پشیمانول خاطر اہل نفس باد

خاتمہ المصلح چکیدہ ابرقہ مشکین رقم و یہ عطار و لطیف شاعر و شاعر  
 مخمور بہشت چمن نشی فدائی صاحب و انجمن صناعہ تخیل و تخیل

بیاض سحر کے مطالعہ سے سماہن طبعان بوجہ نفس امارہ ہیں کہ جو

ماہ و مہور جاعل الطلمات والنور انسان ضعیف البیان سے ادراک

چھوٹا منہ بڑی بات ہی الرحمن علی العرش استوی کے مضمون و فہم

سے صاف روشن و ہویا ہی کہ ذات فائق الامتیاز رفیع ال درجات

مقربان بساط احدیت جس مقام پر ادب بیٹھے ہوں وہاں کھنکھائی

کہ لب محمد الی کھولے گا درگاہ پاؤں پر صیغہ جس جاہ پر دست و

بستہ سر جو بکلیاں سے ہوں وہاں لکھی تاب و طاقت ہی کہ اظہار

مقولہ کم و کین دین کو پونہ سی برسے لکھتے ہیں تک طائر و مژدہ ادا

اور اگر کنگرہ کاغذ غنیمت و جلیل تک پہنچے سب بہتہ

کہ ہر فرد و بشر صانع بدیع خداوند مجید ہزار لکھوں خوش منشا ہوں

و کیا کہ ہے کہ خاصہ و خاصہ و خاصہ و خاصہ و خاصہ و خاصہ

انکے حبیب خدا اشرف انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کھانی  
 بشیل خدا ہی سخت مشکل و دشواری آسینے کہ نہیں پہچانا مجھ کیسے مگر  
 خدا نے اور علی نے ارشاد پاک رسول مختار ہی جب اس طرح حدیث صاحب  
 لولاک میں آیا ہوا اور قرآن مجید و فرقان حمید میں خداوند عالم نے  
 انکے اعلیٰ خلق عظیم اس شان سے فرمایا ہو تو اب فرمائیے کہ ہم کس منہ  
 سے رسول مقبول کی نعمت کا دعویٰ کریں سوائے اسکے کہ اوس نے التاج  
 فرق نبوت اور یتیم بحر ملاح رسالت کی مدح مبارک میں شعر پڑھا کر

محمد حامد حمد اہلس

سے خدا ملاح آفرین مصطفیٰ بس

اب منقبت زبدۂ اولیا سر و قراصفیا زوج بتول بند راوصی بلا فصل احمد  
 امیر المومنین عیوب المذین بانزع البطلین قائد عزا جلیس غالب کل غالب  
 علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی کیا کریں جسکے پیر خدا اور رسول کسی نے  
 نہ پہچانا ہوا و سکی تعریف کس نسبت و قلم نہ ادا کریں شعر

خدا کے بعد رسالت تاب سمجھیں

علی کے سبب نہ علی کو کوئی کیا جائے

اسی طرح گیارہ فرزند ارجمند او نے یکے بعد دیگرے سب نبی خدا پرست  
 ہر مخلوق خدا کے امام و پیشوا ہیں بقول مرزا محمد رفیع باقر علیہ السلام

بسم و سخاوت ہمہ مست	ہمہ جوان سنہ ہمہ جوان
---------------------	-----------------------

اما بعد ننگ امام خدا علی معروف بہ اچھی صاحب آماج سما و الامور  
 برای نام خدمت ارباب سخن میں گزرا میں پروردگار حق تعالیٰ نے نبی اکرم  
 ملک معانی بصد سرت و سرور مدعا طراز است کہ قبل ازین یونان است  
 بنیان بلاغت عنوان آفتاب آسمان سخندان شہشاہ شہزادان  
 معانی خدیو قلم سحر بانی کلمہ تازہ صحت حارس نظام راجہ است  
 و قہ التاج فرق شہنہ بی استاد و فردوسی و الفوی سر آمد شوالی حب  
 خلیل سخن سپاس زبان غایت امر و تقیہ و لسان رشاک جبر و جہان  
 خلاق معانی و سخن تازہ و جہای مضامین نو و کون مہیا یہ سعدی و  
 صاحب فکر و صاحب ذہن النبی و الکلام ملک المشورای و بسم  
 یس لولہ العزم و خالی الجاہ و امیر نبوی و توفیقہ و شہادت و جلال

میخ جناباں کیوں علم چہیں شیم گوہر و سج مروت و سخا آفتاب برج محمد  
 و غمناکان کرم ابر عطا عدالت شعار شجاعت و ثمار حق پروردگار گو  
 سکنہ رنجت سپہر سخت اعمی جناب مستطاب معلی القاب مقیم الہ ولہ راج  
 نواب علیخان صاحب بہادر قیام جنگ متخلص مسجر بروانندہ ضمیمہ آج  
 ہمایون بنیاد محمود آباد جو سوئم بہ بیان سخن سحر ہی محض بی ترتیب پریشان  
 پڑا تھا حق تو یہی کہ ایسا دیوان لا جواب کہ جسکی ہر غزل غدیلم لٹا  
 و بہ شعر انتخاب ہی ظہیر فرایابی جسکا معرفت نظیری بی نظیر جسکا مصنف  
 کمال ہمیل جسکے جلال عروسان مضامین پر قربان و شیدا آتش  
 آتش بیان شعلہ زبان ناسخ اعجاز فکر سحر لسان فی جسکی فصاحت و  
 بلاغت کالہ ہانا انسان تو کیا آج تک چشم و گوش فلک ان فی دیکھتا تھا  
 بہ چند جناب مرحوم و مغفور کو خود منظور تھا کہ میں اکو مرتب کر کے  
 چھپوا دوں مگر معذرت تھی اذ احار حلیم لایب شاخرون ساعۃ ولا تقدر  
 کے ضمن میں یہ عجوبہ تھی ایام غدر میں یہ سانچہ جانگزا حادثہ روح فرسا

طبع در صندان المبارک سکت نه زبیری کو تعلیم یو پیش آید نام یوم  
 سدا آید که شمع فی الصور فی البشوق ملاقات حوران عین بشت برین  
 یاد فرمایا آخر محمود آید و خاصین اینی کریمای تعمیه کرده عین بدفون  
 عزیز و اقارب ملازمین و متوسلین معنوم و مخزون بهر سبب حکم آنکه اگر  
 پذیر نتواند سپهر تمام کند ایک زمانه کوراست علی بنماج مستغنی عن الحج  
 والاوصاف المشهور فی الافاق و الاکناف غره ناصیه دولت اقبال  
 قوه باصه شوکت و اجلال نهنگ بحر شامت و بسالت هر بر آجام  
 سطوت و ایالت نور صدقه است و کامکاری نور حایت شمت و بخت  
 که هر و ج سخا و کرم نیرین اقبال و ششم صاحب علم و حیا و خزن ثروت  
 و اتقاعای دین و بنین و مرج شریعت ختم السلفین پیروان و امه اطهار  
 شیعه حیدر کرار شاعر طلیق اللسان سخنور فصیح زبان بابش و زبان  
 گلزار فصاحت طوطی شکاری و مثال بوستان بدخشب و زبان است و  
 همه و ان سحر کلام و عجاز بیان صاحب نکار و نظیر می آید که هر حسن و قبح

امیر الدولہ سعید الملک اجہ محمد امیر حسن خان بہادر ممتاز جنگ تخلص سحر

و امیر اقبال کو منظور تھا کہ عروس دیوان والہ دیشان زیور طبع سے

برہنیت ہو کر مقبول خاطر عاشق طبعان انام ہو پند طبع و قاف و وزن

شعرا می ذوی الاحترام ہو پاؤ صفت تمثیت امور ریاست و کثرت کار ہا

ستر گل حکومت خود بخود نفیس نفرا ہی و ترتیب دیوان میں توجہ تبلیغ

فرماتے رہے جو غزلین اور قصائد کم تھے انکو جابجا سے منگواتے

رہے بالائیمہ ولسوری و عرق ریزی پھر بھی بہت کلام محب نظام

مثل شبنمات وغیرہ ہاتھ نہ آیا جب کسی طرح تصانیف باقیماندہ کا سراغ

نشان نہ پایا اسکو جس ترتیب مرتب فرما کر منشی کشوری لال شتر <sup>انجمن</sup> دہلی

و منشی چند لال مہتمم طبع اوہ پیریں <sup>لکھنؤ</sup> واقع بھی گنج کو طلب کئے کہ طبع صادر

فرمایا ان دونوں خیر خواہان دولت نے تھوڑے زمانے میں چھاپکر

کلکتہ کی صورت حضور راجہ صاحب بہادر فتحشہم الیہ رکھ دیا خدام

عالیہ مقام نے پسند فرما کر ہر ایک کو خلعت فراخ و حال عنایت کیا



نہایت مسرور ہوئے بہت تعریف و ثناء کرتے تھے۔ جبکہ یہی  
 جانی سحران اللہ و بحمدہ عجب حسن کا دیوان چھپات نہ جوت سے پیش  
 طرح ایکا جوین ٹپک دہی جو لفظ ہی خاتم حسن و جمال کا گیند ہی جو جوت  
 وہ ایک محبوب کرسی نشین ہی نوک پاک دیوون کی تیر مرقان یار کمان پڑ  
 کی صورت دل عاشق کے پار ہی ملک واپر ایشور رنگ شجوان ملنے کو  
 طیارے سیاہی مین سواد دیدہ جو چلے یا سینہ پشان مست باوہ سن  
 شیلی انکھڑوین کا کاجلے واپان انناط سے ایک شب کی لہجہ  
 حجاب پیدا ہی مداد تحریر مین شایہ پانی کے ہر غطرہ وین ملا ہی  
 نقطے سویدا ہی دل عاشق یا عنبر مین خال رخسار پر پیریاں و شوان مین  
 چمکے مک مین آخان حسن و جمال کے نجوم قرطبان مین دو اتر بیدار  
 تفسیر آفتاب ملک حسن و صورت مین زمین زمین جاتہ ہا ہی کس  
 زلف عنبر مین مویان جالی تراکت مین نیلہ دیوہ دل کو موشکا فان  
 بارک مین تابجاہ شاہان خلق و سنگوں سے بارکات بر جلتے مین

مین اسطو کو کہ نشان سپہر غر و شرف انہار کو شروٹینم سے بھی صفائی  
 پیشانی مین بہتر جاتے ہیں خطوط باریک مسطر پر شمع مہر کا قیاس ہے  
 ہر صفحہ کا غذبایں سحر اقبال یا عارض جہاں سیمبر ان ماہ جہاں سے  
 زیادہ دلکش و دلنشیں ہے ہنگام تحریر کا تب نے ہر قلم یک قلم شاخ  
 طوبائی جنت قلم کی ہے جسے تیزی قوط سے سر میداں نیزہ خطی شمع  
 آفتاب عالم تاب سے بھی نوک کئی لی ہے کاغذ خوب تقطیع خوش اسلوب پر  
 خطاط غیرت حداد خوشنویس شک میر عمار نے اس حسن سے لکھا ہی کہ  
 سواد خط اور قلم مشکین رقم کی لاگ پریا قوت رقم خان فی ہیر اکھا کیا  
 مصلح سنگ فراد چنگ شیخ محمد عسکری شاگر و حیرت علی و صفونین جہ  
 عیوب سے برے جو تقدیر معکوس حروف کو سید ہا بناتے ہیں انھوں نے  
 ہر تیر ایسا عمدہ و صاف بنایا کہ بتان سنگدل نے منہ دیکھنے کیواسطے  
 حیران ہو کر آئینہ سکندر کا دہو کا کہا یا نقاش لاثانی غیرت ہزار  
 رشک لاثانی نے لوح جبین دیوان مین وہ زور قلم دکھایا کہ بھی خوشگامان

بار یک بین کہ فہم و خیال میں ہی نہ آیا ہیں بیا پہل پلایا نہ مارا  
 بنایا کہ خطر یحان و قطعہ گلزار کو بھی شرابا بہ جذب عیب جوئی کی گرس نبوی  
 منظر نہ آیا پر سیمینون فی احسن ہی کا پانی جانی کہ تپہ پر پہلی واریا  
 عاشق و معشوق کی صورت نظر آئی جب پرہیز اور تھانہ چھنا نہ جس  
 ہر نقص و عیب سے بہرہ کوئی حرف اپنے حداثۃ ال سے سر ہو یا یہ نہ بڑا  
 جب تپھر پر سیاہی وہی ہلن سے بے لہن ترانی بات نہ کی جو تو مان گن  
 کھلا آج تک اور سکا ہمسہر دیکھا نہ سنا آئینہ خلعت نثار و ہر ویاں کو شہر  
 چمک مک میں مہر جہان تاب تاب نظارہ نہ الیا آخر گوشہ مغرب میں چھپایا  
 صحت فی اپنا وہ جلوہ دکھایا کہ حرف و لفظ تو کیا امید لفظ تک غلط  
 نظر نہ آیا الہی جب تک چرخ دوار کے کل میں یک کرے والی صحتی ہی  
 یہ کارخانہ پایدار ہے ایسا ایسہ کہ پریشانی موصلا تا قیامت بہرہ ورا  
 قطعات تواریخ طبع دیوان از تصانیف شعرا و خوش فکر  
 و نازک خیال و مخنوران و میضم و نوی کمالی بنا

تاریخ طبع مکن تصنیف عالیجناب مستطاب معالی القاب سید الدوله  
سید الملک راجه محمد امیر حسن خان صاحب باد و ممتاز جنگ نام قهار  
والی ریاست بایون بنیاد محمود آبا و خلف الرشید جناب مصنف حرم و

ناظم ملک سخن خسرو تسلیم کمال	راجہ نواب علیخان مقیم الدوله
تقی محمد سی محبت تو علی سی لطیف	آفرین باو بایسان مقیم الدوله
عادل باذل و ذوق فہم و سخن سنج	ای خوشا و صف زیشان مقیم الدوله
بخشش جاتم طافی سی پادہ مشہور	خلق بین جو و فراوان مقیم الدوله
عارف کشی اہل دل سی ہی او	ہین جو خور و حسان مقیم الدوله
ابریسان سی زیادہ تہاسد گو ہنر	ابر جو دگر افشان مقیم الدوله
زندگی بین ہی اقران امثال ہر دم	ہمہ تن تابع فرمان مقیم الدوله
و ہر ہن صاحب ملک و علم و فوج و	واہری مرتبہ و شان مقیم الدوله
پی خدمت ملی فرووس ہین و علما	ہین ملک حاجب و رہبان مقیم الدوله
ماہر ہر سخن و دوا خذہ ہر علم و ہنر	ای زہی طبع ہمہ دان مقیم الدوله

اہل جوہر میں شہناہوانی مقیم الدولہ

عندلیب چنستان مقیم الدولہ

صفت کلک قلند ان مقیم الدولہ

پیر ہن طفلستان مقیم الدولہ

مضرعہ دست گریبان مقیم الدولہ

جوہر ازلہ برخوان مقیم الدولہ

ہن وہ سب آل فضیان مقیم الدولہ

جمع اوراق پریشان مقیم الدولہ

جوہر فروختی انجیکہ فن شعرین

ناطقہ بلبل شیراز کا کرتا شہب

شاخ طوبی کی قلم ہو تو رقم ہو شاید

اونکی شاگردوں کو اب عوی تاروی

مصرعہ قامت شمشاد چمن کے تال

کچھ شہ کچھ ہنسی مزہ شعر مراد کی پایا

جنکو اللہ فی وی جودت طبع فیض

شکر سد شکر کمانی لکی محنت کہ ہوئی

تحریر لکھی از سر فہرست سینے

غوب نگین ہی دیوان مقیم الدولہ

از جناب نواب احمد حسن خان صاحب جیش و دستار

قاعہ بی سی لبضل ب جہان

میں تو کیا خوش تھا ہرین بخش

سلسلہ اوراق بدین دیوان

یا دیگر زمانہ طبع ہوا

اوسمین ہی سخن بھی فصاحت کبی

دل کی آنکھوں سی نیکی گر شاعر

لو لوشا ہوا دلے نقطے ہین

روشن از آفتاب لوج مبین

خوبی مضمون وہ عاشقانہ ہے

نام اس نظم کا بیاض سحر

اب مصنف کی ہوصفت مسطور

عابد و ہر زاہد عالم

یاورین احمد مختار

ابراہسان گلشن عجم

نصاحب جو دہرین ممتاز

حاکم وقت رتبہ دان ذوقی قدر

بادشاہ و یار طرز سخن

لطف کی ساتھ ہی بلاغت بھی

والدہ شفیقتہ ہو ہر شاعر

ہیری کی ٹکڑی حرف ساری ہیں

اور جدول شمع نور آگین

ہر سخن گوہر گمانہ ہے

ورواہل زبان کو ستراسر

بندہ پرور جوتی بہت مشہور

لطف فرامی بکیان ہر دم

خادم خاص حیدر کرار

نیر استنجان خلق و کوہم

اہل دل باحتدا غریب نواز

بابی جو دوش بیان فی قدر

ہفت کشور میں شہرہ نادر فن

افضل و اکرم و عین و آب  
بهر راه حق خادوان تھے  
یم موج بخشش و الطاف  
سبح جو و مدح و شفاق  
انکسرت گلشن ریاست تھے  
بیس شمار یہ جو ہیں و قوم  
سر مشعر سیلی جو حرم انکا  
نماک شاعری کی انتر تھے  
حیف صد حیف جا کی دنیا  
ہو یہ تقریریں تھے اب جو شش  
سب ارشاد و راجہ و بیجا  
من شعر جو سخن وہ پایا ہے  
سحر ہے جو کس نامیاب

و ادب و فن و بخشش و خوش آئین  
قاسم روزی بہ انسان تھے  
آبرو بخشش کعبہ نصرت  
جانب جملہ عالم و ذی اسما  
کہ بہ تحریف یمن و بہت تھے  
اسٹین خدمت ہی ایک اکبر  
نام مروج صفات و چہا  
کیون تناسل سحر و وہ تھے  
بابہ شاکر و برکت  
رتر ادوال اور کراب جو شش  
ہین پوشو و بکس و وہ  
شاعری میں اپنا پایا ہے  
ہی وہ پرفیض و برکت و وہ پایا

حاکم امیر سولہ کے ہیں فیض نہاد	خاص علم و ہنر کا ہے جو بلاد
ہیام نین او کی مجھ کو خوب ہی یاد	لفظ محمود اور ہے آباد
فکر تاج کی جو مینے جوش	آئی گردون سی یہ صدای سرو

طبع کا سال لکھ یہ خوش سلوب

شاعر الاجواب دیوان خوب

۱۲۹۳ھ

ناشی اشرف علی صاحب شرم

بہار الگین رشک صاحبین ہے

گاندہ ستر زم زم سخن ہے

مقیم الدولہ کا دیوان چہا خوب

اگر اشرف ہی تھو فکر تاج

از جناب ناشی سید اختر علی صاحب صغر

چہا خوب دیوان بلطف و صفاء

سراپای خوابان و لکش ادا

۱۲۹۳ھ

بہ فضل و انداز و قلم

قلم نے دم نہ کر با صغر لکھا

از جناب ناشی سید اختر علی صاحب تجصیل دار بہر و ضلع الود

کہ کلیات اظہار الکیطج آمد و رفت

کیانی آسمان بین بار بہر شادین



بجای این خیمه و خندان بیا چشم نظام سازان  
 چو بیت ابرو ماه سپا بر شارب و و صد ابا  
 و سیکه بنیدنگا و فرشت که چلاد و خرف  
 ز فضل آن استوار و توان صرف شده  
 همین بنایم و زار شنبه لاله شایان  
 بنظم آه چو این مرتع زرو می کشاد

که بدو گزشت چون عریان بر سر کجایان  
 بیا که خال شایسته ای نامید سپید چشمین  
 تو گوئی که به به فرشتان باین بیان  
 بنحو این شرح از بهمان بیان نظرش  
 و مدحی تحسین به بهر لب و زبان  
 نوشت چار کین مطلق به تالیف کلام

از شوق ممنون بطبق تحسین کلام او شکر نظر پیرین  
 محیط مغربین شکر و نکلین بیان شیرین ماست این

از جناب سید محمد حسین صاحب محفل تخلص استا و جناب جبه صاحب محفل

عجب شاعر تخلص دیوان می جکا  
 و قیام الی و له نواب غلیحان  
 سحر مرعوم ناسخ سے تلس  
 رہا آخر دین نسخ سی بھی شورہ

بس او سلی و دعت می قیامه بان  
 خطاب و نامزد می که نشانی  
 که جکا سکن و ما و جنابان  
 اب و کی می و نشانی

معنات او وہ سی یہ مکان ہے

یہی لطف حیات جاودان ہے

زمین شعر ہفتہ آسمان ہے

کہ بالکل میر کی گویا زبان ہے

کلام نکتہ پرور نکتہ دان ہے

طریق سوزنی خالی گمان ہے

مناق درو کا دل کو گمان ہے

طرازش نظم سودا کی عیان ہے

تلمذ کی رعایت بی گمان ہے

طریق حضرت آتش نہان ہے

مقام ابیشہ فراوان ہے

نیش قصبہ سودا آباد

منہ خود اور کلام نظم ہاتھ

تعلیق کی بندش سی ظاہر

مزد اسمین زبان انی کا پیہ ہے

جکیوں مطبوع ہو دیو این مطبوع

بحر جس شعر کو سوز درون سے

مضامین درو کی جس عار قومین

جنون کی جس جگہ مضمون لکھے

طریق نظم ناسخ ہے جو اسمین

کہ ملاو اسوخت کی بندش محی بہر

تجمل نی سر بدین کو توڑا

شین ہجرت احمد کی تاریخ

کلام شاعر شیرین بیان ہے

از جناب نشی خواهر سنگه صاحب متخلص به بربر

مخزن لطف دیوان چپا نمی هم	جو غزل آیدین بی آن سلاک که احسنی
رومی انصاف نور آن حسن کی	دل فی میری به کما انظر سحر احسنی

از جناب سید حسن صاحب متخلص به ابطافیت ملت میهرت

راجه نواب علی بن ان حسره	مین و دینت بی اند شمعین
نسل نواب باقر ان اشال	غیب و جاهه چشمه آمد بوقوت
شیعه خاص و عین ادب حسن	زاهد و متقی و اهل شکر
عابد و وقت سحر شب بیاد	این تخلص بی دواش موندن
صبر و تمایل و قیام آن مدوم	محب و حبیب و وسیع و ابرار
شما مخاطب به عقیده الی	عزت آفرین و عیب دور است
شاعر کامل و نهوش فکر و تخیل	طبع غالی و بکرات مطهر
منتشر بود کلامش رنگین	و یکاست همان جهان مثل و روش
پسر صاحب اقبالش سحر	به خدمت نیک و فداشین خوب

صاحب خلوص و مروت ز شرم  
 نہر اعلان فی طبع و شیع  
 طرفہ نام ست برایش موضوع  
 خامہ حسن پی آن مقطع  
 چو شب قدر سوا دیش مصنوع  
 شد طبیعت چو پی سال رجوع  
 چہ بیاصل سحر از طبع طلوع  
 ۱۲۹۳ھ

نوش خطاب بہت امیر الدولہ  
 جمع دیوان پدر رفت ہوو  
 کہ مسمیہ بریاض سحرست  
 خوش خط و خوش روش و خوش تقطیع  
 چو منہ و محسوس و وار میر نور  
 ماہ یافت لطافت فوراً  
 مہر عنہ روشن تاسخ نوشت

از جناب میر سعادت علی صاحب نیس سید شاہ پور متعلق دہلی

بہارین کلیات فیض آگین  
 چو گل بر بوزر ہی نگین صنایین  
 ۱۲۹۳ھ

سید آمد بعد نگین سخنا  
 ہر شاخستہ سال طبع تصنیف

از جناب مولوی سید صادق علی صاحب پیرا در سیاح علی بابا

جسکے مشتاق ناظرین تھی تمام  
 سخن ہمیشہ الٹا کر ارقام  
 ۱۲۹۳ھ

خوب دیوان سحر کا طبع ہوا  
 بولا باقی جو بارش کر ہوئی

از جناب مولوی سید دوق علی صاحب خلیف مولود سید باقر علی صاحب

چو دیدم کلیات شک آتش	بحسن بندش و الفاظ طبعین
نوشتم بدراین تاریخ طبعش	بست کله از یه گویای بی نشان

از جناب حکیم سید عطار الله صاحب حکیم

صد شکر چپا سحر کا دیوان	بمیشل تمام یه سخن است
تاریخ لکھی حکیم سینے	دیا مضموں کا مینے

از جناب مولوی عبدالوہاب صاحب تائب

راجہ راجگی نظم مقیم الدولہ	آن فلک و تہ نواب علی خان
مایہ اہل نو کا قوت روان بلنا	شیخہ کملک بنان کہ افشان بحر
راجگی باعث قدش بچان بود	شاعری ہم سبب منت ایوان
لوش اند کہ شد از جودت طبع پاش	میرہ تسلیم سخن تابع فرمان
گرہ بدیدی غزلیات تنہا کردیا	حافظ و عرفی اوادرت یوان
مثنوی کہ بود کلام کبایتش	مخبر و تب قوت ایمان

طریقت پیرین سیمه الفان و معانی	جان فرادش را زو جدیقر باین سحر
طرفه انداز فصاحت عجیب لطف کلام	جمله عشاق سخن گفتن آشنا خوان سحر
حقوق لغت نبی نهفت مر ترضی	هست از حسن تو لاناگ خوان سحر
خوان الموان لغیم سخنش دیوانست	همه ارباب مذاق آید مهان سحر
و نهش از طبع دین عهد صفادگر	خلف نامور ارشد ویشان سحر
سوز گشتن اقبال ای دلور	شاعر سحر باین نسل بزبان سحر
و الدش نیست تخلص سحر و سحر اورا	اوست الحق بجهان کلین بستان سحر

سال آن طبع طرب خیز رقم زد تا

عجب این طبع ز سحرست بدیوان سحر

از جناب نقشبندی فدای علی صاب و احیی صاحب عیش

هر اک شعر خورشید شمش و قمر

هر اک دایره مهر کمانج سر

هر اک لفظ خوشید سان جلوه گر

سحر کاجو دیوان چیدان نور نشان

نقطه پر نجوم فلک کاهنی دهنو کا

صفا می بین بر صفحه ی صیاق

نشان تازیانه کا سر با چرخ	نشان تازیانه کا سر با چرخ
ہر اک توت مورو کا نو لٹ	ہر اک مدہ قوس قزح کا گمان
سفید ہی نہیں ریشہ طالع سحر	سیاہی مین ہی ظلمت انت ہوا
یہ دیوان عالی پائش سحر	لکھو عیش چھنے کی تار بج یونم

ولہ

پہا کھیات سحر چپ کھات	پہا کھیات سحر چپ کھات
لکھی طس کی مہنی تار بج صفا	ہی آچپ کلیم مرغ واپس

ایضاً

چپ گیا جب سے کایہ دیوان	دل شغفہ ہوا برکات چین
بے سرو بہ پیش تم لکھ دو	نیسوی سال بی ٹیپ تین

ایضاً

لکھ چپ جب کھیات سحر	لکھ چپ جب کھیات سحر
نہیں کہتی انی عیش الہام	نہیں کہتی انی عیش الہام

بلکہ دل تجوی و حسن خطی سحر کا دیوان چپ چکا جب  
 نیم گلشن شگفتہ ہو کر توید تازہ چین سے لائی  
 اوٹھا کے تب دفتر مہنباپین جو وہ ہونڈی تارین عیش

بکاش عاشق ہی سال فصل عجیب تارین ہاتھ آئی

کتاب فشی نعل رسول خدا تعلقہ ارجلال پو ضلع ہر وئی مخصوص

ہست ہر نقطہ اش حکایت عشق

گفتم ای واطی کتابت عشق  
 ۱۲۹۳

جیتنا انظم شاعر خوشگو

پتی تاج سال طبع او

ایضاً

حرف خوش ہمارا باغ جنان

گفت دل بے نظیر کل دیوان  
 ۱۲۹۳

سج شریف تارین نوکین

مکر دم چو پتہ تارین خوش

ایضاً

ہوا ملاح دل سے جسے دیکھا

سج دیوان یہ چپ پا گیا ہے



تاریخ کی حبس علی سنگر  
کما یہ دل سے تپتے ہیں انجیر

ایضا

کیونکہ چکی اس نظم کو ہونست سب  
تاریخ کی طبع کی یہ دل فی  
جو دائرہ اسکا ہی وہ ہی ساعل  
اشعار جو سحر میں گویا بالکل

از جناب شعی کشوری لال

واہ اس علی بیان سحر  
بولا از روی واہ بات غیب  
دلکش و دلپسند  
لکھ دو کتاب نظم و نثر

از جناب شعی گوہر پر شا و فضا

چہ پاس سحر کما یہ خوب دیوان کہ دل ہی شہد حق جان ہی توں  
ہیں شعر سب میل شاعران کہ جنگ میں یہ ترانے نیکین

کمال شیرین جو یہ زبان ہی کہ پُر حلاوت مذاق جان  
فضایہ لکھ سال طبع جری زبان ہی مخمورین بیان ہی شیرین

<p>چرخ و میل حکم و اسرار          کجاست که بلبل سحر خوشگو</p>	<p>سحر کا دیوان          ملکہ فضا سال بی سہرا دود</p>
---	---

	ایضا	
--	------	--

<p>طرز فضا شش شدہ مطبوعہ روزگار          تاریخ ختم طبع بنیاض سحر بار</p>	<p>دیوان طبع شدہ سحر کا دیوان          سحر کا دیوان بی سہرا دود فضا</p>
--	---

<p>از جناب شیخ محمد حسن صاحب تصانیف</p>	
---	--

<p>تصدق کتب بی ہر شعر پرینکاد غلط          خدا میں ناسم جان میں بلبلین قربان          مریض ہو میں وہ طبع علی بنی تھی پہا          رخ محبوب پر کبریا ہی ہر گیسو چا          صدای غیب فی ہند تو ہو میں حیران          رہی تبت استخراج میں جسکی کشتی          بہار نظم سی ہی تیشگفتہ گلشن دیوان</p>	<p>ایضاً طبع دیوان نواب علیخان کا          سراپا منج بی ہی گلاز ارمضان میں          کاوشین نیاکت ہی کیفیت گلستا          نہیں کاتب فی لکھنؤ کاغذ لک پر          بی تاریخ سال طبع دیوان حیرت          سن مجری سحر کا دیوان بی سہرا دود          کدیا طبع دیوان سحر کا مضرہ نگین</p>
--	--



تجلیات فی شریکین ص ۱۸۹

تجلیات فی شریکین ص ۱۸۹

از جناب میر محمد علی عرفی

واو کیا شیرین کلامی ہی تحریر کیا  
میرے تاریخ خیامہ فی فضلی میں لکھا  
طبع روشن سی اور کی منفعل ماہ منیر  
کرم ہی شاعر ایسا دیوان فصیح و لہجہ  
آئی ہاتھ کی صد ہی کلام فی نظیر

از جناب شیخ محمد جان صاحب شاہ پیر

ہر سخن زینت و رکوش او  
معنی نگین ہر نحو شیب  
طبع بگشت آن سخن فی نظیر  
بامبر و پادشاہ فی فضلی شین  
گوہر بکیت بای بیاض سر  
زیور سیما بیاض سر  
چون گل عینای بیاض سر  
رونق آہن زای بیاض سر  
دفتر زیبای بیاض سر

از جناب نواب محمد مرزا خان صاحب پیش

آپ کی مری دیوان سحر طبع ہوا  
خط و قلم سی ہی نشوونہ غریب

در تهر است بے سرایاویه آئی و از  
چپ کا چپ کا پیران سحر است

از جلالیه میرزا علی صاحب خنجر

<p>ایس راه لوار سحر علی شون به دواتش شمشیر پد میسان تو گوئی که سلاک امیر ریاست شد از راه که تهنیس بود دست پند خزن پیش و سکه سیم زبردست از رستم و زال نهد شبیه در غار و باه خدایش عطا کرد تیغ و سپر باقبال ز بهر دست سپهر باین مال مودت باین گنج</p>	<p>رسمی بچسود آید بود تخلص سحر دشت و زون شعر رباعی قصیده غزلیات چون فیت جهان سحر حنجر تخلص نموده به سحر این ریش عجب معدن جود و بحر بباز و زسام و زریان قوی ز آوازه ز سر سحرچراش بلال فلک گزیده است ب ملقب شد از را جگ و جهان عجب تر که تقوی و زهد و ورع</p>
---	---

میدین و نظیرش ندیم کے	پہلوم و سولہ و بعلم و
چھ یار ہی تحریک و صاف	نخن را درینجا کسم مختص
بہم کرد تصنیف مرحوم را	کہ صانع نگر و بکلام پر
چو دیوان شد بعد تئیں طبع	نہ سال تمنا شہ بار و
بہ طبع احکم چون خواہم	بگو شتم رسیدہ ز جن و بشر
کہ بنی چہ شہ کہ کن شتم	بہ عہد دیوان بیاض

از جناب میر وزیر علی صاحب

بہ کس طرح ہر بیت مجنوب	بہ بس محبت بیان سحر
کہ نور کو تا پنج مرغ و	ندادی خبر و بی چہا جب

از جناب ارث علی خان صاحب

نور کا پیل لایا ریاض	فہرست ہر شہر و شہین
طالع کو کہہ دینا	طبع کا کجا کیا روشن

ایضا

چیت بدش نمی منموند فصاحت افزون کیا خواجه فروغ

حرف زین وقت رقم لوین هوا کلاک و زبان موشا کس

سال طبع بین بیضه جریسته کما ختم کا فاکرک

فهر نواب علیخان صاحب کما دیوان بی بی باسین

ایضا

بی مثل و لاجواب پور شون کلام نثر

اگست این سر و ش فخر خدین ان

ایضا

قرائن یافت خمد حرف و نظر

مطبوع و لاجواب سال فخر

از جناب سید و اج علی حسام و دیگر پادشاهان

طبع گروید و لاجواب سال فخر

طبعین از ان مطبوع و لاجواب

از جناب نفیسی هادی حسن صاحب مختار علم ریت محمود آباد

سخن سنج نامی جناب سحر

که بود آفتاب سپهر سخن

سخن آفرین و قائل و رسته

بملک سخن گستره ی سکه زن

منه ازنده رایت شایری

نظامی کند و حبس زیر کفن

چو عجز بایستی که بربط نسیم او

بزییر نگین و شست ملک سخن

چو نور و دوسی و عسجری منصفی

بنامش ز روی ادب سرنگ

ز بهی لفظ نواب پیش علی

بجان خاوم و عاشق پنجین

بدل حامی دین و مخدوم خلق

که بود آفتاب سحر

در نیسی ملک خود ملک است دار

بر ابل جهان علی و عین

کریمی که هر دم کفش در دست

علاج مرصینان در دامن

بجاست تکیان را از و مره

رحم دامن سلطان خمیر شکن

مرد شجاعت از و برانگه بود

شدی به پیش مرگ جور و فتن

شجاع و سبیری غاوی و دادگر



پدانشن فلامیون که دانا شدی

همه دان و علمه روزگار

سخن را غم از داور یگانه

که محمود آباد محمود جاس

درویش آنکه قبال و جابه

بملک بقارفت او بر گزیده

مردا و که زنده است نامش بهر

زهی نیک پوش که دنیا را

خدا ترین وین پور و حق شناس

رئیس معظمت اسماعیل

بشوکت اجمالت سجده و شرم

به تویر و رفعت بلند اخترش

چو خواست باز دانا شد نشان

پیشش پی دانا شدن

که پوشش تجر بهر سر و فن

اگر با بهای و بهر دانا چین

بیشک به خاص مدونیت

بذراتش و او پیوستن

بجمله بزرگ جهان پادشاه

برو حمت ایزد و دانا

شخصیت امیدت و آفرین

پرست و دانا و دانا

بجمله و دانا و دانا

نماش چو ابرو و دانا

سبقت بر دانا و دانا

بجمله و دانا و دانا

بجمله و دانا و دانا

بیش خورم چو میان سال  
بیش کلاه عسکری  
باید و بهادر شجاع و جری  
سر لشکرش فتح و هنگام جنگ  
ایستاد برانش سکنه یغرم  
مخوف زین شیخ و باور بیایان  
فصیح که باز و فصاحت بزو  
ریاض کلامش به از بوشان  
غافل از اهل  
مجنون آفرینش  
کرانست ایچ کلام چو  
کتاب بهر یار و دوست

شش بجز خود و کرم موج زن  
گزیدند محسوس و مروت طن  
ز اخلاق بر قاتلش پیر من  
و هم زرم شیر افکن صفت شکن  
مهور گوید یکسر و بزن  
چو پوششیر و آن ظلم را بچ کن  
که سحرش تخلص از بخت  
بلیغ که با کتبه هاست بر تن  
گلستان سعدی از آن یک  
سازنده قدر زوی علم و فن  
نوی خورشید غیب کلام کم  
که گذشت آن مغفرت مقدر  
که تا بهر یار و دوست

کلام بلوغ جناب سر	چو خورشید بر کوه چو آفتاب
فلک گفت حسن ملک گفت	سخن بوی طبعش چو سن سحر
بهراری بگلزار معنی رسیده	زمین سخن گشت رشک تبین
پتی سال طبعش بافت بداد	بگو شمع بسیده که دودی حسن
بگو سال دیوان آفتابی خوش	که دیوان مهر سپیده عشق
دگر سال فصلی چو خوابی بگو	که محبوب آن خطبه آفتاب

ایضا

چو شد کلیات سحر منطق	بنامیک سحرش به پیش رخ
تا بیخ طبعش نمود مهر چو سر	چنین داد بافت ریاضت سر
که دودی کن از دودی آفتاب	کجه دوست طلسمه با حق سر

ایضا

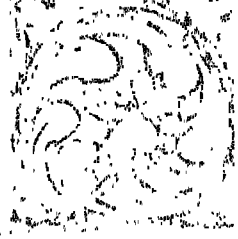
جناب سحر کاجو دیوان چه پ	آفتاب سحر چو پادشاه چو آفتاب
اندرا آفتاب گریه دود می دهد	به طبعش بی دست سحر

یہ دیوان سبے بحر روان سخن  
 تو ہو خوب روشن جہان سخن  
 زمین سے سو آسمان سخن  
 یہ بولی دم آتھان سخن

ہر اک شمع آہ نیر سب  
 جو تابندہ گمہ سال سخن  
 اور اسنے شہباز فکر سا  
 نرد جو کے ہادی اہ زباب



تجربہ سخن و لہجہ مرے  
 بیان سخن کیا کہیں سخن



بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله  
والحمد لله رب العالمين  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله  
والحمد لله رب العالمين





CALL No. { ۱۹۱۳۴۳۱ ..... ACC. No. ۶۵۳۵ .....  
 AUTHOR.....  
 TITLE.....

7207 SECTION  
 THE BOOK MUST BE CHECKED AT THE TIME  
 OF ISSUE

MAULANA  
 AZAD  
 LIBRARY



ALIGARH  
 MUSLIM  
 UNIVERSITY

-RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for text-books and 10 P. per vol. per day for general books kept overdue.

7207 SECTION